ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز

ڈاکٹر اجے مالوی

urdukutabkhanapk.blogspot

سروج شنکر پبلیکیشنز، ۱۲۷۸/۱ مالوی نگر آباد یو۔پی ۲۱۱۰۰۳ (انڈیا)

اردو کتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT
www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com

UrduDost Library

HAI RAM KE WAJOOD PE

HINDOSTAN KO NAZ

(Literary Criticism and Research)

by

Dr.AJAI MALVIYA

اردو کتب خانہ

URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

(C)ڈاکٹر اجے مالوی

اشاعت اوّل : ۲۰۱۱ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار

قیمت : دوسو روپئے (Rs. Two Hundred Only)

ناشر : ڈاکٹر اجے مالوی

۱۲۷۸/۱ مالوی نگر، الہ آباد، (یو۔پی) ۲۱۱۰۰۳

Dr.Ajai Malviya

1278/1 Malviya Nagar,Allahabad (U.P)211003

Phone No. 0532-2413559,09335697894

E.Mail address : malviya.ajai@rediffmail.com

سرورق : شاداب مسیح الزماں

مطبع : انصاری آفسیٹ، الہ آباد

کتابت : کنہیا جی مالوی

سروج شنکر پبلیکیشنز، ۱۲۷۸/۱ مالوی نگر آباد یو۔پی ۲۱۱۰۰۳ (انڈیا)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

اُردو کُتب خانہ
URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

اک لفظ محبّت کا یہ ادنیٰ سا فسانہ ہے
سمٹے تو دلِ عاشق پھیلے تو زمانہ ہے

جگر مرادآبادی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

انتساب

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

خُدائے سخن میر تقی میر

o اُردوئی ما بعد جدیدیت کے بُنیاد گُزار بابائے ادب **پروفیسر گوپی چند نارنگ** کے نام جو آسمانِ تحقیق و تنقید کے خورشیدِ نیم روز ہیں۔ وہ اکیسویں صدی کے تناظر میں نو تاریخ ساز، بین الاقوامی شخصیت ہیں۔

o اکیسویں صدی کے مابعد جدید منظر نامہ پر فوری رجحان نئے عہد کی تخلیقیت کے علمبردار **محترم المقام نظام صدیقی** کے نام جو نئے تخلیقی امکانات کے بیکراں دشت میں داستانوی محبوبیت کے امین یکتا جاگتا اور جگمگاتا ہوا قدم ہیں۔ خُدا کرے کہ اُن کی تخلیقی ،تنقیدی اور تحقیقی تلاش مُدام تلاش کا سفر ہمیشہ جاری رہے۔

ڈاکٹر اجے مالوی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com UrduDost Library

فہرست

آرائ	:	پروفیسر گوپی چند نارنگ	۷۔۸
		پروفیسر شکیل الرحمٰن	۹۔۱۰
تہذیبی مخاطبہ کا نقطہ آغاز	:	حقانی القاسمی	۱۱۔۱۴
راماین: روایتوں کی افہام وتفہیم	:	ڈاکٹر مشتاق صدف	۱۵۔۲۳

باب اوّل

ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز ۲۷۔۵۹

باب دوم

راماین کے معانی ومفاہیم ۶۳۔۶۷

راماین کا زمانۂ تکمیل ۶۹۔۷۳

راماین میں اشلوکوں کی تعداد ۷۵۔۷۸

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

UrduDost Library
www.urdudost.com

شری رام چندر جی کا زمانہ ۷۹_۸۱
راماین کا خاکہ ۸۳_۸۵
بالمیکی راماین کی کہانی ۸۷_۹۱
ہندوستانی زبانوں میں رام کہانی کے کچھ مصنّفین ۹۳_۱۰۰
فارسی زبان میں رام کہانی کے مصنّفین ۱۰۱_۱۰۶
بیرون ممالک میں مروج راماین ۱۰۷_۱۰۸
پُرانوں میں رام کتھا ۱۰۹_۱۱۰
اُردو زبان میں راماین کے مخطوطات ۱۱۱_۱۱۴

باب سوم

اُردو میں راماین اور اُن سے متعلق تصنیفات وتالیفات ۱۱۷_۱۹۴
حواشی ۱۹۵_۱۹۶
کتابیات ۱۹۷_۱۹۹

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اُردو کے بارے میں معلوم ہے کہ یہ ایک مخلوط اور تہذیبی اعتبار سے تکثیری زبان ہے۔اس میں اسلامی رنگ گہرا ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اُردو اسلامی اور ہندی تہذیبوں کے درمیان ثقافتی پُل بناتی ہے اور مشترک ہندوستانی تہذیب کی تو یہ بہترین نمائندہ ہے۔ اُردو میں جہاں دوسرے مذاہب کا وقیع مقدس سرمایہ موجود ہے، ہندوؤں کے مذہبی صحائف و وضائف کے لیے بھی یہ زبان خوب خوب استعمال ہوئی ہے۔خوشی کی بات ہے کہ اُردو کے نوجوان اسکالروں میں ڈاکٹر اجے مالوی نے پچھلے کئی برسوں سے خود کو اس میدان کے لیے وقف کر دیا ہے اور اُردو میں موجود ہندوؤں کے مقدس صحائف اور اُن کے تراجم پر دلجمعی سے کام کیا ہے۔ادھر ایک کے بعد ایک ان کی کئی تصانیف شائع ہوئی ہیں۔انھوں نے وید مقدس، پُرانوں اور گیتاؤں کے مہابیانیوں پر الگ الگ کتابیں لکھی ہیں جن کی خاطر خواہ پذیرائی بھی ہوئی ہے۔اب انھوں نے اُردو میں رامائنوں کے سلسلوں پر توجہ کی ہے۔غور طلب ہے کہ ایسی تمام کتابیں محض ترجمہ یا بازبیانی ہی نہیں ہیں جنھیں محض تقدس کی بنا پر ادائے وظیفہ کے لیے چھاپ دیا گیا ہو بلکہ بعض کتابیں اعلیٰ پائے کی تخلیقی تصانیف کی ہیں۔جن میں شاعری کا پورا حق ادا کیا گیا ہے اور ان منظومات کا شمار شاہکاروں میں ہوتا ہے۔ یہ امتیاز اُردو ہی کو حاصل کہ اس نوع کے لکھنے والوں میں فقط ہندو ہی نہیں بعض محترم مسلمان ادبا و شعرا بھی شامل ہیں۔مکرمی نظام صدیقی لائقِ مبارکباد ہیں کہ وہ ڈاکٹر اجے مالوی کی سرپرستی و حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔اس دُنیا میں جہاں تاریکی و تحدید ہے، وہاں اس تاریکی سے نور کاڑھنے والے بھی مستقل اپنا کام کیے جاتے ہیں۔اُمید ہے ڈاکٹر اجے مالوی آئندہ بھی اس راہ میں ثابت قدمی سے پیش رفت کرتے رہیں گے۔یقین ہے زمانہ ان کی قدر کرے گا اور ان کی نئی کتاب 'ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز' کی پذیرائی کی جائے گی۔

(گوپی چند نارنگ)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ڈاکٹر اجے مالوی اس دور کے ایک صاحبِ نظر محقق ہیں۔ان کی گہری دلچسپی ہندوستان کی کلاسیکی فکر ونظر سے ہے۔قدیم اور قدیم ترین تحریروں مثلاً راماین، مہابھارت، وید اور اُپنشدوں کو اپنے مطالعے کا موضوع بناتے رہے ہیں اوران کا ہرایسا کام مقبول ہوا ہے۔بہت پسند کیا گیا ہے۔

ان کی کتاب '' ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز '' جو رامائن کے تعلق سے ایک عمدہ کام ہے شائع ہورہی ہے۔اپنی دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کتاب کا استقبال کرتا ہوں۔

کتاب تین باب میں منقسم ہے۔رامائن کے مفاہیم کی وضاحت، ہندوستانی زبان میں رام کی کہانی، پُرانوں میں رام کتھا، فارسی اُردو اور دوسری زبانوں میں رامائن وغیرہ اہم موضوعات ہیں۔جن پر ڈاکٹر اجے مالوی نے اپنی تحقیق کی مدد سے روشنی ڈالی ہے اور اپنے تنقیدی نقطۂ نگاہ سے تجزیے کیے ہیں۔

موضوعات دیکھتے ہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کام فکر ونظر میں کشادگی پیدا کرسکتا ہے۔نیز قاری کے ذہن میں رامائن کے مختلف رسوں کی تازگی عطا کرسکتا ہے۔

بلاشبہ ڈاکٹر اجے مالوی نے بڑی محنت مشقت سے مواد جمع کیے ہیں اور تاریخی ترتیب دے کر گفتگو کی ہے، ان کے تخلیقی تحقیقی ذہن نے واقعی ایک عمدہ کارنامہ سامنے رکھ دیا ہے۔

ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہندوستانی تہذیب میں رامائن کی روح کس حدتک جلوہ گر ہے اور کس حدتک سرایت کرگئی ہے۔یہ بھی جانتے ہیں کہ ہندوستانی عوام کی سائیکی میں رامائن کی کہانی اور کردار، کرداروں کا عمل اور ردِ عمل، مناظر کا جلال و جمال اور ایپک (Epic) کا مجموعی حسن کتنی گہرائیوں میں اُترا ہوا ہے۔

آج بھی ملک کا بیدار ذہن رامائن میں جذب نظر آتا ہے! دُنیا میں رامائن سے عمدہ غالباً کوئی ایسا ایپک (Epic) نہیں ہے جو پڑھنے والوں اور سننے والوں کو اپنی نغماتی کیفیتوں میں بار بار جذب کرتا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رہے۔ ہندوستان کی سائیکی میں صرف راماین کی کہانی ہی نہیں بلکہ اس کی نغماتی کیفیتیں بھی اپنے مختلف آہنگ کے ساتھ موجود ہیں۔ میں نے اپنی کتاب ''ہندوستان کا نظامِ جمال'' جلد دوم میں تحریر کیا ہے:

''راماین میں کم وبیش تمام رس پائے جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے احساس اور جذبے میں تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ رام کے کردار کو اُن کی نفسیات کے ساتھ اتنے ڈرامائی انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ قاری اپنے احساس اور جذبے کو اپنے ہیرو سے وابستہ کر دیتا ہے۔ رام کی شخصیت ایک غیر معمولی شخصیت ہے۔ شاعر کے تخیل نے اسے ابدی کردار بنا دیا ہے۔ ایک بڑے تخلیقی 'وژن' خوبصورت اسلوب (Riti) لفظوں، تشبیہوں اور استعاروں کے استعمال کی وجہ سے راماین ہمیشہ زندہ رہے گی۔''

(ہندوستان کا نظامِ جمال، جلد دوم، ص : ۲۲۸)

مجھے یقین ہے ڈاکٹر اجے مالوی کے اس کام کی قدر کی جائے گی۔ اس سے قبل اس موضوع پر اتنا منظّم کام غالباً اب تک نہیں ہوا تھا۔

شکیل الرحمٰن

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حقانی القاسمی

تہذیبی مخاطبہ کا نقطہ آغاز

قدیم ادراک وجدید اظہار کی روشنیوں سے معمور اجے مالوی کی تحریروں میں تخلیق اور تخیل کی جو کائنات آباد ہے، اس کی فضا مکمل طور پر اسطوری اور طلسماتی ہے۔ اردو میں ہندوؤں کے قدیم مذہبی متون کی باز دید کے عمل سے انہوں نے اس روحانی تخلیقیت کی روشنی سے ذہنوں کا رشتہ جوڑ دیا ہے جس میں ایک مکمل نظام حیات ہے۔ جو ماورائے زمان ومکان ابدیت کا حامل اور آفاقی انسانیت کا منشور ہے رامائن کی یہ وہ داستان ہے جس کے تسلسل میں انقطاع نہیں ہے۔ یہ کہیں مذہب تو کہیں کلچر کی شکل میں زندہ ہے۔ اسے ایک مذہبی منشور کے بجائے آفاقیت کے تناظر میں دیکھا جائے تو اس کی بہت سی طرفیں اور کھلیں گی۔ یہ مذہبی رزمیہ ہندو تشخص کے ماورا دوسرے کلچر کے روزمرہ اور سماجیات کا بھی حصہ ہے۔ مسلم اکثریتی ملک انڈونیشیا کی ثقافت میں رامائن شامل ہے۔

سناتن دھرم کے اس پہلے رزمیہ صحیفہ کی معنویت کسی بھی عہد یا کلچر میں مسخ یا مجروح نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ اجتماعی شعور پر اس کے مثبت اثرات ہی نقش ہوئے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ دنیا کے بیشتر ملکوں اور زبانوں میں رامائن کے نہ صرف ترجمے ہوئے بلکہ اس کی تعبیرات بھی تلاش کی گئیں۔ اس کے رجزیاتی آہنگ اور اخلاقی اسلوب سے متاثر ہو کر ہی اردو میں سب سے زیادہ ترجمے رامائن کے ہی کیے گئے۔ اردو میں ایک سو ایک رامائن کی اشاعت ایک حیرت انگیز ریکارڈ ہے۔ یہ اردوئی آفاقیت کا ایک روشن اشاریہ اور لسانی مذہبی امتزاجیت کا تابناک اظہاریہ ہے۔

اجے مالوی نے قدیم دانش وآگہی کی تمام روشن عبارتوں کو اپنے ذہن میں جذب کر کے اس کی تفہیم وتعبیر کے کینوس کی توسیع کی ہے اور اردو کو ویدک عہد سے جوڑ کر اردو کے داخلی آفاق کو روحانی توانائی سے آشنا کیا ہے۔ اجے مالوی نے رامائن کے ابدی، جمالیاتی، قدریاتی، علمیاتی، قدسیاتی، اور

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

الوہیاتی معنویت کو روشن کیا ہے اور اردو سے اس کا معنیاتی انسلاک کر کے اس کی ثروت میں اضافہ کیا ہے ۔انہوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ’’سناتن دھرم کا زیادہ تر تبلیغی ادب اردو زبان میں ہے۔‘‘ یہ انکشاف اردو کے تعلق سے بہت سے واہموں اور مفروضوں کے ابطال کے لئے کافی ہے اور علامہ شبلی نعمانی کے مضمون ’مسلمانوں کی علمی بے تعصبی‘ کی تائید و توثیق بھی جس میں انہوں نے بھارت متر کلکتہ کے ایڈیٹر کے اس الزام کی دلائل سے تردید اور تغلیط کی ہے کہ ملا مسیح کی رامائن گمنامی کے پردے میں اس لئے پڑی رہی کہ مسلمانوں نے اسے پسند نہیں کیا اور مسلمان ہمیشہ ہندوؤں کے لٹریچر سے بے خبر رہے ---۔تاریخی شواہد سے شبلی نے یہ ثابت کیا ہے کہ علمی بے تعصبی میں دنیا کی کوئی اور قوم مسلمانوں کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔علامہ نے ملا مسیح کی رامائن کے تعلق سے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی رامائن کی عدم مقبولیت کی وجہ مسلمانوں کا تعصب نہیں بلکہ ملا مسیح کی کم درجہ کی شاعرانہ صلاحیت تھی اور یہ مثال دی کہ فردوسی نے شاہنامہ میں گبروں کے قصے لکھے اور صولت ترکستانی نے صولت فاروقی میں حضرت عمر کی فتوحات نظم کیں مگر آج صولت ترکستانی کا کوئی نام بھی نہیں جانتا اور فردوسی کا شاہنامہ بچہ بچہ کی زبان پر ہے (بحوالہ متعلقات شبلی، محمد الیاس الاعظمی) علامہ شبلی نعمانی کے خیال کی تائید دور جدید میں یوں ہوتی ہے کہ مرحوم علی جواد زیدی نے اردو میں رام کتھا پر تحقیقی کام کرتے ہوئے اردو میں تقریباً 300 رامائن دریافت کئے جن میں سے بیشتر اودھ کے علاقے میں ملے۔ان کے مطابق اردو میں پہلی رامائن جگن ناتھ خوشتر کی ہے۔علی جواد زیدی نے جس مشترکہ تہذیب کے عناصر کی تلاش میں بیس سال صرف کئے اجے مالوی نے بھی اتنی ریاضت کی ہے اور وہ اس تہذیبی نقطۂ اتصال کی جستجو میں کامیاب ہو گئے جس کی طرف سراج منیر جیسے نابغہ ذہن نے اشارہ کیا ہے:

> ’’تاریخ مذاہب کے مطابق اس منونتر کا پہلا مذہب ہندومت ہے کہ جس میں superformal truth انسانی تجربے میں شامل کر دئے گئے ہیں اور آخری مذہب اسلام کہ جہاں امر کو ہمیشہ کے لئے خلق کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ان دونوں کی تہذیبی ملاقات ہندوستان کی سرزمین پر ہوتی ہے اور مذاہب سے جنم لینے والی تہذیبوں کا دائرہ اسی سرزمین پر مکمل ہوتا ہے چنانچہ اس کے ہر تہذیبی کارنامے میں خودبخود ایک آفاقی جہت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ تہذیبی عناصر کی کثرت اور اصول کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وحدت سے اپنی شناخت کراتی ہے۔''

اجے مالوی نے 'ہے رام کے وجود پر ہندوستاں کو ناز' کے وسیلے سے مشترکہ تہذیبی تفاعل کی تلاش و تفہیم کر کے ایک وقیع اور قابل رشک کارنامہ انجام دیا ہے۔ مریادا پرشوتم رام جی کی شخصیت ہر معاشرہ اور کلچر کے لئے ایک تمثال اور تقدس کی حیثیت رکھتی ہے۔ایک ایسا اعلیٰ آفاقی کردار جس کی مثالیت پسندی کی وجہ سے بعض علما نے انہیں پیغمبر کا درجہ دیا ہے۔ان کی شخصیت کا جو طلسماتی تاثر ہے اس کے دائرے میں بہت سے مذاہب ہیں۔ان کے کردار کی کشش اور کرشمہ ہے کہ کسی بھی مذہب یا معاشرہ میں ان کے بارے میں کوئی منفی رد عمل یا سوچ نہیں ہے۔رام اردو شعروادب میں بھی ایک مقدّس تلمیح کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اجے مالوی کم نگہی کی جنت شداد میں قیام کرتے تو شاید ان کے لئے اردو اور ویدک ادب کے داخلی ربط اور رشتوں کی جستجو آسان نہ ہوتی۔انہوں نے ویدک تہذیب کی گہرائیوں میں اردو زبان کی جڑ تلاش کر کے اردو کی لسانی تشکیل کے نظرئے کو ایک نیا رخ دے دیا ہے اور اردو کو خالص ویدک لفظ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ان کے خیال میں اردو دو الفاظ ''ار'' اور ''دو'' کا مجموعہ ہے۔ار معنی دل اور دو کے معنی جاننا ہے۔عارف لوگ تمثیلاً دل کو روح اور جان کے لئے استعمال کرتے تھے ۔دراصل اردو کے لفظی معنی یہ ہے کہ روح اور جان کو جاننا درحقیقت خدا کو جاننا ہے۔

اجے مالوی کے اس خیال کو مثبت زاوئے سے دیکھا جائے تو یہ ایک بڑی حقیقت کا انکشاف ہے۔اگر بات وہی ہے جو اجے مالوی نے کہی ہے تو پھر اردو کے لئے فسطائی ہندوؤں کا معاندانہ عمل نہ صرف وید کی تقدیس کے منافی ہے بلکہ وید کی تنسیخ کے مترادف ہے۔

اجے مالوی کی یہ کتاب سموئل ہننگٹن کے تہذیبی تصادم کے اس دور میں ایک نئے مشترکہ تہذیبی مخاطبہ کا نقطہ آغاز ہے۔

اجے مالوی کی نذر اقبالؔ کا یہ شعر:

کافرِ بیدار دل پیشِ صنم
بہ ز دیندارے کہ خفت اندر حرم

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com UrduDost Library

ڈاکٹر مشتاق صدف

راماین: روایتوں کی افہام و تفہیم

ڈاکٹر اجے مالوی نئے ادبی منظر نامہ پر ایک روشن ستارہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ ادیب بھی ہیں، نقاد اور محقق بھی۔ یوں تو اب تک انھوں نے بہت سے اہم موضوعات پر لکھا ہے، لیکن قدیم ترین مذہبی اور تہذیبی صحائف کا مطالعہ ان کا خاص میدان رہا ہے۔ ہندو مذہب کے قدیم متون کے تراجم پر گہری نظر اور ویدک ادب اور اپنشدوں کے مطالعے سے سچا لگاؤ ان کی اصل پہچان ہے۔ اس سلسلے کی وہ کئی کتابیں لکھ چکے ہیں جن میں ''ویدک ادب اور اردو''، ''اردو میں ہندو دھرم'' اور ''شری مد بھگوت گیتا'' (نغمۂ یزدانی) قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں دوسرے موضوعات پر بھی ان کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ادھر اردو میں تحقیق کا بیڑا اٹھانے والوں کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس غیر تشفی بخش فضا میں مستند اور معتبر محقق کی تلاش صحرا میں آب اور آب میں موتی ڈھونڈنے کے مترادف ہے۔ ڈاکٹر اجے مالوی مبارباد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے تحقیق کے میدان میں قدم رکھ کر کئی اہم تحقیقی کارنامے انجام دیے ہیں اور الوہی صحائف، ویدوں اور پرانوں کے اردو تراجم پر کام کر کے نئی راہ دکھائی ہے۔ انھوں نے ہندوستان کی صدیوں پرانی مشترکہ تہذیب و ثقافت میں پیوست اردو زبان کی جڑوں پر جو حوالہ جاتی علمی و ادبی تحقیق کی ہے وہ انہیں کا خاصہ ہے۔ انھوں نے اہم موضوعات پر جس دلسوزی اور محنت سے کام کیا ہے وہ تحسین آفریں ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اے جے مالوی اردو ادب اور خصوصاً قدیم مذہبی صحائف پر اپنی تحقیق سے 'نئے طور' کی تلاش میں ہیں۔ ان کی کتاب 'ہے رام کے وجود پہ ہندوستان کو ناز' اسی سلسلے کی نئی کڑی ہے جس میں انھوں نے 'راماین کے معانی ومفاہیم'، 'راماین کے زمانۂ تکمیل'، 'راماین میں اشلوکوں کی تعداد'، 'شری رام چندر جی کا زمانہ'، 'راماین کا خاکہ'، 'بالمیکی راماین کی کہانی'، 'ہندستانی زبانوں میں رام کہانی کے کچھ مصنفین'، 'فارسی زبان میں رام کہانی کے مصنفین'، 'بیرون ممالک میں مروج راماین'، 'پرانوں میں رام کتھا'، 'اردو زبان میں راماین کے مخطوطات' اور 'اردو میں راماین اور ان سے متعلق تصنیفات وتالیفات' وغیرہ عنوانات قائم کر کے معلومات فراہم کی ہیں۔ دراصل اردو میں تحقیقی اعتبار سے اس موضوع پر کم توجہ کی گئی ہے۔ اے جے مالوی کا کمال یہ ہے کہ انھوں نے سناتن دھرم کے اولین نادر رزمیہ صحیفہ 'راماین' پر تحسین آفریں کام کیا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ہندستانی ادبیات میں 'راماین' اور 'مہا بھارت' ہی دو ایسے رزمیہ صحائف ہیں جن پر ہمیشہ گفتگو ہوتی رہے گی کیونکہ ان کتابوں کی معنویت اور قدر و قیمت اپنی جگہ مسلم ہے۔

ہندوستان کی قدیم اور مقدس مذہبی اور فلسفیانہ کتابوں میں راماین'، 'مہابھارت' اور 'گیتا' کی اہمیت ہر دور میں مستحکم رہی ہے۔ دراصل ہندوستان میں آریوں کی مذہبی اور فلسفیانہ روایت کا سلسلہ 'رگ وید' کے اشلوکوں اور منتروں سے شروع ہوتا ہے۔ وید ہی ہندو دھرم کے قدیم ابتدائی مقدس مذہبی صحائف تسلیم کیے جاتے ہیں۔ وید کی کل تعداد چار ہے۔ 'رگ وید'، 'یجر وید'، 'سام وید'، اور 'اتھر وید' اور ہر وید چار حصوں میں منقسم ہے۔ 'منتر'، 'برہمن'، 'آرنیک'، اور 'اپنشد'۔ ان چار ویدوں کا ماحصل اپنشدوں میں موجود ہے۔ اور ان اپنشدوں کا ماحصل 'شریمد بھگوت گیتا' ہے۔ اے جے مالوی نے اردو میں ان کے مطالعات کے نئے در وا کیے ہیں۔

اپنشدوں میں انسانی زندگی کے بھید بھرے سنگیت، تخلیق کائنات کے اسرار و رموز اور مسائل پر روحانی نقطۂ نظر سے گفتگو کی بنیادیں مضبوط نظر آتی ہیں۔ آریائی فکر و فلسفہ کے یہی وہ اولین نقوش ہیں جن کو مجموعی اعتبار سے 'شروتی' کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ الہامی صحیفے بھی کہلاتے ہیں۔ بعد میں بے شمار

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کتابیں ان کی تفسیر و تعبیر کے طور پر بھی تحریر کی گئیں۔ جنھیں 'سمرتی' سے موسوم کرتے ہیں۔ درحقیقت یہ وہ یادگار کتابیں ہیں جو بدلتے وقت کے ساتھ ساتھ انسانی ذہنوں میں محفوظ رہیں۔ پھر 'ویدانت' سمیت ہندستانی فکر و فلسفے کے چھ دبستانوں کا دور آیا۔ بعدازیں پرانوں کی تخلیق کا زمانہ آتا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب 'بدھ مت' اور 'جین مت' سے خود کو الگ رکھنے کے لیے ہندو مذہب کی تجدید کی طرف توجہ کی جا رہی تھی۔ سناتن دھرم کے دو عظیم رزمیہ کاویہ 'راماین' اور 'مہا بھارت' کی بنیاد بھی اوتاروں کے عقیدے پر ہی قائم ہے۔ پروفیسر گوپی چند نارنگ اپنے ایک اہم مضمون 'شریمد بھگوت گیتا' میں 'راماین' اور 'مہابھارت' کے مرکزی کرداروں کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''ہندوؤں کے دو مشہور و معروف رزمیہ کاویوں یعنی راماین اور مہابھارت کی بنیاد اوتاروں کے عقیدے پر ہے، یعنی راماین کا مرکزی کردار وشنو کے آٹھویں اوتار رام چندر اور مہابھارت کا مرکزی کردار وشنو کے نویں اوتار کرشن ہیں۔''

(کاغذ آتش زدہ، 2011، ص 499)

مذکورہ تمام صحائف مذہبی اور تصنیفات عالیہ کی مقبولیت کا ایک بڑا راز ان میں ہندوستانی فکر و فلسفے کے سلسلۂ مکالمات کا مضمر ہونا ہے۔ ان سب کتابوں میں حیات و کائنات کا ایک مربوط نظریہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان مذہبی صحیفوں سے سب سے زیادہ کام معاشرے کی اصلاح اور قومی احساس کو بیدار کرنے کے لیے لیا گیا ہے۔ ان میں بھی 'راماین' اور 'گیتا' سے زیادہ مدد لی گئی ہے۔ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ مذہبی صحائف نے نئے انسان کے خوش آئند مستقبل کی بشارت کے لیے اہم فرائض انجام دیے ہیں۔ ان میں 'بالمیکی راماین' ہندو دھرم کا اولین رزمیہ صحیفہ ہے جو مہا بھارت سے بہت پہلے وجود میں آیا تھا۔ اس لافانی اور مقدس صحیفہ میں بھگوان شری رام چندر کی زندگی کے مختلف گوشوں کو طویل نظمیہ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ 'راماین' روحانی فلسفہ کا ایک بحر بیکراں ہے جس میں شری رام چندر جی ایک آدرش کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ شری رام چندر جی نے ہندستانی عوام کی بہتری اور خوشحالی کے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لیے اوتار لیا۔ان کی شخصیت ایک انمول خزینہ ہے۔ وہ ایثار و قربانی، مہر و وفا اور جذبۂ محبت کے پیکر تھے۔ وہ انصاف پسندی اور غریب پروری کے ساتھ ساتھ فرقہ وارانہ ہم آہنگی، بھائی چارگی اور رحم وکرم کے زندہ مثالی کردار تھے۔ان کی عظیم تعلیمات آج بھی پوری انسانیت کے لیے مشعل راہ ہیں۔ان کا اُپدیش بنی نوع انسان کے لیے 'آب حیات' کا درجہ رکھتا ہے۔ دراصل زندگی کو بامقصد بنانے اور ابدی سکون قلب کے حصول کے لیے 'رامائن' میں رام کتھا ایک لافانی اور انمول نسخہ ہے۔شری رام چندر کا مثالی کردار سب کے لیے سبق آموز ہے۔ان کی عظمت کا اعتراف اور احترام سبھی کرتے ہیں۔انھوں نے آپسی میل ملاپ، محبت، یگانگت اور ایثار کا جو اُپدیش دیا وہ ہر بشر کا مقصد حیات ہونا چاہیے۔شاید اسی لیے اقبال نے کہا تھا:

ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز
اہلِ نظر سمجھتے ہیں اس کو امامِ ہند

اجے مالوی نے شری رام چندر جی کی شخصیت اور ان کے اُپدیش کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا ہے۔انھوں نے اجودھیا کے فرض شناس، محبت کے علمبردار جری سپہ سالار شری رام کے حالات زندگی اور اُپدیش پر مبنی 'رامائن' کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔ان کا یہ اظہار کہ ''رامائن ہندوستان کا مہا بیانیہ (Metanarrative) ہے جو ہندوستان کی اجتماعی (Collective) تہذیبی اور مذہبی روح کی نمائندگی کرتا ہے''، بڑی اہمیت کا حامل ہے۔انھوں نے 'وید'، 'رامائن'، 'مہا بھارت' جیسے مقدس صحائف کے ساتھ تلسی داس کی 'رام چرت مانس' پر بھی عقیدت آگیں تحقیق سے ہمیں معتبر معلومات بہم پہنچائی ہیں۔نیز انھوں نے مسلم ادبا و شعرا کے ذریعے اردو کی مختلف اصناف مثلاً نظم، غزل، رباعی، مثنوی، ناول اور ڈراما میں پیش کیے گئے رامائن کے نظمیہ متون کا ذکر کرتے ہوئے اردو زبان میں ایک سو ایک رامائن کی نشاندہی کی ہے۔اس سے قبل انھوں نے اپنی تحقیقی کتاب 'اردو میں ہندو دھرم' میں اردو میں کیے گئے گیتا کے 82 تراجم کی نشاندہی کی تھی۔اجے مالوی کا تحقیقی ویژن بہت وسیع ہے۔اسی لیے تو وہ اکیسویں صدی کے مابعد جدید تناظر میں 'رامائن' کے شعری فوق متن کے تصور کو بھی بیان کرتے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

''اکیسویں صدی کے مابعد جدید تناظر میں راماین کے معتبر، مستند اور موقر تراجم کی بنیاد پر آج کل نئے شعری فوق متن' (Meta Text) کے تصور کے زیر اثر ہندو پاک میں نت نئے شعری تجربات ہو رہے ہیں اور یہ نظمیہ فوق متون اردو ادب میں نئی کنواری برف توڑنے اور نئی زمین کو ڈھونڈنے کے مترادف ہے۔ اس سے کلاسیکی رامائنی ادب کی بیکراں ادبی وشعری مقبولیت اور محبوبیت کا اندازہ ہوتا ہے۔''

اجے مالوی کی کتاب 'ہے رام کے جود پہ ہندوستان کو ناز' اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ انھوں نے راماین سے متعلق متعدد متون، مخطوطات، مآخذ، کتابیات، حوالا جات، حواشی وغیرہ تک رسائی کا جو کام بہت مشکل تھا، آسان کر دکھایا ہے۔ انھوں نے اردو زبان میں دستیاب راماین کے جن ایک سو ایک مخطوطات کی نشاندہی کی ہے وہ نادر و نایاب ہیں۔ راماین دراصل گیان اور روحانی فلسفہ کا ایک آبشار ہے۔ اس کا روحانی فلسفہ لافانی فلسفہ ہے۔ یہ کرم، گیان اور بھگتی کا درس دیتا ہے۔ یہ بے لوث عمل کا اُپدیش دیتا ہے۔ اس پر عمل سے شر خیر میں، بدی نیکی میں، گناہ ثواب میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ راماین کے گیان اور علم سے ذات لافانی تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔ انسان اپنی پیدائش سے موت تک زندگی کے اسرار و رموز کو سمجھنا چاہتا ہے۔ اسی بھید کو سمجھنے کا گیان ہے راماین۔ یہ فلسفۂ الوہیت (برھم ودیا) کا سرچشمہ ہے۔ اجے مالوی نے ہمارے لیے اس سرچشمہ سے فیض یاب ہونے کا ایک بامعنی موقع فراہم کیا ہے۔

یہ دنیا ایک رزم گاہ ہے۔ یہاں محبت اور نفرت کی جنگ، حق اور باطل کی جنگ، نیک اور بد کی جنگ، اعلیٰ اور ادنیٰ کی جنگ، اونچ نیچ کی جنگ، شور اور خاموشی کی جنگ، جھوٹ اور سچ کی جنگ، طاقتور اور کمزور کی جنگ، شر اور خیر کی جنگ، غریب اور امیر کی جنگ، مذہب اور غیر مذہب کی جنگ، سیاست کی جنگ، اقتدار کی جنگ، علم اور جہالت کی جنگ چلتی رہتی ہے۔ جنگ کے اس ماحول میں نیکی اور بدی، حق اور باطل کی طاقتیں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں۔ رام نے حق وصداقت، خیر، محبت، اچھائی کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جنگ میں فتح حاصل کی اور شر کے عظیم نمائندہ راون کو شکست فاش دی۔انسانی زندگی فرض منصبی ،دولت ، خواہش، محبت اور نجات سے گھری ہوئی ہے۔ان چیزوں کے بغیر زندگی ادھوری ہے لیکن اسے حاصل کرنے کے لیے راہ راست کا انتخاب لازمی ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب انسان رام کی طرح حق وصداقت کی آواز بلند کرے۔محبت کے اصول اور نیکی کی راہ پر چل کران کی ہدایات اوراحکامات پر عمل کرے۔دراصل یہی ہے راماین کا اصل فلسفہ۔راماین کی پوری کہانی انہیں بھیدوں پر مبنی ہے۔اجے مالوی نے دیدہ ریزی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے راماین کی مختصر کتھا بھی سنادی ہے اورراماین کی معنویت اورشری رام چندر کے کردار کو بڑی خوبصورتی سے ان لفظوں میں بیان بھی کردیا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

”راماین دنیا کے عظیم رزمیہ (Epic) ادب میں ایک خصوصی معنویت،قدر و قیمت اور آفاقی اہمیت کا امین ہے۔ رام میدان دین کے علمبردار ہیں۔انھوں نے تمام انسانی اور روحانی اقدار کا بھرپور تحفظ کیا اور وہ بنیادی طور پر میدان دین کے مرکزی کردار تھے اور ان کا راون انانیت زدہ میدان عمل کا نمائندہ تھا۔یہ دونوں راماین کے مرکزی تمثیلی اور علامتی کردار ہیں۔راماین میں زندگی اور زندگی کی تمام قدروں کو سیاہ اور سفید رنگ و آہنگ میں دیکھا گیا ہے۔رام بنیادی طور پر صداقت، خیراور حسن کے نقیب ہیں یا دوسرے لفظوں میں صداقت، ہوش وآگہی اور روحانی سرمدی، نشاط وانبساط کی روشن فروزاں اور منور تمثیل ہیں۔راون ان کے برخلاف شر (برائی) کی تمثیل ہے۔وہ زندگی کے تمام منفی اقدار کا ترجمان ہے۔رام اور راون کی جنگ درحقیقت انسانی اور روحانی دولت اور ابلیسی ،شیطانی اور دنیاوی دولت کے جنگ کی نمائندہ ہے۔بالآخر انسانی اور روحانی دولت کی جیت ہوتی ہے۔ جو درحقیقت صداقت اور خیر کی جیت ہے۔“

مجموعی اعتبار سے ’ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز‘ ایک بے حد معلوماتی کتاب ہے۔اہل اردو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کے لیے یہ ایک ایسی تحقیق ہے جس کا مطالعہ ناگزیر ہو جاتا ہے۔ راماین کی قدر و قیمت اور معنویت کی افہام و تفہیم اور رام کے حالات زندگی سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یہ ایک کارآمد کتاب ہے۔ ڈاکٹر اجے مالوی نے اپنے موضوع کے ساتھ انصاف کیا ہے۔ انھیں قدیم مذہبی صحائف کا سچا پارکھ کہنا حق بجانب ہوگا۔

میں انھیں اس کتاب کی اشاعت پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید بھی کرتا ہوں کہ اردو حلقوں میں ان کی اس جستجو کی قدر افزائی کی جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بابِ اوّل

ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہندوستانی ادبیات میں دو رزمیہ صحائف ہیں۔ایک رامائن اور دوسرا مہابھارت ہے۔ان کی ابدی(Eternal) جمالیاتی(Kalological)، قدریاتی(Axiological)، علمیاتی(Epestimological)، وجودیاتی (Existential)،عرفانیاتی(Ontological) ،قدسیاتی(Sacred Most)اورالوہیاتی(Divine Most) معنویت اور قدر و قیمت ہے۔ بالمیکی رامائن سناتن دھرم کا پہلا رزمیہ صحیفہ ہے۔ جومہابھارت سے قبل دوسری یا تیسری صدی میں وجود میں آچکا تھا۔اس صحیفہ میں بھگوان شری رام چندر جی کے حالات زندگی کا بیان طویل ترین نظمیہ پیرائے میں کیا گیا ہے۔عوام کی فلاح و بہبود کے لیے رام نے سرزمین ہندوستان میں مثال(آدرش) قائم کرنے کے لیے اوتار لیا۔رام مریادا پرشوتم تھے۔دشرتھ اور کوشلیہ کے فرمابردار بیٹے تھے۔رام بھرت، شتروگھن اور لکشمن کے شفیق بھائی تھے۔رام سیتا کے محبت شعار خاوند تھے۔رام اجودھیا کے فرض شناس تھے۔رام جری سپہ سالار تھے۔رام بے گناہ اور مظالم کے دوست تھے۔رام رحم وکرم کرنے والے تھے اوررام انصاف پسند،غریب پرور اور ایثار وقربانی کی زندہ مثال تھے۔رام رامائن کے مثالی کردار ہیں۔ انھوں نےعوام کے لیےایک روشن مثال قائم کی ہے کہ بیٹوں کو فرمابردار، بھائیوں کا باہم برادرانہ پیار و یگانگت،میاں بیوی کے درمیان محبت،وفا اور ایثار وقربانی کا جذبہ،بادشاہ کوانصاف پسند،غریب پرور،رحم وکرم نواز ہونا ناگزیر ہے۔رام نے جوآدرش رامائن میں پیش کئے ہیں وہ صرف کسی ایک خاص فرقہ یا قوم تک محدودنہیں ہیں بلکہ وہ آفاقی اور عالمگیر کردار کا امین ہے۔یہی وجہ ہے کہ دُنیا کے تمام زبانوں میں رام کی عظمت کا اعتراف ہوا ہے۔بالمیکی نے سب سے پہلے بھگوان شری رام چندر جی کے حالات زندگی کا بیان عوامی سنسکرت زبان میں نظم کے پیرائے میں کیا ہے۔بالمیکی کے مطابق (بال کانڈ سرگ ۴) رامائن

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) اشلوک تخلیق کیے۔ جو پانچ سو سرگوں میں تقسیم تھے لیکن موجودہ دور میں رامائن کے تین طرح کے متون مروج ہیں۔ اودیچیہ، دکشنالیہ اور پراچیہ (گونڈئی)۔ ان تینوں متنوں میں خاصہ فرق ہے۔ ان میں سے کسی بھی متن میں نہ تو چوبیس ہزار اشلوک ہیں اور نہ ہی پانچ سو سرگ ہیں۔ بالمیکی رامائن سات ابواب میں منقسم ہے۔ جو حسب ذیل ہیں:

ا۔ بال کانڈ:

بال کانڈ کو آدی کانڈ بھی کہتے ہیں۔ اس باب میں ستی کا موہ، شیو پاروتی کا مکالمہ، رام کی پیدائش، منی وشوامتر کے قربان گاہ کی حفاظت کرنا، دھنش کا ٹوٹنا اور سیتا رام کی شادی وغیرہ کا بیان ملتا ہے۔

۲۔ اجودھیا کانڈ:

اس باب میں راجیابھشیک کی تیاری، سیتا رام کا مکالمہ، دشرتھ کا انتقال، بھرت اور کیکئی کا مکالمہ اور بھرت کا چترکوٹ سے اجودھیا واپس پہنچنے کا بیان بالمیکی نے کیا ہے۔

۳۔ ارنیہ کانڈ:

اس باب میں جینت کی بدی، سیتا اور انوسیا ملن، رام لکشمن اور سیتا کا پنچوٹی میں رہنا، کھردوشن قتل، ماریچ قتل، سیتا ہرن اور شبری پر رحم و کرم کا بیان ملتا ہے۔

۴۔ کشکندھا کانڈ:

اس باب میں بالمیکی نے رام ہنومان کا ملن، بالی قتل، رام اور لکشمن کا سیتا کو جنگل میں ڈھونڈھنا اور ہنومان و جاموَنت کے مکالمہ کا بیان کیا ہے۔

۵۔ سندر کانڈ:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اس باب میں ہنومان کا لنکا میں داخل ہونا، سیتا اور ہنومان کا مکالمہ، رام کا مع افواج لنکا میں جانا اور وبھیشن کے نجات وغیرہ کا بیان ملتا ہے۔

۶۔لنکا کانڈ:

اس باب میں سمندر پر پُل باندھنا، انگد اور راون کا مکالمہ، لکشمن اور میگھناد جنگ، لکشمن کا بے ہوش ہونا، کمبھکرن کا قتل، میگھناد قتل، راون قتل اور سیتا کے اگنی پریکشا دینے کا بیان بالمیکی نے نظمیہ رنگ و آہنگ میں نہایت افسانوی آب وتاب کے ساتھ کیا ہے۔

۷۔اُتّر کانڈ:

اس باب میں بھرت اور ہنومان کا ملن، بھرت ملاپ، رام کا راجیہ بھشیک، رام کا عوام کو نصیحت دینا، گرُن وبھشنڈی کا مکالمہ اور کاک بھشنڈی ولومش کے مکالمہ کا بیان کیا گیا ہے۔

تحقیقی نقطۂ نظر سے یہ سوالات نہایت اہم اور معانی خیز ہیں۔کیا بالمیکی رامائن قدیم رامائن ہے ؟ مزید براں بالمیکی رامائن کیسے وجود میں آئی ؟ بالمیکی رامائن قدیم رامائن نہیں ہے۔ بالمیکی رامائن سے قبل ’’مہارامائن‘‘ نام کا ایک عظیم اور ضخیم رزمیہ صحیفہ ست جگ میں موجود تھا۔جس کو بھگوان شنکر نے سوایمبھو منونتر سے قبل ست جگ میں اپنی اہلیہ پاروتی کو سنایا تھا۔جس وقت بھگوان شنکر رام کتھا پاروتی کو سنا رہے تھے اس وقت کاک بھشنڈی بھی کیلاش پربت پر موجود تھے۔انھوں نے بھگوان شنکر کو پاروتی سے رام کتھا کہتے ہوئے سنا۔پھر کاک بھشنڈی نے گرُن کو رام کتھا سنائی۔اس مہارامائن میں تین لاکھ پچاس ہزار اشلوک تھے۔ جو سات ابواب میں تقسیم تھے لیکن موجودہ دور میں یہ مہارامائن اب دستیاب نہیں ہے۔بالمیکی رامائن کے وجود میں آنے کے ضمن میں رامائن کے بال کانڈ میں ایک کہانی درج ہے کہ تمسا کے دکن میں ایک آشرم میں رہنے والے بالمیکی نارد سے رام کتھا کا خلاصہ سن کر اور بعد میں اشلوک کی ایجاد کر کے برہما کے کہنے پر رام کتھا نظم کرتے ہیں اور اپنی اس تخلیق کو لو اور کُش کو سکھلاتے ہیں۔ یہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دونوں رامائن کی کہانی کو مختلف جگہوں پر گاتے پھرتے ہیں۔اسی رام کہانی کو اجودھیا کے راج محل میں رام اوراُن کے بھائیوں کو سناتے ہیں۔اتّر کانڈ کے مطابق سیتا بالمیکی کے آشرم میں لو اور کُش کو پیدا کرتی ہیں۔وہ بالمیکی سے رامائن سن کر رام کے قربان گاہ (یگیہ کی جگہ) پر سناتے ہیں۔رامائن سن کر رام سیتا کو بُلواتے ہیں اور بالمیکی سیتا کو لے کر اجودھیا کے راج محل میں سیتا کے پاک دامنی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

رامائن ہندوستان کا مہابیانیہ (Metanarative) ہے۔ جو ہندوستان کی اجتماعی (Collectively) تہذیبی اور مذہبی روح کی نمائندگی کرتا ہے۔ سناتن دھرم کی تبلیغ وتشہیر کے لیے رشیوں اور منیوں نے سنسکرت زبان کو اپنایا۔وید، رامائن اور مہابھارت جیسے مقدّس صحائف سنسکرت زبان میں ہی لکھے گئے لیکن کوئی بھی مذہب زبان کا محتاج نہیں ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ مذہبی کتابیں بہت جلد زبان کے حصار سے باہر نکل جاتی ہیں اوراس کا ترجمہ دنیا کے مختلف زبانوں میں ہو جاتا ہے۔یہی سبب ہے کہ تلسی داس نے رام چرت مانس کی تخلیق اودھی زبان میں تقریباً ۱۵۷۴ء میں کی۔جس میں بھوج پوری اور برج کی بولی کے اثرات نظر آتے ہیں۔اس کو قلم بند کرنے میں تلسی داس کو دو سال سات مہینے اور چھبیس دن لگے۔شمالی ہندوستان میں رام چرت مانس کو نہایت عقیدت آگیں نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔گھر گھر میں رام چرت مانس کا پاٹھ (تلاوت) ہوتا ہے اور دشہرہ کے خاص موقع پر جگہ جگہ رام لیلا منعقد ہوتی ہیں۔

فارسی زبان میں پہلا ترجمہ اکبرِ اعظم کے حکم سے ایک دیندار مسلمان عبدالقادر بدایونی نے ۱۵۹۰ء میں نثر میں کیا تھا۔اس کے بعد شہنشاہ جہاں گیر کے عہد حکومت میں رامائن کے دو اہم تراجم فارسی زبان میں منظوم ہوئے۔ایک ملا سعداللہ مسیح کیرانوی نے اور دوسرا گردھر داس نے کیا۔

سنسکرت زبان میں ویدویاس نے مہابھارت کے بن پرب میں راموپاکھیان، کالی داس نے رگھوونش، بھوبھوتی نے اُتّر رام چرت، چھیمیندر نے رامائن منجری، چند بردائی نے پرتھوی راج راسو، کیشو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

داس نے رام چندر کا اور رام پارشو نے شری رام پنچ شتی کی تخلیق کی۔ ہندوستانی زبانوں میں رنگ ناتھ کی رنگ ناتھ رامائن تیلگو زبان میں، ثرلا داس نے اتکل (اُڑیا) زبان میں، گورو گووند سنگھ کی پنجابی زبان میں رامائن، ایک ناتھ نے مراٹھی زبان میں بھاوارتھ رامائن، رامانجم ایشوتچھن نے ملیالم زبان میں ادھیاتم رامائن، تمل میں کمبن نے کمبن رامائن، کُمار بالمیکی نے کنڑ زبان میں توروے رامائن، بھانو بھگت نے نیپالی زبان میں ادھیاتم رامائن، گردھر نے گجراتی زبان میں گردھر رامائن، کشمیری زبان میں دواکر پرکاش بھٹّ کی کشمیری رامائن، کرتی واس اوجھا نے کرتی واس رامائن بنگالی زبان میں اور اسمیا زبان میں مادھوکندلی نے مادھوکندلی رامائن کی تخلیق کی ہے۔

رامائن اپنی آفاقیت (universality) کے باعث قومی سراحد کی شکست و ریخت کرتا ہے اور اپنی عالم گیر معنویت و اہمیت کے سبب دنیا کے مختلف زبانوں میں وقتاً فوقتاً ترجمہ بھی کیا جاتا رہا ہے۔ بیرون ممالک میں بھی رامائن کے ترجمہ خوب ہوئے۔ مثلاً تھائی لینڈ کی رامائن رام کین یعنی رام کیرتی، کمبوڈیا کی رامائن رام کیر، ملیشیا کی رامائن حکایت شری راما، جاوا کی رامائن کاک ون، چین کی رامائن کان سنہوی اور تبّت کی کھیتانی رامائن بہت مشہور ہیں۔

سناتن دھرم کا زیادہ تر تبلیغی ادب اردو زبان میں ہے۔ یہ ذخیرہ اتنا بڑا ہے کہ ہندو مذہب سے متعلق ہندوستان کی دوسری زبانوں کے مقابلے میں اُردو میں ہندو مذہب کا سرمایہ اگر سب سے زیادہ بھی نہیں ہے تو کسی سے کم بھی نہیں ہے بلکہ بیش تر زبانوں سے زیادہ ہے۔ اس وسیع اور بیکراں ادب کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ تمام زبانوں کی طرح اردو زبان میں بھی رامائن کے بے بہا تراجم ہوئے۔ اُردو کا مزاج ہمیشہ سے ہی سیکولر رہا ہے اور مذہبی رواداری اس کے خمیر میں داخل ہے۔ ہندو شعراو ادباء کے شانہ بشانہ مسلم ادباء و شعرا نے بھی رام کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔ جنھوں نے اردو زبان میں نظم، غزل، مثنوی، رباعی، ناول اور ڈرامہ کی ہیئت میں رامائن نظم کی ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق اردو زبان میں ایک سو ایک رامائن اب تک شائع ہو چکی ہیں۔ اردو زبان کی پہلی رامائن شنکر دیال فرحتؔ نے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شائع کی ہے۔ یہ رامائن ۱۸۶۴ء میں منشی نول کشور لکھنؤ نے طبع کی ہے۔ اردو میں رامائن نظم کرنے والوں میں خاص طور پر شنکر دیال فرحتؔ، دوارکا پرساد اُفقؔ، بانکے بہاری لال بہار، جوالا پرساد برقؔ، سورج نرائن مہرؔ، جگنّاتھ خوشترؔ، ہری نرائن شرما ساحرؔ، پنڈت سدرشن، سورج پرساد تصوّر، بنواری لال شعلہ، بابو لال نبودی، شری سکھ دیو لال، پنڈت لچھمی دتّ، شیو پرساد راحلؔ، منشی رگھو بر دیال، بابو رام سہائی کپور، شیو برت لال ورمنؔ، پنڈت رادھے شیام، نانک چند نانکؔ، بیدی لال چند لال، ستیہ پال بھاردواج، ہیرا لال موریا، شیو ناتھ رائے تسکینؔ، پنڈت میلا رام وفاؔ، منشی جگنّاتھ اطہرؔ، رگھونندن سنگھ ساحرؔ دھلوی اور منشی رام سہائے تمنّاؔ کے دوش بدوش معاصر ادب کے نمائندہ ادباء وشعرا میں جناب مہدی نظمی، طالب الہ آبادی، نفیس خلیلی، رند رحمانی، محمد امتیاز الدین خاں اور صفدر آہؔ وغیرہ کے نام قابلِ ذکر وفکر ہیں۔ اس کے علاوہ اکیسویں صدی کے مابعد جدید تناظر میں رامائن کے معتبر، مستند اور موقر تراجم کی بنیاد پر آج کل نئے شعری فوق متن (Meta Text) کے تصوّر کے زیرِ اثر ہندو پاک میں نت نئے شعری تجربات ہو رہے ہیں اور یہ نظمیہ فوق متون اُردو ادب میں نئی کنواری برف توڑنے اور نئی زمین کو ڈھونڈھنے کے مترادف ہے۔ اس سے کلاسیکی رامائنی ادب کی بیکراں ادبی وشعری مقبولیت اور محبوبیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس ضمن میں بزرگ اور افضل نامور شعرا میں پنڈت برج نرائن چکبست، سرور جہان آبادی، فراقؔ گورکھپوری سے یہ سلسلہ عمیق حنفی، راج نرائن رازؔ، کُمار پاشی، بمل کرشن اشک اور کرشن موہن سے ہوتا ہو ستیہ پال آنند اور صلاح ادین پرویز تک مسلسل قائم ہے۔

اجودھیا کے راجہ دشرتھ کی تین رانیاں تھیں۔ کوشلیہ، سُمترا اور کیکئی۔ کوشلیہ سے رام، سُمترا سے لکشمن اور شتروگھن اور کیکئی سے بھرت پیدا ہوئے۔ راجہ دشرتھ رانی کیکئی سے بے پناہ محبّت کرتے تھے۔ منتھرا رانی کیکئی کی داسی تھی۔ منتھرا کے کہنے پر رانی کیکئی راجہ دشرتھ سے وردان مانگتی ہے۔ منتھرا اور کیکئی کے مکالمہ کی دلکش تصویر طالب الہ آبادی نے بڑی فنکاری اور خوبصورتی کے ساتھ کھینچی ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تم کو تمہارے بیری برباد کر رہے ہیں
اور تم سمجھ رہی ہو آباد کر رہے ہیں
اب کل کے بعد جو کچھ ہوں گے رام ہوں گے
آنکھوں کے میرے تارے اُن کے غلام ہوں گے
راجہ جو رام ہوں گے ماں اُن کی ہوں گی رانی
اور تم بنو گی چیری سن لو یہ میری جانی
گایا کرو گی تم تو شوہر ہی کے ترانے
ہیں چالئے مگر وہ بے انتہا سیانے
یہ سن کے کیکئی نے غصّہ میں اُس کو ڈانٹا
میرے پتی کے حق میں تو جھاڑ کا ہے کانٹا
گر جب نہیں رہے گی اے بے تمیز چیری
گدّی سے کھینچ لوں گی میں زبان تیری
اب منتھرا نے دیکھا طوفان بڑھ گیا ہے
سوکن کا بھوت سر پر رانی کے چڑھ گیا ہے
بولی وہ منھ بنا کر سمجھوں گی جھوٹ رانی
کھاتی ہوں دل کے ٹکڑے خونِ جگر ہے پانی
کونے میں جا کے لیٹو صورت بنا کے غم کی
ہوتی ہے جیسے بیوہ تصویر اک الم کی
آئیں گے وہ منانے تب اور دُکھ نہ سہنا
وردان دونوں اپنے تم مانگ ہی کے رہنا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

بلوائیں وہ بھرت کو راجہ یہاں بنائیں
چودہ برس تلک کو جنگل میں رام جائیں

رانی کیکئی کی خواہش تھی کہ اُس کا بیٹا بھرت اجودھیا کی راج گدّی پر نشین ہو اور رام چودہ برس کا بنواس بھوگیں۔ مہدی نظمی نے رانی کیکئی کی تصویر کتنی خوبصورتی کے ساتھ کھینچی ہے۔ رانی کیکئی کا راجہ دشرتھ سے ور مانگنا، رام کی فرمابرداری اور راجہ دشرتھ کا بے ہوش ہو کر گرنا بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے۔

اک روز ہنس کے کیکئی بولی کہ اے حضور
ہر شخص یاد رکھتا ہے اپنا وچن ضرور
تھا آپ کا یہ قول کہ اے شاہِ نیک خوں
پوری کریں گے آپ مری اک آرزو
دشرتھ یہ بولے اپنا سخن یاد ہے مجھے
جو تم کو دے چکا وہ وچن یاد ہے مجھے
چرنوں کو چھو کے کیکئی بولی بہ احترام
میں چاہتی ہوں آپ سے اے شاہِ نیک نام
جنگل میں گھر سے رام کو بے آس بھیج دیں
چودہ برس کے واسطے بن واس بھیج دیں
یہ آرزو ہے میری کہ اے شاہِ خاص و عام
میرا پسر بھرت کرے شاہی بجائے رام
جاتے ہیں بن کو رام زمانہ ہے سوگوار
ہے بوڑھا باپ دردِ جدائی سے بے قرار
کہتی ہے رو کے ساری رعایا نہ جایئے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چودہ برس کو جانبِ صحرا نہ جایئے

راجہ دشرتھ سے انجانے میں ایک گناہ ہو گیا تھا۔ جس کی سزا راجہ دشرتھ کو بھوگنی پڑی۔ راجہ دشرتھ جب بے ہوش ہو جاتے ہیں اور اُن کی جان آسانی کے ساتھ نہیں نکلتی ہے تو اُن کو اپنا گناہ یاد آتا ہے اور وہ کوشلیا اور سُمترا کو اپنی داستانِ زندگی سناتے ہیں۔ ایک بار راجہ دشرتھ شکار کھیلنے جنگل میں جاتے ہیں۔ شرون کُمار کے والدین نابینہ تھے۔ شرون کُمار اپنے والدین کو کاندھے میں پالکی پر بٹھا کر چاروں دھام کی زیارت کرانے کے لیے لے جاتا ہے۔ راستے میں اُس کے ماں باپ کو پیاس لگتی ہے۔ وہ اُن کے لیے تالاب سے پانی لانے کے لیے جاتا ہے۔ اُدھر راجہ دشرتھ شکار کھیلتے کھیلتے تالاب کی طرف آتے ہیں۔ اُن کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تالاب میں کوئی جانور ہے۔ وہ اُس پر تیر چلاتے ہیں اور تیر سیدھے شرون کُمار کے سینے میں جا کر لگتا ہے۔ راجہ شرون کُمار کے پاس جاتے ہیں۔ اُس کی حالت اور بے بسی کو دیکھ کر راجہ بہت غمگین ہوتے ہیں۔ شرون کُمار اور راجہ دشرتھ کا مکالمہ، راجہ دشرتھ اور شرون کُمار کے والدین کا مکالمہ اور شرون کُمار کے بوڑھے ماں باپ کا راجہ دشرتھ کو بد دعا دینے کی حقیقی اور سچّی تصویر کو یراج رگھو نندن سنگھ ساحر دھلوی نے بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کی ہے۔ کویراج رگھو نندن سنگھ ساحر دھلوی کی کیفیات نگاری اور المیہ تاثر انگیزی خاطر نشیں ہو:

کیا بگاڑا تھا کسی کا کی تھی میں نے کیا خطا　　مار کر جو تم نے مجھ کو زخمی کر دیا
ہو رہے تھے پیاس سے بیکل مرے ماتا پتا　　اُن کی خاطر بھرے آیا تھا میں پانی کا گھڑا
پانی بھرنے کو گھڑا دریا میں ڈالا جس گھڑی
یہ مصیبت میرے سر پر یک بیک آ کر گری
مجھ کو اپنی جان جانے کی نہیں پروا ذرا　　اس گھڑی افسوس ہے مجھ کو فقط اس بات کا
کافی بوڑھے اور اندھے ہیں مرے ماتا پتا　　اُن کا اس سنسار میں کوئی نہیں میرے سوا
میرے پیچھے کون اب ان کی کرے گا دیکھ بھال

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زندگی ہو جائے گی میرے بغیر اُن کو مُحال

کر رہے ہوں گے وہ بے چینی سے میرا انتظار آ رہا ہوگا مرا ہی نام لب پر بار بار

مجھ کو اپنی جان سے بڑھ کر وہ کرتے ہیں پیار اُن کو میرے ہجر میں کس طرح آئے گا قرار

صدمہ بیٹے کی جدائی کا وہ سہ سکتے نہیں

گھل کے مر جائیں گے غم میں زندہ رہ سکتے نہیں

ڈرتے ڈرتے لے کے میں جل کا گھڑا پہنچا وہاں کر رہے تھے انتظار اُس کے ماتا پتا جہاں

میرے چلنے کی وہاں آہٹ ہوئی جو ناگہاں اپنے بیٹے کا ہوا اُن دونوں کو مجھ پر گُماں

باپ یہ بولا بہت تاخیر کر دی اے پسر

پیاس کی شدّت سے اک محشر بپا ہے جان پر

میں نے پھر اُن کو سنا ڈالی وہ ساری داستاں جس طرح فرزند نے اُن کے گنوائی اپنی جاں

پہلے ہی دونوں تھے کافی ضعیف و ناتواں آ پڑا دل پر اچانک غم یہ کوہِ گراں

زندگی سے ہوگئے اپنی وہ دونوں ہی نراس

مجھ سے بولے لے چلو ہم کو ابھی بیٹے کے پاس

اُن کے کہنے کے مطابق ہی عمل میں نے کیا ہاتھ دونوں کا پکڑ کر اُس جگہ پر لے گیا

اپنے بیٹے کے بدن کو جا کے دونوں نے چھوا لاش سے بوڑھا پتا اس طرح پھر کہنے لگا

کیا سبب ہے آج مجھ سے بولتا تو کیوں نہیں

ہو گیا ناراض کچھ اپنے پتا سے کیا کہیں

ہو گیا ہے مجھ سے آزردہ کسی باعث اگر تو کم از کم اپنی پیاری ماں سے ہی کچھ بات کر

تو تو یہ کہتا تھا میں خدمت کروں گا عمر بھر ہو گیا لیکن روانہ آج ہم سے پیشتر

تو ہی جب زندہ نہیں تو کیا کریں گے جی کے ہم

ہوں گے تیرے ساتھ ہی ہم راہئی ملکِ عدم

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کہہ کے یوں تیار کی دونوں نے مل کر اک چتا		لاش کو بیٹے کی اپنے اس کے اُوپر رکھ دیا
وید منتر بول کر پھر اس میں دی آتش لگا		آگ سُلگی تو پتا بھی اس میں داخل ہو گیا
ماں نے بھی فوراً ہی کی اپنے پتی کی پیروی
خاک ہونے کے لیے وہ بھی چتا پر چڑھ گئی
اُس چتا پر بیٹھ کر دونوں نے مجھ سے یہ کہا		جس طرح بیٹے کے غم میں ہو رہے ہیں ہم فنا
اُس طرح ہی تو بھی ہو کر اپنے بیٹے سے جدا		جان سے جائے گا اپنی یہ تمہاری ہے دعا
کہہ کے یوں جل کر چتا میں ہوگئے دونوں بھسم
یہ نظارہ دیکھ کر مجھ کو ہوا بے حد الم
یاد ہیں دونوں کے وہ الفاظ مجھ کو آج تک		تیر کے مانند جاتے ہیں کلیجے میں کھٹک
ہوتی ہے جب ہی تو رہ رہ کر میرے دل میں کسک		موت کے ظالم اندھیرے میں رہا ہوں میں بھٹک
آنکھ کو کیا ہو گیا کچھ بھی نظر آتا نہیں
آ گئی ہے موت اب میری یہ ہے مجھ کو یقین
ہو گیا یوں کہتے کہتے راجہ دشرتھ بد حواس		اپنے جینے کی رہی باقی نہ اُس کو کوئی آس
تھیں سمترا اور کوشلیا وہاں جو اُس کے پاس		دیکھ کر احوال اُس کا ہو گئیں وہ بھی اُداس
کہتے کہتے سیتا ہائے لچھمن ہائے رام
ہو گیا دنیا سے رخصت دشرتھ عالی مقام

رام رامائن کے مرکزی کردار ہیں۔ اُردو شاعری میں نہ صرف رام کی عظمت، علویت، قدسیت اور الوہیت کا بھرپور اعتراف کیا گیا ہے بلکہ ان سے متعلق دوسرے کرداروں کے احساسات، جذبات ،اخلاقیات، محسوسات، جمالیات اور اوصاف کی بھرپور شعری ترجمانی کی گئی ہے۔ رام کے بنواس جانے کی خبر جب سیتا کو ہوتی ہے تو وہ گھبرا جاتی ہے اور رام کے پاس پہنچ کر اپنا درد بیان کرتی ہے۔ اس ضمن میں رگھونندن سنگھ ساحر دہلوی لکھتے ہیں:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رام کے بن جانے کا جب علم سیتا کو ہوا چہرۂ روشن وفورِ غم سے پھیکا پڑ گیا
رام کو کر کے مخاطب اس طرح اُس نے کہا آپ کے ہمراہ میں بن کی کروں گی یاترا

آپ جائیں گے جہاں میں بھی وہیں پر جاؤں گی
ورنہ گھُل گھُل کر فراقِ دید میں مر جاؤں گی

فرمابردار رام چودہ برس کے بن باس کے لئے اپنی اہلیہ سیتا اور شفیق بھائی لکشمن کے ساتھ جنگل کو رخصت ہوتے ہیں۔ دشرتھ سے اجازت لینے کے بعد رام اپنی ماں کوشلیا کے پاس رخصتی مانگنے جاتے ہیں۔ رام کا ماں سے والہانہ محبّت اور ماں کا بیٹے سے جدائی کا منظر جذبات نگاری کا بہترین نمونہ ہے۔ رخصتی کے وقت رام اور کوشلیا کے مکالمہ کی تصویر پنڈت برج نرائن چکبستؔ نے اپنی نظم ''رامائن کا ایک سین'' میں بڑے ہی والہانہ انداز سے پیش کیا ہے۔ اس کی شعری معنویت، سوز و گداز اور المیہ تاثر انگیزی کو ملاحظہ کیجئے۔

رخصت ہوا وہ باپ سے لے کر خدا کا نام
راہِ وفا کی منزلِ اوّل ہوئی تمام
منظور تھا جو ماں کی زیارت کا انتظام
دامن سے اشک پونچھ کے دل سے کیا کلام
اظہار بے کسی سے ستم ہو گا اور بھی
دیکھا ہمیں اُداس تو غم ہو گا اور بھی
دل کو سنبھالتا ہوا آخر وہ نونہال
خاموش ماں کے پاس گیا صورتِ خیال
دیکھا تو ایک در میں بیٹھی ہے وہ خستہ حال
سکتا سا ہو گیا ہے یہ ہے شدّتِ ملال

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

تن میں لہو کا نام نہیں زرد رنگ ہے
گویا بشر نہیں کوئی تصویر سنگ ہے
رو کر کہا خموش کھڑے کیوں ہو میری جاں
میں جانتی ہوں جس لیے آئے ہو تم یہاں
سب کی خوشی یہی ہے تو صحرا کو ہو رواں
لیکن میں اپنے منھ سے ہرگز نہ کہوں گی ہا ں
کس طرح بن میں آنکھوں کے تارے کو بھیج د و ں
جوگی بنا کے راج دلارے کو بھیج دوں
سن کر زباں سے ماں کے یہ فریاد درد خیز
اس خستہ جاں کے دل پہ چلی غم کی تیغ تیز
عالم یہ تھا قریب کہ آنکھیں ہو ں اشک ریز
لیکن ہزار ضبط سے رونے سے کی گریز
سوچا یہی کہ جان سے بے کس گزر نہ جائے
ناشاد ہم کو دیکھ کے ماں اور مر نہ جائے

رام، سیتا اور لکشمن جنگل جنگل گھومتے ہیں۔ راستے میں انھیں ایک پتّھر کی چٹّان ملتی ہے۔ رام کے پیر جیسے ہی اس پتّھر کی چٹّان پر پڑتے ہیں۔ وہ چٹّان ایک خوبصورت عورت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ گوتم رشی کی بیوی اہلیہ بہت خوبصورت تھی، راجہ اندر کو جب اس کا علم ہوا، تو اس نے اہلیہ کو دیکھا اور اس پر فریفتہ ہو گیا۔ وہ گوتم رشی کا بھیش بدل کر ان کی کٹیا میں جاتا ہے۔ رشی روز صبح گنگا نہانے جاتے تھے۔ واپس آ کر دیکھا کہ اندر روپ بدل کر کٹیا سے نکل رہا ہے۔ انھوں نے اہلیہ کو بد دعا دی اور اُسے پتّھر کی چٹّان بنا دیا۔ طالبؔ الہ آبادی نے اہلیہ پر رام کی بیکراں شانِ رحمانی، شانِ رحیمی اور شانِ کریمی کا کیمیا اثر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جذبات انگیز منظر نامہ نہایت فنّی چابک دستی سے پیش کیا ہے۔

اہلیہ پری تھی بڑی سندر تھی — بَری عیب سے تھی گنوں سے بھری تھی
بڑی دلربا تھی بڑی باوفا تھی — وہ سیوا میں رہتی تھی ہر دم پتی کی
کسی نے کہا راجہ اندر سے جاکر — اہلیہ سے کوئی نہیں آج سندر
یہ سن کے کہا راجہ اندر نے اچّھا — کروں گا میں جلدی اہلیہ پر قبضہ
رشی روز جاتے تھے گنگا نہانے — جہاں مُرغ بولا چلے تڑکے تڑکے
ابھی رات آدھی تھی بارہ بجے تھے — رشی لیکن آواز پر اُٹھ کے بیٹھے
رشی جی اِدھر چل پڑے سوئے گنگا — اُدھر راجہ اندر نے بھیس اپنا بدلا
رشی کی صدا میں پکارا ہے جو در پر — اہلیہ یہ سمجھی کہ لوٹ آئے شوہر
کھلا در تو اندر ہوا گھر میں داخل — جو دیکھا پری کو تو ٹھنڈا ہوا دل
مگر ناگہاں ایک بجلی سی چمکی — نہ معلوم کیوں لوٹ آئے رشی جی
جو گوتم نے دونوں کو دیکھا اکٹھّا — ہوا اُن کی آنکھوں میں عالم اندھیرا
رشی جی نے جو دیں بد دعائیں تڑپ کر — اہلیہ ہوئی بس اُسی وقت پتھّر
گورو سے یہ سن کر ہوئے رام مضطر — قدم رکھ دیے اپنے پتھّر پہ بڑھ کر
جہاں پر وہ چٹّان اب تک پڑی تھی — اہلیہ وہیں ہاتھ جوڑے کھڑی تھی
جس عالم میں اُس وقت شوہر تھا اُس کا — اُسی لوک میں بس اہلیہ کو بھیجا

رام، سیتا اور لکشمن شرنگی رشی کے آشرم شرنگویر پور (پریاگ) کی دھرتی پر آتے ہیں۔ شرنگی رشی کی دعا لے کر وہ آگے بڑھتے ہیں۔ دریائے گنگا کے کنارے اُن کی ملاقات کیوٹ سے ہوتی ہے۔ کیوٹ سے وہ دریا پار کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ کیوٹ اُن تینوں کو پہچان لیتا ہے۔ اُن لوگوں کے پیر دھو کر اُن کو اپنی کشتی پر بٹھاتا ہے۔ بھگوان رام اور کیوٹ کے مکالمہ کی فنّی تصویر کشی طالب الہ آبادی نے بہت ہی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

والہانہ انداز اور فنّی جمالیات کے ساتھ بیان کیا ہے۔

ایک کیوٹ ناگہاں آیا نظر کے سامنے
رام نے اُس کو پکارا ناؤ لانے کے لیے
سب کے سب بے چین تھے اُس پار جانے کے لیے
آکے کیوٹ نے چھوئے اُن کے چرن کہنے لگا
آپ کی ہے ناتھ سب معلوم ہے مجھ کو کتھا
جب قدم رکھتے ہی پتھر بن گیا تھا استری
یا تو ڈوبا ہو گئی عورت اگر کشتی میری
یا تو اے بھگوان اپنے پاؤں دھونے دیجئے
یا یہیں پراور بھی کچھ دھوپ ہونے دیجئے
مسکرا کر رام نے سیتا کو دیکھا پیار سے
دیکھ کر چتون ہنسے کیوٹ سے یوں کہنے لگے
ہو رہی ہے دیر اب پھُرتی سے ہم کو پار کر
آ کے دھونے پاؤں میرے چاہتا ہے تو اگر
اب تو کیوٹ نے کٹھوتا لے کے گنگا جل بھرا
پاؤں دھو کر بال بچّوں کو وہ پانی دے دیا
پار اُتارا سب کو گنگا سے انوکھے بھاؤ سے
دی انگوٹھی اپنی سیتا نے اُتر کر ناؤ سے
رام کے قدموں پہ لیکن گر پڑا کیوٹ وہیں
اور کہا اب تو کسی شے کی کمی مجھ کو نہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

حسنِ قسمت نے چکا دی آج مزدوری مری
لوں گا بے شک لوٹتی بار آپ جو دیں گے مجھے
کہہ کے یہ کیوٹ اِدھر لوٹا اُدھر یہ سب چلے

راون کی بہن شوپرنکھا جنگل میں رام، سیتا اور لکشمن کو دیکھتی ہے تو وہ رام پر فریفتہ ہو جاتی ہے۔ رام شوپرنکھا سے کہتے ہیں کہ میں تو شادی شدہ ہوں تم لکشمن سے شادی کرلو۔ لکشمن کے منہ کرنے پر وہ سیتا پر حملہ کر دیتی ہے، رام شوپرنکھا کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آخر میں رام لکشمن سے کہتے ہیں کہ اس کے ناک اور کان کاٹ لو۔ طالب الہ آبادی نے سوپرنکھا اور رام کے مکالمہ کی دلکش منظر کشی بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ بیان کیا ہے۔

وہ آئی رام کے پاس ایک دن پری بن کر
ادائیں حسن کی دکھلائیں خوب تن تن کر
نظر اُٹھا کے بھی اس کو نہ رام نے دیکھا
تو خود ہی شورپنکھا نے مزے مزے سے کہا
جوان کوئی نہیں ہے جہاں میں تم سا
جواب کوئی نہیں عورتوں میں بھی میرا
ہمارا اور تمہارا غضب کا جوڑا ہے
نہ حسن کم ہے کسی میں نہ ناز تھوڑا ہے
سنی جو رام نے بک بک تو مسکرا کے کہا
وہ دیکھو سامنے بیٹھی ہے میری ماہِ لقا
نظر جو حسن پہ سیتا کے پڑ گئی اُس کی
پسینہ آ گیا ماتھے پہ دل ہی دل میں گھٹی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

وہاں سے آئی وہ لچھمن کے پاس گھبرا کر
کی تمام وہی داستان یہاں آ کر
جو سن چکے تو کہا ہنس کے اس سے لچھمن نے
جو رام کہہ دیں وہی ہم کریں بے کھٹکے
اگر کرو گے نہ مجھ سے بیاہ تم اب بھی
تو صاف کہتی ہوں کچّا ہی سب کو کھا لوں گی
تمہیں خبر بھی ہے کچھ میں بہن ہوں را ون کی
چمن کی ہوں جو پری تو پریت ہوں بن کی
تھا ایسا روپ بھیانک کی ڈر گئیں سیتا
تو بڑھ کے رام نے لچھمن سے کچھ اشارہ کیا
پلک جھپکتے ہی تیزی سے بڑھ کے لچھمن نے
پکڑ کے بال وہیں ناک کان کاٹ لیے
کٹی جو ناک تو وہ ننکا کے چلّائی
یہی مچاتی ہوئی شور اک طرف بھاگی
ابھی میں بھائی کو اپنے یہاں بلاتی ہوں
کٹی ہے ناک تو تم کو مزا چکھاتی ہوں

لکشمن کے ناک اور کان کاٹنے کے بعد شوپرنکھا اپنے بھائی کھر دوشن کے پاس جاتی ہے۔ کھر دوشن اور رام لکشمن میں جنگ ہوتی ہے۔ جس میں کھر دوشن مارے جاتے ہیں۔ اس کے بعد شوپرنکھا راون کے دربار میں فریاد کرتی ہے۔ اس ضمن میں پنڈت رادھے شیام نے نہایت دل آویز انداز میں کیفیات نگاری کی ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

کھردوشن کا ہوا رن میں کام تمام
شوپرنکھا کو پھر کہاں پل بھر وشرام
پڑے تیرے آرام پر اور جام پر خاک
تیرے جیتے جی میری کٹ گئی ناک
بھائی د و لڑکے رام لکھن اس د نڈک بن میں آئے ہیں
ا و ر سنگ میں ایک سیتا نامی سُکماری لائے ہیں
بانکے اور لڑاکے ہیں گویا شمشیر انھیں کی ہے
یوں پنچوٹی میں رہتے ہیں جیسے جاگیر انھیں کی ہے
ناگاہ اُدھر میں نکل گئی اُ س ناری سے ملنا چاہا
اُس سمئے نگو ڑے لچھمن نے مجھ سے کچھ چھل کرنا چا ہا
تب میں نے تیرا نام لیا سنتے ہی اُس نے دی گالی
پھر میرے کان کتر ڈالے ا و ر میری ناک کاٹ ڈالے
میری ناک گئی سو گئی اب اپنی ناک سنبھالو تم
جگ میں جب ا ونچی ناک نہیں تو نکٹا نام د ھرا لو تم
میرا تو د م ا ب ناک میں ہے ناکارے تیری دُ ہا ئی ہے
میں جتنی رسوا ہوتی ہوں و ہ سب تیری رسو ا ئی ہے

راون اپنے ماما ماریچ کی مدد لیتا ہے۔ ماریچ ایک خوبصورت سونے کے ہرن کا بھیس بنا کر رام، سیتا اور لکشمن کے سامنے چوکڑی بھرنے لگتا ہے۔ سیتا رام سے سونے کے ہرن کو پکڑ لانے کے لیے کہتی ہے۔ رام ہرن پکڑنے کے لیے جاتے ہیں۔ سیتا اور رام کے مکالمہ کو طالب الہ آبادی نے بڑی شاعرانہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اور فنکارانہ لطافت کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔

مرگ نینی نے جس سمئے دیکھا مرگ کی اور
اسی سمئے رگھوناتھ سے بولی ہیں کر جور
رگھوکل بھوشن دکھ ہرن میرے جیون پران
داسی کی ونتی سنو دین بندھو بھگوان
مرگ ایسا دیکھا نہ سنا جیسا یہ سگھڑ سلونا ہے
دیکھو تو سر سے پاؤں تلک سارا سونا ہی سونا ہے
ہے ناتھ کھال لاؤ اس کی تو کٹیا کا سنگار ہوگی
سونے کے مرگ کی مرگ چھالا کیا ادبھت یادگار رہوگی

رام کے واپس نہ آنے پر سیتا گھبرا جاتی ہیں۔ سیتا لکشمن کو رام کی مدد کے لیے بھیجتی ہیں۔ لکشمن سیتا کو کٹیا کے اندر رہنے کی ہدایت کرتے ہیں اور ایک لکیر دروازہ پر کھینچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب تک آپ اس کھینچی ہوئی لکیر کے اندر رہیں گی آپ حفاظت سے رہیں گی اور لکشمن اپنے بھائی رام کو تلاشنے نکلتے ہیں۔ اسی درمیان راون جوگی کا بھیس بدل کر سیتا کی کٹیا کے سامنے آتا ہے اور بھیک مانگتا ہے۔ راون سیتا کو لکشمن ریکھا کے باہر آکر بھیک دینے کو کہتا ہے۔ اس سلسلے میں طالبؔ الہ آبادی لکشمن ریکھا کی مان مریادا اور راون کی فریب دہی کی شاعرانہ نشاندہی کرتے ہیں۔

سیتا کی آنکھوں نے دیکھا ایک بوڑھا جوگی آتا ہے
آواز اسی جوگی کی ہے وہ ہی جوگی کچھ گاتا ہے
ہے مائی مجھکو بھکشا دے مرتبہ ہے اعلیٰ تیرا
بھگوان تجھے جیتا رکھے ہو سدا بول بالا تیرا
یہ سوچ کے جوگی بول اٹھا ریکھا کے باہر آ مائی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جوگی بابا لیتے نہیں اس طرح بندھی بھکشا مائی
سیتا نے کہا چھما کریئے میں ریکھا چھوڑ نہیں سکتی
یہ آن ہے میرے دیور کی میں اس کو توڑ نہیں سکتی
ریکھا کے باہر آتے ہی اُس جوگی نے بانا بدلا
راون راون ہو گیا وہیں وہ ٹھاٹھ فقیرانہ بدلا

جنگل میں رام ماریچ کو تیر مارتے ہیں۔ تیر لگتے ہی سونے کا ہرن ماریچ بن جاتا ہے۔ راون سیتا کو رتھ پر بٹھا کر پنچوٹی سے آسمان کی جانب اُڑا کر لے جاتا ہے۔ جٹایو سیتا کو آہ و جاری کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ جٹایو راون سے سیتا کو چھوڑنے کے لیے کہتا ہے۔ جٹایو ناکام ہو کر راون سے جنگ کرتا ہے اور بدحواس ہو کر گر جاتا ہے۔ رام اور لکشمن سیتا کی جدائی میں دربدر بھٹکتے رہتے ہیں۔ راستے میں ان کی ملاقات جٹایو سے ہوتی ہے۔ جو راون کے حملہ سے گھائل اور خون سے شرابور تھا۔ جٹایو رام کو بتاتے ہیں کہ لنکا کا راجہ راون سیتا کو اُٹھا لے گیا ہے۔ بھوکے پیاسے رام اور لکشمن سیتا کے غم میں در بدر تلاش کرتے رہتے ہیں۔ راستے میں انھیں دلت شبری کی کُٹیا ملتی ہے۔ دلت شبری رام سے بے پناہ والہانہ عقیدت رکھتی ہے۔ رام اور لکشمن کو کھانے کے لیے وہ بیر لاتی ہے اور چکھ چکھ کر بیر اپنے پربھو رام کو کھانے کے لیے دیتی ہے۔ پربھو رام شبری کے جوٹھے بیر کو بڑے ذوق وشوق سے کھاتے ہیں۔ وہ لکشمن سے بھی بیر کھانے کے لیے کہتے ہیں۔ لکشمن بیر کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ شبری کے جوٹھے بیر کھلانے کی تصویر طالبؔ الہ آبادی نے اپنی مایۂ ناز شعری تصنیف ''سیتا رام'' میں بڑے جذبات آفریں رنگ و آہنگ میں پیش کیا ہے۔ جو قابلِ دید ہے۔

سُندر پتّوں کے آسن پر اپنے پربھو کو بٹھلاتی ہے
میہمانی کے کچھ بیروں کو ڈلیا میں بھر کر لاتی ہے
پریمکا کا سچّا پریم دیکھ رگھو ناتھ جی ہاتھ بڑھاتے ہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جھوٹے بیر وں کو بیر بیر خوش ہو کر بھوگ لگاتے ہیں
لکشمن تم نے کھایا ہی نہیں دیکھو تو کیسا میٹھا ہے
پاتل سے لے کر سورگ تلک جو ہے وہ اس سے پھیکا ہے

سیتا کو ڈھونڈ ھتے ڈھونڈ ھتے رام اور لکشمن کی ملاقات کشکندھا کے راجہ سگریو سے ہوتی ہے۔ جہاں ان لوگوں کو ہنومان اور جامونت ملتے ہیں۔ سگریو اپنے بھائی بالی کی شکایت رام سے کرتا ہے کہ اس نے اس کی بیوی کو اس سے چھین لیا ہے۔ اس کے بعد رام بالی کا قتل کر دیتے ہیں۔ ہنومان سیتا کی تلاش میں سمندر پار کر کے لنکا پہنچتے ہیں جہاں پر ان کی ملاقات سیتا سے ہوتی ہے اور رام کی انگوٹھی سیتا کو دیتے ہیں۔ جسے پا کر سیتا کو قلبی اور روحانی راحت محسوس ہوتی ہے۔ سیتا بدلے میں اپنی چوڑی بھگوان رام کو بھجواتی ہیں۔ سیتا کا ہنومان کو دیکھ کر گھبرانا، ہنومان کا سیتا کو رام کا پیغام دینا اور سیتا کو ہنومان کے انگوٹھی دینے کی تصویر پنڈت رادھے شیام اس طرح کھینچی ہے۔

بجرنگ بلی نے جب دیکھا ماتا تو مجھ سے ڈرتی ہیں
پیچھے کو ہٹتی جاتی ہیں کچھ بات چیت نہیں کرتی ہیں
تب کہا انھوں نے ہے ماتا اپنے دین و ایماں کی قسم
کرُنا ندھان کا دوت ہوں میں مجھکو اپنی جاں کی قسم
پیارے کی پیاری مندری یہ لا یا ہوں بطور نشانی کے
ہل پچھّے ہیں دونوں بھائی جیون دھارن ہیں بن پانی کے

ہنومان کا اشوک واٹکا میں پھل کھانا، پیڑوں کو درہم برہم کرنا، راون کے دربار میں ہنومان کے آنے کی خبر اور ہنومان کا لنکا میں آگ لگانے کا منظر طالبؔ الہ آبادی بڑی انسانی بصیرت اور فنّی چابک دستی سے کرتے ہیں۔

اب تو ہنومان باغ میں آئے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پھل پہ پھل توڑ کر کھائے
ڈالیوں پر اچک کے کھاتے تھے
پیڑ سے پیڑ پر وہ جاتے تھے
جب کہ اچھے کُمار مارا گیا
تھا جو راون کا لاڈلا بیٹا
باغ میں میگھناد تب آیا
ساتھ تھی اس کے اک بڑی سینا
سب کو ہنومان نے حلال کیا
خون سے پرتھوی کو لال کیا
وہ دیا میگھناد کو مُکّا
بس وہیں اس کو آ گئی مرچھا
کہا راون نے خوب ہنس ہنس کر
کیوں بے بندر تو آ گیا پھنسکر
دونوں میں دیر تک ہوئی تکرار
کہا راون نے سب سے آخر کار
اب کرو بس سزا یہ تم اس کی
مثلِ مشعل جلاؤ دُم اس کی
چیتھڑے خوب دُم میں کس کس کر
تیل مٹّی میں ڈال کر اوپر
آگ لوگوں نے جس گھڑی دے دی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

آئی اُس وقت زور سے آندھی
اب چلے کود کود کر ہنومان
آگ کا شہر میں اُٹھا طوفان
چھت سے چھت پر کود جاتے تھے
آگ ہر گھر میں وہ لگاتے تھے
ہو گئے خاک جل کے لاکھوں گھر
سارے لنکا میں مچ گیا محشر

اسی طرح پنڈت رادھے شیام نے ہنومان کا اشوک واٹکا میں درختوں کو پامال کرنا، پھل کا توڑنا ،پھل کا کھانا اور اندرجیت و ہنومان کا مکالمہ بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ نظمیہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔

جس ڈال پر دیا ہاتھ وہ ڈالی پھر پامال ہوئی
کچّے توڑے پھل ڈلے ہی باٹکا سا ری بے حل ہوئی
برکشوں کو پکڑ ہلاتے تھے کلکار مار کر دھاتے تھے
جب ا یک کا ناش بناش کریں پُن ا و ر کو جائے ہلاتے تھے
بھر گیاپیٹ ا و ر بھوک مٹی اُتپات مچا یا ہنومت نے
وِدھونش باٹکا کر ڈ ا لی برکشوں کو بہا یا ہنومت نے
میں اندرجیت کہلاتا ہوں کیا نام تونے سن پا یا نہیں
بیریں کو کر و د ھونش د یو ں کیو ں تم کو ہوش کچھ آ یا نہیں
تو مچھر ہے مم درشٹی میں بل تجھے دکھا کر کیا لوں گا
جب دیو راج کو جیت چکا تو تم کو پھر کیا سمجھوں گا
یدی دیکھنا بل میرا چاہتا ہے تو را و ن کو بھی بلوا لے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

باپ اور بیٹا مل کر دونوں بل بکرم میرا ازما لے
میں سیوک ہوں رگھورائی کا کیا نہیں جانتا نام میرا
پربھو کرپا سے ہٹنا تم کو کیول ہے ادنا کام میرا

اس کے بعد ہنومان جی سمندر پار کر کے بھگوان رام کے پاس جاتے ہیں۔ ماتا سیتا کا پیغام رام کو دیتے ہیں۔ رام لکشمن، ہنومان، سگریو، جامونت اور انگد وغیرہ کی مدد سے پُل باندھتے ہیں اور فوج لے کر لنکا پہنچتے ہیں۔ وبھیشن اپنے بھائی راون کو بہت سمجھانے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ ناکام رہتا ہے۔ راون وبھیشن کو بے عزّت کر کے دربار سے نکال دیتا ہے۔ وبھیشن رام کے پاس پہنچتا ہے۔ رام اس کی بڑی عزّت کرتے ہیں اور اسے اونچا مرتبہ دیتے ہیں۔ لنکا فتح کے بعد وبھیشن کو لنکا کا راجہ بنا دیتے ہیں۔ راون کا بیٹا میگھناد بڑا بہادر تھا۔ میگھناد اور لکشمن کی جنگ ہوتی ہے۔ جس میں لکشمن بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ رام بھائی کے غم میں آہ وجاری کرتے ہیں۔ فریاد کرتے ہیں۔ بیدراج کے کہنے پر ہنومان کشکندھا پہاڑ پر جاتے ہیں۔ وہ بوٹی کو پہچان نہیں پاتے ہیں تو پورا پہاڑ ہی اُٹھا لاتے ہیں اور لکشمن کو دوبارہ زندگی نصیب ہوتی ہے۔ اس ضمن میں طالب الہ آبادی فرماتے ہیں۔

بوٹی لانے کو جب چلے ہنومان
تب اُٹھا دشمنوں میں اک طوفان
کالنومی کو بھیجا راون نے
جا کے جنگل میں راستہ روکے
بن میں ہنومان جس گھڑی آئے
پیاس سے تھے بہت وہ مرجھائے
بوٹیوں سے بھرا تھا وہ پربت
پتّیوں سے لدا تھا وہ پربت

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

بوٹی ہنومان نے نہ پہچانی
تب تو چٹّان ہی پڑی لانی
لائے اس شان سے جو وہ بوٹی
ہوئے چنگے ترنت لچھمن جی

دھیرے دھیرے اس عظیم جنگ میں کنبھکرن جیسا بہادر اور راون کے سارے دلاور بیٹے مارے جاتے ہیں۔ مندودری اپنے شوہر راون کو آخری وقت تک سمجھانے کی کوشش کرتی ہے اور کہتی ہے کہ سیتا رام کو واپس کر دے لیکن راون انتہائی مغرور، ضدّی، سرکش اور ظالم تھا اور وہ خود کو انتہائی انانیت کے باعث نا قابلِ تسخیر سمجھتا تھا۔ اس کے مزاج میں انتہائی درجہ کا اضطراب اور تحرُّک تھا۔ اس کا ہر انانیت بھرا عمل جوشِ تحرُّک، جوشِ تموّج اور جوشِ تلاطم سے بھرا ہوا تھا۔ جس کے باعث اس کے تمام شر آگیں اعمال عدمِ توازُن اور گناہ کی جانب مرکوز ہو جاتے تھے۔ وہ اپنی دُنیاوی دولت (سونے کی لنکا) پر بیحد نازاں اور فخر کُناں تھا اور روحانی دولت سے مالا مال رام کو انتہائی حقارت سے دیکھتا تھا۔ رامائن میں رام اور راون کے جنگ کی عکاّسی نہایت جمالیاتی اور اقداری آن بان شان سے کی گئی ہے اور یہ بنیادی طور پر نیکی اور بدی کا ابدی رزمیہ ہے۔ رامائن میں میدانِ دین (دھرم کشیتر) کی فتح اور انانیت آگیں اور شر آگیں عمل کے میدان (کرم کشیتر) کے شکست کی ترجمانی کی گئی ہے۔ اس لیے غلط اور منفی ذہنی رویہ اور منفی عوامل کی وجہ سے راون کو شکستِ فاش نصیب ہوئی۔ یہ ایک طرح سے بنیادی انسانی اور روحانی اقدار کی غیر انسانی، شیطانی اور ابلیسی عناصر اور اقدار پر فتح کی علامت ہے۔ رامائن بنیادی طور پر میدانِ دین اور شیطانی میدانِ عمل کے درمیان رزم کا فنّی اور جمالیاتی آئینہ خانہ ہے۔ رام کے ساتھ جتنے بھی معاون کردار ہیں۔ وہ تمام اچھائی، سچّائی اور بھلائی کی ترجمانی کرتے ہیں۔ وہ سب تمثیلی کردار ہیں لیکن یہ جیتے جاگتے کردار ہیں۔ وہ نظریاتی کٹھپتلی نہیں ہیں۔ یہی بالمیکی کا عظیم تر انسانیاتی اور حسنیاتی کارنامہ ہے۔ اس کے برعکس راون کے ساتھ جتنے بھی معاون کردار ہیں، وہ بھی منفی جذبات واحساسات کے نمائندہ تو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہیں لیکن وہ بھی جیتے جاگتے کردار نظر آتے ہیں۔ان کی نفسیاتی ترجمانی رامائن میں نہایت ہی زندہ اور دھڑکتے ہوئے انداز میں نظر آتی ہے۔رام کے معاون کردار صداقت پرور ہیں۔اس کے برعکس راون کے معاون کردار ہوش اور صداقت سے بے نیاز، ابلیسی اور غیر متحرک کردار ہیں۔گو بذات خود راون نہایت اضطرابی اور حرکی قوت اور طاقت کا نمائندہ ہے لیکن اُس میں آدرشی معراج کی طرف بلند پروازی کا ذراسا شائبہ بھی نہیں ملتا ہے۔اس کے برعکس رام، ہنومان، سیتا اور لکشمن میں صعودی اور عمودی کیفیت ملتی ہے۔جو ان کو آدرشی بلندی کے معراج کی طرف مسلسل بلند پروازی کے لیے مائل کرتی ہے۔اسی لئے تمام عینی کردار ہر عہد میں اعلیٰ ترین انسانی اور روحانی اقدار کی روشن علامت رہے ہیں اور وہ ہر زمانے میں قابلِ تقلید رہے ہیں۔رامائن بنیادی طور پر ظلمت پسند صفت، قوت اور ملکہ کی ترجمانی سے آگے بڑھ کر حرکت پسند، قوت، طاقت اور ملکہ کی بھی عکّاسی کرتی ہے لیکن ان دونوں منفی قوتوں کی جہت زمینی اور اُفقی سطح (Horizental Plane) پر ہوتی ہے اور قدرتی طور پر وہ سچ کے بجائے جھوٹ، نیکی کے بجائے بدی، حسن کے بجائے بدصورتی، توازن کے بجائے عدمِ توازن کی طرف فطری طور پر راغب ہوتے ہیں۔ان دونوں کے برخلاف روشن، فَروزاں اور منوّر صداقت پسند صفت، قوت اور ملکہ کی بھرپور طور پر عینی نمائندگی کی گئی ہے۔ جو قدرتی طور پر صعودی سطح (Vertical Plane) پر مائلِ پرواز ہوتے ہیں۔ صداقت کے علمبردار رام اور انانیت اور شر کے نمائندہ راون کے درمیان جنگ و پیکار کی مصوّری نہائت حقیقت آفریں رنگ و آہنگ میں پنڈت رادھے شیام نے کی ہے۔جو اُردو اسلوب میں ہندوی روح کی بھی ترجمانی کرتے ہیں۔

ایک ہی بان سے راون کے دس مستک کٹتے جاتے ہیں
پر اُسی ایک چھن کے اندر پھر ویسے ہی دکھلاتے ہیں
انتریامی ہیں ودت تمہیں نابھی میں امرت ہے راون کے
اس لئے پربھاؤ نہ کرتے ہیں اُس کھیل پر بان جناردن کے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

وہ استر شستر چھوڑتا رہا پربھو ان کو کاٹ گراتے رہے
کھیلتے رہے خود لیلیٰ دھر کھل کو بھی کھیل کھلاتے رہے
انت میں دیو گن بول اُٹھے اس کھل کا نام مٹاؤ پربھو
دیو کا تراس مٹاؤ پربھو دھرتی کا بھار گھٹاؤ پربھو
رام نے اسی چھن ایک بان مارا اُر میں دشکندھر کے
پرتھوی پر لوٹنے لگے اُس مہابیر بھٹ نشچر کے
لنکا میں ہاہاکار مچا دیوؤں میں جئے جئے کار ہوا
جئے ہوئی رام رگھورائی کی وہ مہا ادھم سنہار ہوا

لنکا فتح کرنے کے بعد رام، لکشمن اور سیتا اپنے تمام رفیقوں اور احباب کے ساتھ اجودھیا واپس لوٹتے ہیں۔ رام کے کہنے پر چودہ برس تک بھرت نے رام کی کھڑاؤ گدّی پر رکھ کر اجودھیا پر راج کیا۔ رام کے اجودھیا واپس آنے پر رام کا راجیا بھشیک ہوتا ہے۔ رام اجودھیا کی گدّی پر بیٹھتے ہیں اور حکومت کرتے ہیں۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد بیکراں وفا، ایثار اور فرض کی مثالی دیوی سیتا پر ایک دھوبی کے بیجا الزام لگانے پر رام اُس زمانے کے رسم رواج کے مطابق انھیں جنگل میں چھوڑ آنے کے لیے لکشمن کو بھیجتے ہیں۔ جہاں جنگل میں سیتا بالمیکی کی کُٹیا میں پناہ لیتی ہیں اور وہیں پر لو اور کُش پیدا ہوتے ہیں۔ رام اشومیدھ یگیہ کرتے ہیں۔ یگیہ کے دوران گھوڑا چھوڑا جاتا ہے۔ لو اور کُش رام کے گھوڑے کو پکڑ لیتے ہیں۔ جہاں لکشمن اور لو کُش سے جنگ ہوتی ہے۔ جنگ کے دوران سیتا لکشمن کو دیکھتی ہیں۔ وہ دونوں راج کُماروں کو لکشمن سے ملواتی ہیں۔ سیتا اور لو کُش اجودھیا لائے جاتے ہیں۔ پھر سیتا کو اپنی پاک دامنی کا ثبوت پیش کرنے کے لیے اگنی پریکشا دینی پڑتی ہے۔ سیتا جی اگنی پریکشا سے کامیاب گزرنے کے بعد ناری لجّا اور سمّان کے باعث دھرتی میں سما جاتی ہیں۔ بعد میں رام لو کو کُشواتی اور کُش کو شراوستی کا راجہ بنا دیتے ہیں۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

رامائن دنیا کے عظیم رزمیہ (Epic) ادب میں ایک خصوصی معنویت، قدر و قیمت اور آفاقی اہمیت کا امین ہے۔ رام میدانِ دین کے علمبردار ہیں۔ انھوں نے تمام انسانی اور روحانی اقدار کا بھرپور تحفظ کیا اور وہ بنیادی طور پر میدانِ دین کے مرکزی کردار تھے اور ان کا حریف راون انانیت زدہ میدانِ عمل کا نمائندہ تھا۔ یہ دونوں رامائن کے مرکزی تمثیلی اور علامتی کردار ہیں۔

رامائن میں زندگی اور زندگی کی تمام قدروں کو سیاہ اور سفید رنگ و آہنگ میں دیکھا گیا ہے۔ رام بنیادی طور پر صداقت، خیر اور حسن کے نقیب ہیں یا دوسرے لفظوں میں صداقت، ہوش و آگہی اور روحانی سرمدی، نشاط و انبساط کی روشن فروزاں اور منوّر تمثیل ہیں۔ راون ان کے برخلاف شر (برائی) کی تمثیل ہے۔ وہ زندگی کے تمام منفی اقدار کا ترجمان ہے۔ رام اور راون کی جنگ درحقیقت انسانی اور روحانی دولت اور ابلیسی، شیطانی اور دنیاوی دولت کے جنگ کی نمائندہ ہے۔ بالآخر انسانی اور روحانی دولت کی جیت ہوتی ہے۔ جو درحقیقت صداقت اور خیر کی جیت ہے۔ آخر میں اُردو کے عظیم ترین شاعر علامہ اقبالؔ کے ان اشعار پر میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

لب ریز ہے شرابِ حقیقت سے جامِ ہند
سب فلسفی ہیں خطّۂ مغرب کے رام ہند
یہ ہندیوں کے فکرِ فلک رس کا ہے اثر
رفعت میں آسماں سے بھی اونچا ہے بامِ ہند
اعجاز اُس چراغِ ہدایت کا ہے یہی
روشن تر از سحر ہے زمانے میں شامِ ہند
ہے رام کے وجود پہ ہندوستاں کو ناز
اہلِ نظر سمجھتے ہیں اس کو امامِ ہند

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com UrduDost Library

باب دوم

راماین کے معانی ومفاہیم

راماین کا زمانۂ تکمیل

راماین میں اشلوکوں کی تعداد

شری رام چندر جی کا زمانہ

راماین کا خاکہ

بالمیکی راماین کی کہانی

ہندوستانی زبانوں میں رام کہانی کے کچھ مصنّفین

فارسی زبان میں رام کہانی کے مصنّفین

بیرون ممالک میں مروج راماین

پُرانوں میں رام کتھا

اُردو زبان میں راماین کے مخطوطات

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

راماین کے معانی ومفاہیم

ہندی و سنسکرت لغات میں 'راماین' لفظ کے معانی رام کے کردار کے سلسلے میں مہرشی بالمیکی کا لکھا قدیم منظوم صحیفہ ہے۔ اس طرح 'راماین' لفظ کے معانی کہہ سکتے ہیں کہ رام کی زندگی کا بیان جس کتاب میں ملتا ہے اور جسے بالمیکی نے تخلیق کیا وہ 'راماین' ہے۔ [1]

راماین کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی۔ یہ سوال اہم ہے۔ اس ضمن میں فادر کامل بلکے لکھتے ہیں کہ:

''بال کانڈ میں راماین کی ابتدا کی کہانی دی گئی ہے کہ تمسا کے دکن میں ایک آشرم میں رہنے والے بالمیکی نارد سے رام کتھا کا خلاصہ سن کر اور بعد میں اشلوک کی ایجاد کر کے، برہما کے کہنے پر رام کتھا اشلوک نظم کرتے ہیں اور اپنی اس تخلیق کو لو اور کُش کو سکھلاتے ہیں۔ یہ دونوں راماین کی کہانی مختلف جگہوں پر گاتے پھرتے ہیں۔ اسی رام کہانی کو اجودھیا کے راج محل میں رام اور اُن کے بھائیوں کو سناتے ہیں۔ اُتّر کانڈ کے مطابق سیتا بالمیکی کے آشرم میں لو اور کُش کو پیدا کرتی ہیں۔ وہ بالمیکی سے رامائن سن کر رام کے یگیہ کی جگہ پر سناتے ہیں۔ رامائن سن کر رام سیتا کو بلا بھیجتے ہیں اور بالمیکی سیتا کو لے آ کر سیتا کے پاک دامنی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ [2]

محمّد احمد اپنے مضمون 'راماین ایک مطالعہ' میں لکھتے ہیں:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

''بالمیکی راماین رام چندر جی کی سوانح پر سب سے قدیم کتاب سمجھی جاتی ہے، مگر اسی کے ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بالمیکی راماین قدیم نہیں ہے۔ایک خیال کے مطابق سب سے قدیم راماین بھگوان شنکر کی تصنیف کردہ بہت ضخیم کتاب تھی۔ جو اب دستیاب نہیں ہے۔اس ضخیم معدوم کتاب کا نام 'مہارامایَن' بھی بتایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس کو سوایمبھو منونتر سے قبل ست جگ میں شنکر جی نے اپنی اہلیہ پاروتی کو سنایا تھا۔[۳]

'رامایَن' اور 'مہارامایَن' کے سلسلے میں شری رام داس گون اپنے عالمانہ خیالات و تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''بالمیکی راماین قدیم رامایَن نہیں ہے۔قدیم رامایَن بھگوان شنکر کا لکھا ہوا ضخیم صحیفہ ہے، جواب دستیاب نہیں ہے۔اس کا نام 'مہارامایَن' بتلایا ہے۔ یہ سوایمبھو منونتر سے قبل ست جگ میں بھگوان شنکر نے پاروتی جی کو سنایا تھا۔اس میں تیس لاکھ چالیس ہزار اشلوک درج ہیں اور سات کانڈوں میں تقسیم ہے۔''[۴]

رام داس گون اور محمّد حسن کے خیالات و تاثرات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بالمیکی رامایَن سے قبل ''مہارامایَن'' نام کی کتاب ست جگ میں بھگوان شنکر کی موجود تھی۔اس کتاب میں سات ابواب تھے اور تیس لاکھ چالیس ہزار اشلوک لکھے تھے لیکن موجودہ دور میں ''مہارامایَن'' نام کی کتاب کا کوئی پتہ نہیں چلتا ہے۔ ''مہارامایَن'' مذہبی صحیفہ کے علاوہ سنسکرت زبان و ادب میں بالمیکی رامایَن سے قبل رام کی داستانِ زندگی کے متعلق چھوٹی چھوٹی کہانیاں مروّج تھیں۔ فادر کامل بلکے لکھتے ہیں کہ:

''بالمیکی رامایَن کے قبل رام کتھا سے متعلق کہانیاں مشہور تھیں،اس کا پتہ مہابھارت کے درون پرب میں درج مختصر رام کہانی کے حوالے سے ملتا ہے۔ یہ کہانیاں موجودہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

دور میں نہیں ملتی ہیں۔اس طرح بالمیکی راماین رام کہانی کی قدیم تصنیف ہے۔‘‘ ۵

’راماین‘ ہندو مذہب کا قدیم رزمیہ صحیفہ ہے۔جس کے مصنّف مہرشی بالمیکی ہیں۔اس صحیفہ میں بھگوان شری رام چندر جی کے حالاتِ زندگی کا مسلسل بیان نظمیہ پیرائے میں کیا گیا ہے۔جس میں رام چندر جی کی شخصیت اُبھر کر عوام کے سامنے آتی ہے۔ڈاکٹر راج بلی پانڈے لکھتے ہیں کہ:

’’سنسکرت کی بالمیکی راماین قدیم بھارت کی دو بڑی کتابوں میں سے ایک ہے۔ ۶

پی۔وی۔کانے لکھتے ہیں کہ:

’’ مہابھارت ایک رزمیہ ہے اور راماین بھی رزمیہ کلام ہے۔‘‘ ۷

ڈاکٹر کانتی کشور لکھتے ہیں کہ:

’’راماین ہندوستانی تہذیب کی بے مثال رزمیہ تصنیف ہے۔‘‘ ۸

ڈاکٹر سنگم لال پانڈے لکھتے ہیں کہ:

’’راماین قدیم شاعر بالمیکی کی تخلیق ہے۔ وہ ایک رزمیہ تصنیف ہے،جس میں رگھوونشی رام کے حالاتِ زندگی کا بیان کیا گیا ہے۔‘‘ ۹

ڈاکٹر بھگی رتھ مصرا اپنے مضمون ’بالمیکی راماین کا وئے شِشٹیہ‘ میں لکھتے ہیں کہ:

’’مہرشی بالمیکی دُنیا کے قدیم شاعر مانے جاتے ہیں اور ان کی راماین قدیم رزمیہ تصنیف ہے۔‘‘ ۱۰

پنڈت جواہر لال نہرو لکھتے ہیں کہ:

’’قدیم ہندوستان کی دو رزمیہ تصانیف ہیں۔راماین اور مہابھارت۔‘‘ ۱۱

شری منڈن مصرا اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

’’بالمیکی قدیم شاعر مانے جاتے ہیں۔انھوں نے راماین کو تاریخی صحیفہ کے طور پر لکھا ہے۔سنسکرت میں دو ہی تاریخی صحائف مانے جاتے ہیں ان میں ایک ہے بالمیکی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com

UrduDost Library

راماین اور دوسرا ویاس جی کا مہابھارت۔''[۱۲]

'راماین' کی عظمت و بلندی پر اپنے خیالات و تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے عماد الحسن آزاد فاروقی لکھتے ہیں:

''مہابھارت کے برخلاف راماین ایک شخصیت رام چندر جی اور ان سے متعلق لوگوں کے بارے میں ایک مستقل اور مربوط قصّہ ہے۔مہابھارت کے مقابلے میں راماین زیادہ ترقی یافتہ،مہذب،شایستہ اور اخلاقی اصولوں پر معاشرے کی عکّاسی کرتی ہے۔''[۱۳]

ڈاکٹر ہزاری پرساد دویدی لکھتے ہیں کہ:

''مہابھارت کی طرح راماین نے بھی ہندوستانی زندگی کو بہت زیادہ متاثر کیا لیکن جس طرح مہابھارت مختلف مصنّفوں کے قلم سے نکلی ہوئی منظومات کا ایک بڑا مجموعہ ہے۔راماین اس طرح کی تصنیف نہیں ہے۔ابواب راماین میں بھی ہیں لیکن وہ مہابھارت سے مختلف ہے۔ایسا کہا جاتا ہے کہ یہ صحیفہ ویدک ادب کے بعد کسی شاعر کی لکھی ہوئی پہلی نظم ہے۔اسی وجہ سیاس کے مصنّف بالمیکی کو'قدیم شاعر'اور اسے 'قدیم نظم' کہتے ہیں۔''[۱۴]

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com UrduDost Library

...............ایک بات جو خاص طور پر دکھائی دیتی ھے وہ یہ ھے کہ مہابھارت جو کہ چوتھی صدی عیسوی قبل منظر عام پر آ چکی تھی. اس میں رامو پا کھیان کا بیان کیا گیا ھے. جب کہ راماین میں مہابھارت کا کھیں بھی تذکرہ نھیں ملتا ھے. اس سے یہ بات پورے طور پر واضح ھو جاتی ھے کہ مہابھارت سے قبل یعنی چوتھی صدی عیسوی سے قبل راماین وجود میں آ چکی تھی. اس لیے راماین کا زمانئہ تصنیف دوسری و تیسری صدی عیسوی قبل میں تسلیم کیا جا سکتا ھے.

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

رامائن کا زمانۂ تکمیل

رامائن کب تصنیف ہوئی ؟ اس سلسلے میں مفکروں و دانشوروں کی آرا مختلف ہے۔ مشہور محقق فادر کامل بلکے اپنی تصنیف 'رام کتھا' میں لکھتے ہیں کہ:

''بالمیکی نے تقریباً ۳۰۰ عیسوی قبل اپنی کتاب تخلیق کی۔'' ۱۵

ڈاکٹر ہزاری پرساد دوویدی لکھتے ہیں کہ:

''مہابھارت کو موجودہ شکل چوتھی صدی میں مل چکی تھی۔ رامائن اس سے دو ایک صدی قبل اصل شکل اختیار کر چکی ہوگی لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ پوری رامائن سبھی مہابھارت سے قدیم ہے۔'' ۱۶

ڈاکٹر راج بلی پانڈے لکھتے ہیں کہ:

''مہابھارت کے بن پرب میں راموپاکھیان کا بیان کرنے سے قبل کہا گیا ہے کہ راجن ! قدیم تاریخ میں جو کچھ واقعہ ہوا ہے۔ وہ سنو۔ (ابواب ۲۷۳ اشلوک ۶) اس جگہ پر قدیم لفظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مہابھارت کے دور میں رامائنی کتھا قدیم ہو چکی تھی۔ اس طرح درون پرب میں درج ہے کہ 'اپی چائم پورا گیتہ اشلوکو بالمیکینہ بھووی (अपि चायं पुरा गीत; श्लोको बालमीकिना भुवि)۔ اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہابھارت کے واقعات سے سینکڑوں سال قبل بالمیکی رامائن کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

تخلیق ہو چکی ہو گی۔''۱۷

ڈاکٹر کانتی کشور بھارتیہ لکھتے ہیں کہ:

''گوتم بدھ کے اُپدیشوں میں آئی ہوئی کہانیوں کا مجموعہ بودھ جاتک کہانیوں کے نام سے جانا جاتا ہے۔ان میں سے ایک کہانی دشرتھ جاتک راماین کی کہانی سے کچھ بدلی ہوئی شکل میں دکھائی پڑتی ہے۔مہاتما گوتم بدھ کی پیدائش ۵۰۰ عیسوی قبل و انتقال ۴۸۰ عیسوی قبل میں ہوا تھا۔اس لیے اس وقت کے بودھ جاتکوں میں دشرتھ کا داخل ہونا ہی اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہے کہ راماین کی کہانی اس دور میں کتنی مشہور تھی، کہ اس میں ترمیم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔یہ ترمیم ہونا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مہاتما گوتم بدھ کے دور میں راماین اپنے کسی نہ کسی شکل میں موجود ضرور رہی ہوگی اور اس طرح گوتم بدھ کے دور میں راماین کی تخلیق ہو چکی ہوگی۔اس طرح راماین کی تخلیق کا وقت ۵۰۰ عیسوی قبل ماننے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔''۱۸

ڈاکٹر بھگی رتھ مصرا اپنے مضمون 'بالمیکی راماین کا وشِشٹیہ' میں لکھتے ہیں کہ:

''اس کتاب کی تخلیق کا وقت کچھ دانشوروں نے پانچویں صدی عیسوی قبل مسیح اور کچھ نے گیارہویں صدی عیسوی قبل قرار دیا ہے۔قدیم منظوم ہونے کی وجہ سے قبل مسیح دو ہزار سال کے آس پاس مانا جاتا ہے۔''۱۹

ڈاکٹر گجانن نرسنگھ اپنے مضمون 'رام کے وِودھ روپ' میں اپنے خیالات و تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''بالمیکی نے راماین کی تخلیق قبل مسیح کی تیسری و چوتھی صدی میں کی ہوگی۔''۲۰

شری رام داس گون لکھتے ہیں کہ:

''مہابھارت کے واقعات سے سینکڑوں یا ہزاروں سال قبل بالمیکی راماین کی تخلیق ہو

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com UrduDost Library

چکی ہوگی۔''۲۱

شری سی۔وی۔ویدیہ لکھتے ہیں کہ:

''موجودہ دور کی راماین کو شک سمبت کی پہلی صدی کا تسلیم کیا جانا چاہئے۔''۲۲

شری فادر کامل بلکے لکھتے ہیں کہ:

''رامائن میں مہابھارت کے بہادروں کا بیان نہیں ملتا ہے۔دوسری طرف مہابھارت میں نہ صرف رام کتھا کا بیان بلکہ بالمیکی رامائن کا بھی بیان ملتا ہے۔اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ رامائن کے بعد مہابھارت نے اپنی اصل شکل اختیا کی۔پھر بھی ایک حدتک ہوسکتا ہے کہ بھارت یعنی مہابھارت کی قدیم شکل رامائن سے قبل ہوئی تھی۔پھر بھی قریب قریب سبھی دانشوروں نے رامائن کی تخلیق کا دور بھارت و مہابھارت کے درمیان میں مانا ہے۔''۲۳

ونٹرنتز (Winternitz) نے ہسٹری آف انڈین لٹریچر میں ''رامائن کا عہد تیسری صدی عیسوی تسلیم کیا ہے۔۲۴

مغربی محققین کے حوالہ سے فادر کامل بلکے نے رامائن کی تخلیق کے سلسلے میں بحث کی ہے۔فادر کامل بلکے لکھتے ہیں کہ:

''اے۔ڈبلو۔شلے گل نے ''رامائن کی تخلیق کا دور گیارہوں صدی عیسوی قبل تسلیم کیا ہے۔'' جی۔ٹی ہوی لر اور بے بر کے مطابق ''رامائن پر یونانی و بودھ اثر مان کر اس کی تخلیق اس کے مقابلے میں قدیم سمجھی جاتی ہے۔'' جی گورے سیو کا خیال ہے کہ ''رامائن بارہویں صدی عیسوی قبل میں تخلیق ہوئی۔''۲۵

محمّد حسن اپنے مضمون 'رامائن ایک مطالعہ' میں لکھتے ہیں:

''بیشتر مغربی محققین موجودہ رامائن کو دوسری صدی کے بعد کی تصنیف مانتے ہیں۔ان

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کا یہ بھی ماننا ہے کہ اصل رامائن اور موجودہ رامائن کے درمیان صدیوں کا فاصلہ رہا ہوگا۔ یہ امر قابلِ غور ہے کہ اصل رامائن میں بدھ مذہب کی کوئی جھلک نہیں ملتی ہے۔ چنانچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہا کہ اصل رامائن کی تصنیف پانچویں صدی قبل مسیح (۵۰۰ ق۔م) میں ہوئی ہوگی۔ مگر ڈاکٹر بیورا سے تسلیم نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'دشرتھ جاتک' جو کہ بدھشٹوں کی کتاب ہے۔ رام کہانی پر پہلی کتاب ہے۔[۲۶]

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ رامائن کے زمانہ تصنیف کے سلسلے میں محققین کی آرا مختلف ہیں لیکن ان مباحث سے ایک بات جو خاص طور سے دکھائی دیتی ہے وہ یہ ہے کہ مہابھارت جو کہ چوتھی صدی عیسوی قبل منظر عام پر آئی یعنی مہابھارت کی تخلیق ہو چکی تھی۔ اس میں راموپاکھیان کا بیان کیا گیا ہے۔ جب کہ رامائن میں مہابھارت کا کہیں پر بھی تذکرہ نہیں ملتا ہے۔ اس سے یہ بات پورے طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ مہابھارت سے قبل یعنی چوتھی صدی عیسوی سے قبل رامائن وجود میں آ چکی تھی۔ اس لیے رامائن کا زمانہ تصنیف دوسری و تیسری صدی عیسوی قبل میں تسلیم کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

........موجودہ دور میں اشلوکوں کی تعداد تقریباً ۲۴۰۰۰ ھے،جو ۵۰۰ سو سرگوں میں تقسیم ھے........

راماین میں اشلوکوں کی تعداد

رامائن میں اشلوکوں کی تعداد کے سلسلے میں مصنّفین نے جو آرائپیش کی ہے، وہ حسب ذیل ہیں:

ڈاکٹر راج بلی پانڈے لکھتے ہیں کہ:

''بالمیکی کے مطابق (بال کانڈ سرگ ۴) رامائن میں ۲۴۰۰۰ (چوبیس ہزار) اشلوک تھے۔ جو ۵۰۰ سرگوں میں تقسیم تھے۔ موجودہ دور میں اس کی تین شاکھائیں مشہور ہیں۔ اودیچیہ (औदीच्य)، دچھنالیہ (दक्षिणालय) اور پراچیہ (प्राच्य) (گونڈیی) (गौडीय)، ان تینوں شاکھاؤں میں ترمیم تو ہے ہی پر کسی میں نہ تو ۲۴۰۰ (چوبیس ہزار) اشلوک ہیں اور نہ ۵۰۰ (پانچ سو) سرگ۔ [۲۷]

آچاریہ ہزاری پرساد دوویدی لکھتے ہیں کہ:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

''اس کی موجودہ شکل ۲۴۰۰۰ (چوبیس ہزار) اشلوکوں کی ہے۔'' ۲۸

رام داس گون لکھتے ہیں کہ:

''بالمیکی نے سو کروڑ اشلوک سے رامائن نام کی کتاب لکھی تھی۔'' ۲۹

فادر کامل بلکے لکھتے ہیں کہ:

''چوتھے سرگ میں درج بیان کے مطابق ۲۴۰۰۰ اشلوک اور ۵۰۰ سرگ کو رامائن کی موجودہ شکل کہی جا سکتی ہے۔ یہ غور کرنے کی بات ہے کہ مشہور بالمیکی رامائن کے پہلے چھ کانڈوں میں اس سے زیادہ اشلوک اور زیادہ سرگ پائے جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ رامائن کے عنوان اور وسعت دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُتّر کانڈ کی تخلیق بعد میں ہوئی۔'' ۳۰

شری ناگیش بھٹّ لکھتے ہیں کہ:

''بالمیکی نے سو کروڑ اشلوکوں کی تخلیق کی۔ ایسا سنا جاتا ہے کہ وہ سارا کا سارا برہم لوک چلا گیا، لَو کُش کے اُپدیش کیے ہوئے ۲۴۰۰۰ اشلوک صرف یہاں رہ گئے۔'' ۳۱

ڈاکٹر کرشن دتّ بھاردواج لکھتے ہیں کہ:

''قدیم شاعر بالمیکی نے برہما جی کے حکم سے نارد جی سے صلاح کر کے دشرتھ نندن شری رام کے لوک پاون چرتر ۲۴۰۰۰ اشلوکوں میں تخلیق کیا ہے۔ گائتری منتر کے پہلے حرف سے انھوں نے اپنی کتاب کی ابتدا کی تھی۔ جب ایک ہزار اشلوک پورے ہو گئے، تب اس منتر کے دوسرے حرف سے آگے کی تخلیق کی۔ اگلے ایک ہزار اشلوک لکھے جانے پر گائتری کے تیسرے حرف سے آگے کی تخلیق کی۔ اس طرح گائتری کے ۲۴ حروف کو ابتدا میں رکھ کر بالمیکی نے ۲۴۰۰۰ (چوبیس ہزار) اشلوکوں کی تخلیق کی۔ ۳۲

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

شری رام لال لکھتے ہیں کہ:

''مہرشی بالمیکی نے اپنی تخلیق راماین کے ۲۴۰۰۰ (چوبیس ہزار) اشلوکوں کو پانچ سو سرگوں کے سات کانڈوں میں رگھوبیر کی حالاتِ زندگی کا بیان کیا ہے۔اس قدیم منظوم میں درج رام کے حالاتِ زندگی کی دھرم،ارتھ،کام اور نجات۔چاروں مردانگی کو دینے والا ہے۔''۳۳؎

دانشوروں اور مفکّروں کے عالمانہ خیالات و تاثرات سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ بالمیکی راماین میں موجودہ دور میں اشلوکوں کی تعداد تقریباً ۲۴۰۰۰ ہے، جو ۵۰۰ سرگوں میں تقسیم ہے۔سنسکرت زبان میں بالمیکی راماین کے علاوہ اور کئی راماین لکھے جانے کی بات کہی جاتی ہے۔ ہندوتّو نامی کتاب میں رام داس گون نے دوسری رامائینوں کی تعداد جو سنسکرت زبان میں درج ہیں ان کی تعداد اور اشلوکوں کی تعداد کا ذکر کیا ہے، جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ سنورت راماین (संवृत रामायण) میں ۲۴۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۲۔ اگستیہ راماین (अगस्त रामायण) میں ۱۶۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۳۔ لومس راماین (लोमस रामायण) میں ۳۲۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۴۔ رام رہسیہ (राम रहस्य) میں ۳۲۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۵۔ منجُل راماین (मंजुल रामायण) میں ۱۲۰۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۶۔ سوپدرامائن (सौपद्य रामायण) میں ۶۲۴۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۷۔ رامائن مہامالا (रामायण महामाला) میں ۵۶۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۸۔ سوھاردرامائن (सौहार्द रामायण) میں ۴۰۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۹۔ رامائن منی رتن (रामायण मणिरत्न) میں ۳۶۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۱۰۔ سَوریہ رامائن (सौर्य रामायण) میں ۶۲۰۰۰ اشلوک ہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

۱۱۔ چاندررامائن(चान्द्र रामायण) میں۵۰۰۰ ۷اشلوک ہیں۔

۱۲۔ میندررامائن(मैन्द्र रामायण) میں۵۲۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۱۳۔ سوایمبھو رامائن(स्वायम्भू रामायण) میں۱۸۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۱۴۔ سُبرہم رامائن(सुब्रहम रामायण) میں۳۲۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۱۵۔ سُو چرس رامائن(सुवर्चस रामायण) میں۱۵۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۱۶۔ ویدرامائن(वेद रामायण) میں۰۰،۰۰۰، اشلوک ہیں۔

۱۷۔ شرون رامائن(श्रवण रामायण) میں۲۵،۰۰۰، اشلوک ہیں۔

۱۸۔ دُرنت رامائن(दुरन्त रामायण) میں۶۱۰۰۰ اشلوک ہیں۔

۱۹۔ رامائن چمپو(रामायण चम्पू) میں۱۵۰۰۰ اشلوک ہیں۔۳۴؎

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

شری رام چندر کا زمانہ

یہ سوال اہم ہے کہ رام چندر کی شخصیت کس دور میں ہوئی۔ اس سلسلے میں دانشوروں اور مفکّروں کی آرا مختلف ہے۔ بلرام شاستری اپنے مضمون 'بھگوان رام کا جنم کال ایوم کنڈلی' میں لکھتے ہیں کہ:

''جونس نام کے ایک انگریز دانشور نے شری رام کے پیدائش کا زمانہ ۲۰۲۹ ق۔م۔ مانا ہے۔ دوسرے قدیم دانشور ٹاڈ (टाड) نے ۱۱۰۰ ق۔م۔ میں شری رام کی پیدائش تسلیم کی ہے۔ ویتھلی (वेथली) نام کے قدیم دانشور نے رام کی پیدائش کا زمانہ ۹۵۰ ق۔م۔ مانا ہے۔ اسی طرح ولفرڈ (विल्फर्ड) نام کے دانشور نے ۱۳۶۰ ق۔م۔ میں رام کی پیدائش کا زمانہ مانا ہے۔'' ۳۵

مشہور محقق پروفیسر ورج واسی لال نے اجودھیا میں کھُدائی سے دستیاب ہوئی اینٹیں، مٹّی اور دوسری چیزوں کی بنا پر کہا ہے کہ:

''موجودہ اجودھیا جس جگہ پر ہے اور ٹیلے کی شکل میں گم شدہ اجودھیا ۸ ویں صدی سے قبل کی کسی طرح سے بھی نہیں ہو سکتی۔'' انھوں نے یہ بھی کہا کہ 'اگر یہی اجودھیا رام کی ہے تو رام کا زمانہ شری کرشن کا زمانہ ثابت ہوتا ہے۔'' جب کہ امر واقعہ یہ ہے کہ ہندو روایت کے مطابق رام کے بعد ہی کرشن کا اوتار ہوا ہے اور کرشن مابعد کے زمانہ دواپر کے ہیں۔ ۳۶

ڈاکٹر گجانن رام کی پیدائش کے ضمن میں مختلف دانشوروں و مفکروں کی آرا کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کہ:

''پُرانوں میں ملی خاندان الشناں کے مطابق پارٹی جر (पार्टीजर) نے اپنے خیالات پیش کیے ہیں کہ ''اچھواکو بادشاہوں کی فہرست وایو، برہمانڈ، وشنو، بھاگوت وغیرہ پندرہ پُرانوں میں پائی جاتی ہے۔درج ذیل فہرست میں لکھے بادشاہوں کے نام وتعداد مختلف ہیں۔اچھواکو خاندان کی امانت مانی جانے والی بالمیکی رامائن میں رام اس خاندان کے ۳۶ویں بادشاہ بتائے گئے ہیں۔'''' رام کے ۲۳ویں (کچھ لوگوں کے خیال سے ۳۲واں) خاندان کا بادشاہ برہتبل (बृहतबल) تھا،جس نے مہابھارت کی جنگ میں حصّہ لیا اور جو ابھیمنیو کے ہاتھوں مارا گیا۔سی۔وی۔ویدیہ کے مطابق جنگ ۳۱۰۱ ق۔م۔ میں ہوئی۔ یہ سال دواپر اور کلجگوں کے سندھی کال (संधिकाल) کا تھا۔اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ رام ۳۸۰۰ ق۔م۔اور ۴۰۰۰ ق۔م۔کے درمیان ہوئے ہوں۔کچھ لوگ ۳۱۰۲ ق۔م۔میں ہوئی مانتے ہیں۔ان کے مطابق بھارتیہ جنگ ۱۴۰۰ ق۔م۔میں ہوئی اور رام کا عہد تقریباً ۲۲۵۰ ق۔م۔ ہے۔شری پپالکر ۲۳۵۰ ق۔م۔ سے ۱۹۵۰ ق۔م۔تک کے دور کو رام کا عہد مانتے ہیں۔'''' سر ولیم جونس ۲۰۲۹ ق۔م،کرنل ٹاڈ ۱۰۰۰ ق۔م،بیٹلے (बेटले) ۱۹۵۰ ق۔م،گوروسیو (गोरोसियो) ۱۳ویں صدی قبل مسیح اور ڈاکٹر پنڈت ونائک ورتک نے ۵۳۳۷ ق۔م۔تسلیم کیا ہے۔''۳۷

آچاریہ بلرام شاستری رام کی پیدائش کے عہد کے سلسلے میں اپنے خیالات وتاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''سورج، گورو،شنی کے خیال سے پانچوں بلند ستاروں کو شمار کرنے میں آسانی ہوجاتی ہے اور اس حساب سے شری رام چندر جی کی پیدائش آج سے ۱۷۰، ۵۸، ۸۵، ۱ سال

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com

UrduDost Library

قبل   ہوئی   تھی۔"۳۸

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ رام کی پیدائش اور اُن کے عہد کے سلسلے میں علماء و دانشوروں کی آراً مختلف ہے۔ ان تمام مباحث سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ رام کی پیدائش تقریباً ۳۸۰۰ ق۔م۔ کے درمیان ہوئی ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

.................سنـدر کانڈ میں اودیچیه شاکھا کے مطابق ۶۸ سرگ،دچھنالیه شاکھا کے مطابق ۶۸ اور گونڈیی شاکھا کے مطابق ۹۵ سرگ هیں. اس باب میں هنومان کا لنکا میں داخل هونا،سیتا اور هنومان کا مکالمه،لنکا کو جانا اور وبھیشن کی نجات وغیره کا مفصّل بیان نظمیه پیرائے میں کیا گیا هے.........

راماین کا خاکہ

موجودہ دور میں راماین کو سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں:

ا۔ بال کانڈ(बालकाण्ड):

بال کانڈ کو آدی کانڈ بھی کہتے ہیں۔ دچھنالیہ (दक्षिणालय) اور اودیچیہ (औदीच्य)۔ ان دونوں شاکھاؤں میں ۷۷ سرگ ہیں۔ گونڈیی (गौडीय) راماین میں ۸۰ سرگ ہیں۔ یعنی اس میں تین سرگ زیادہ ہیں۔ بال کانڈ میں ستی کا موہ، شیو پاروتی کا مکالمہ، رام کی پیدائش، منی وشوامتر کے یگیہ (قربان گاہ) کی حفاظت کرنا، دھنش کا ٹوٹنا اور سیتا رام کی شادی وغیرہ کا بیان ملتا ہے۔

۲۔ اجودھیا کانڈ(अयोध्या काण्ड):

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اجودھیا کانڈ میں اودیچیہ شاکھا کے مطابق ۱۱۹ سرگ، دچھنالیہ شاکھا کے مطابق ۱۱۳ اور گونڈیی ایڈیشن کے مطابق ۱۲۷ سرگ ہیں۔ اس ابواب میں راجیا بھشیک (राज्याभिषेक) کی تیّاری، سیتا اور رام کا مکالمہ، لکشمن اور سُمترا کا مکالمہ، بن کو جانا، کیوٹ کی محبّت، رام اور بالمیکی کا مکالمہ ، دشرتھ کا انتقال، بھرت اور کوشلیہ کا مکالمہ، بھرت کا چتر کوٹ جانا، رام بھرت ملن، راجا جنک کا آنا، رام اور بھرت کا مکالمہ اور بھرت کا چتر کوٹ سے واپس پہنچنے وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ارنیہ کانڈ(अरण्य काण्ड):

ارنیہ کانڈ میں اودیچیہ شاکھا کے مطابق ۷۹ سرگ، دچھنالیہ شاکھا کے مطابق ۸۰ سرگ اور گونڈیی شاکھا کے مطابق ۶۷ سرگ ہیں۔ اس باب میں جینت کی بدی، سیتا انوسیا ملن، رام لکشمن اور سیتا کا پنچوٹی میں رہنا، کھر دوشن قتل، ماریچ قتل، سیتا ہرن اور شبری پر رحم وکرم کا بیان کیا گیا ہے۔

۴۔کشکندھا کانڈ(किष्किन्धा काण्ड):

اس باب میں اودیچیہ شاکھا کے مطابق ۶۷ سرگ، دچھنالیہ شاکھا کے مطابق ۶۴ سرگ اور گونڈیی شاکھا کے مطابق ۶۷ سرگ ہیں۔ اس باب میں رام اور ہنومان کا ملن، بالی کا قتل، سیتا کو ڈھونڈھنا اور ہنومان و جامونت کے مکالمے وغیرہ کا بیان ملتا ہے۔

۵۔سندر کانڈ(सुन्दर काण्ड):

سندر کانڈ میں اودیچیہ شاکھا کے مطابق ۶۸ سرگ، دچھنالیہ شاکھا کے مطابق ۶۸ اور گونڈیی شاکھا کے مطابق ۹۵ سرگ ہیں۔ اس باب میں ہنومان کا لنکا میں داخل ہونا، سیتا اور ہنومان کا مکالمہ، لنکا کا جلنا، رام اور ہنومان کا مکالمہ، لنکا کو جانا اور وبھیشن کی نجات وغیرہ کا مفصّل بیان نظمیہ پیرائے میں کیا گیا ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۶۔لنکا کانڈ(लंका काण्ड):

لنکا کانڈ میں اودیچیہ شاکھا کے مطابق ۱۳۰ سرگ، دچھنالیہ کے مطابق ۱۳۰ اور گونڈیی شاکھا کے مطابق ۱۱۳ سرگ ہیں۔اس باب میں سمندر پر باندھ باندھنا، انگد اور راون کا مکالمہ، لکشمن و میگھناد جنگ، لکشمن کا بے ہوش ہونا، رام کا غمگین ہونا، کمبھکرن کا قتل، میگھناد قتل، رام راون جنگ، راون قتل اور سیتا کے اگنی امتحان دینے کا بیان ملتا ہے۔

۷۔اُتّر کانڈ(उत्तर काण्ड):

اُتّر کانڈ میں اودیچیہ شاکھا کے مطابق ۱۲۴ سرگ، دچھنالیہ شاکھا کے مطابق ۱۱۱ اور گونڈیی شاکھا کے مطابق ۱۱۵ سرگ ہیں۔اس باب میں بھرت ہنومان ملن، بھرت ملاپ، رام کا راجیابھشیک، رام کی عوام کو نصیحت، گرون و بھشنڈی مکالمہ اور کاک بھشنڈی ولومس کے مکالمہ کا بیان کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

........رشی وشوامتر رام اور لکشمن کو ساتھ لے کر متھلا کے راجہ جنک کے دھنش یگیہ میں شامل ہوتے ہیں. جو جنک کی بیٹی جانکی یعنی سیتا کی شادی کے لیے مقرّر کیا گیا تھا. رام دھنش کو جیسے ہی کھینچتے ہیں وہ ٹوٹ جاتا ہے . اس طرح رام کی سیتا سے ،لکشمن کی اُرملا سے ،بھرت اور شترُگھن کی شادی کُش دھوج کی بیٹی کے ساتھ ہوتی ہے.........

بالمیکی راماین کی کہانی

سرجوندی کے کنارے ایک شہر اجودھیا کے نام سے آباد تھا۔جس کے راجہ دشرتھ تھے۔ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔اولاد پانے کے لیے انھوں نے اشومیدھ یگیہ کیا۔ یگیہ کے دوران اس کی آگ سے ایک مرد اپنے ہاتھوں میں کھیر سے بھرا ہوا برتن لیے ہوئے نکلا اور کہا کہ اس کھیر کو دیوتاؤں نے پکایا ہے۔اسے آپ اپنی بیویوں کو کھلائیے۔اس سے آپ کو بیٹا نصیب ہوگا۔کوشلیا سے رام،کیکیئی سے بھرت اور سمترا سے لکشمن اور شتروگھن پیدا ہوئے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جب رام تقریباً ۱٦ سال کے ہوئے اسی دوران رشی وشوامتر اجودھیا آتے ہیں۔ وہ ماریچ اور سُباھو (सुबाहु) دو راکششوں کو مارنے کے لیے راجہ دشرتھ سے رام کو بھیجنے کی گذارش کرتے ہیں۔ راجہ دشرتھ رام اور لکشمن کو رشی وشوامتر کے ساتھ بھیج دیتے ہیں۔ وشوامتر کے یگیہ کے دوران ماریچ اور سُباھو وشومتر کو پریشان کرتے ہیں۔ رام ان دونوں کا قتل کر دیتے ہیں۔ راستے میں تاڑکا (ताड़का) ان کا راستہ روکتی ہے اور رام اس کا بھی قتل کر دیتے ہیں۔

رشی وشوامتر رام اور لکشمن کو ساتھ لے کر متھلا کے راجہ جنک کے دھنش یگیہ میں شامل ہوتے ہیں۔ جو جنک کی بیٹی جانکی یعنی سیتا کی شادی کے لیے مقرّر کیا گیا تھا۔ رام دھنش کو جیسے ہی کھینچتے ہیں وہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس طرح رام کی سیتا سے، لکشمن کی اُرملا سے، بھرت اور شترُگھن کی شادی کُش دھوج (कुशध्वज) کی بیٹی کے ساتھ ہوتی ہے۔

جب بھرت اور شترُگھن ننہال جاتے ہیں اسی دوران راجہ دشرتھ رام کو راجہ بنانے کا اعلان کرتے ہیں۔ منتھرا داسی رانی کیکیئی کو راجہ دشرتھ سے رام کو چودہ سال کا بنواس دلانے کی بات کہتی ہے جس کی بنا پر اس کا بیٹا بھرت راجہ بن جائے۔ رانی کیکیئی راجہ دشرتھ سے رام کو چودہ سال کا بنواس اور بھرت کے لیے حکومت مانگ لیتی ہے جس کی بنا پر رام کو چودہ سال کا بنواس ہو جاتا ہے۔ راجہ دشرتھ بیٹے کی جدائی کا غم برداشت نہیں کر پاتے ہیں اور وہ اس جہاں فانی سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ بھرت جب ننہال سے اجودھیا پہنچتے ہیں تو وہاں رام کو نہ پا کر بہت غمگین ہوتے ہیں۔ پھر بھرت اور شترُگھن اپنے بھائی رام سے ملنے کے لیے جنگل کو روانہ ہوتے ہیں۔ رام بھرت کا ملن ہوتا ہے۔ رام بھرت کو واپس لوٹنے اور حکومت سنبھالنے کے لیے کہتے ہیں۔ آخر میں بھرت رام کی کھڑاؤں لے کر واپس اجودھیا آجاتے ہیں۔

بھرت کے اجودھیا واپس لوٹنے کے بعد رام، لکشمن اور سیتا اَتری مُنی کے آشرم میں جاتے ہیں۔ وہاں سے پھر وہ دنڈکارنیہ (दण्डकारण्य) نامی جنگل میں جاتے ہیں اور وہیں پر وہ ایک جھونپڑی بنا کر رہنے لگتے ہیں۔ وہاں پر ایک شوپرنکھا (शुपर्णखा) نام کی راکششی عورت آتی ہے۔ وہ رام سے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شادی کرنے کی خواہش ظاہر کرتی ہے۔ یہ دیکھکر لکشمن بہت ناراض ہوتے ہیں اور وہ تلوار سے اس کی ناک اور کان کاٹ لیتے ہیں۔شوپرنکھا شکایت لے کر اپنے بھائی کھر (खर) کے پاس جاتی ہے۔راون اپنے ماما ماریچ سے سیتا کو اغوا کرنے میں مدد کی درخواست کرتا ہے۔ ماریچ راضی ہو جاتا ہے اور وہ ہرن کی شکل اختیار کر کے رام کی کٹیا (جھونپڑی) کے قریب جا کر قلانچے بھرنے لگتا ہے۔ ہرن کو دیکھ کر سیتا رام سے ہرن کو پکڑ لانے کو کہتی ہیں۔رام اس کو پکڑنے کے لیے جاتے ہیں لیکن وہ دور بھاگتا چلا جاتا ہے۔ رام کے نہ آنے پر لکشمن رام کو ڈھونڈھنے کا لیے جاتے ہیں۔ لکشمن جانے سے پہلے کٹیا (جھونپڑی) کے دروازے پر ایک لکیر کھینچ کر جاتے ہیں۔جس کے اندر سیتا جی حفاظت کے ساتھ رہ سکتی ہیں۔موقع پا کر راون سادھو کی شکل اختیار کر کے بھیک مانگنے آتا ہے۔وہ سیتا کو لکیر سے باہر آ کر بھیک دینے کے لیے کہتا ہے۔وہ جیسے ہی باہر نکلتی ہیں راون انھیں اُٹھا کر لنکا لے جاتا ہے۔

رام لکشمن اس حادثہ کی خبر سُن کر بہت غمگین ہو جاتے ہیں۔اسی دوران جنگل میں ایک جگہ جٹایو نام کے گدھ سے ملاقات ہوتی ہے۔جو راون کے حملے سے گھائل و خون میں شرابور تھا۔وہ ان لوگوں کو سیتا کے اغوا ہونے کی بات بتاتا ہے۔سیتا کی تلاش میں یہ لوگ جنگل میں دردر بھٹکتے ہیں۔وہیں پر ان کی ملاقات شبری نام کی عورت سے ہوتی ہے۔جو رام کی عبادت کرتی ہے۔رام اسے سورگ میں جانے کا وردان دیتے ہیں۔

سیتا کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے اُن کی ملاقات سگریو (सुग्रीव) سے ہوتی ہے، جہاں انھیں ہنومان ملتے ہیں۔سگریو اپنے بھائی بالی کی شکایت رام سے کرتا ہے کہ اُس نے اُس کی بیوی کو اس سے چھین لیا ہے۔اس کے بعد رام بالی کا قتل کر دیتے ہیں۔ ہنومان سیتا کی تلاش میں سمندر پار کر کے لنکا پہنچتے ہیں، جہاں پر وہ سیتا سے ملتے ہیں اور رام کی انگوٹھی سیتا کو دیتے ہیں اور سیتا بدلے میں اپنی چوڑی رام کو بھجواتی ہیں۔لنکا کے راکشش ہنومان کو قید کر لیتے ہیں اور راون کے سامنے پیش کرتے ہیں۔راون اُن کی دُم میں آگ لگانے کا فرمان جاری کرتا ہے۔ہنومان اپنی پونچھ کو بڑھاتے جاتے ہیں اور راکشش

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کپڑے لپیٹتے جاتے ہیں۔آخر میں ہنومان اپنی دُم سے لنکا جلا کر راکھ کر دیتے ہیں۔پھر کیا تھا رام راون کی جنگ چھڑ گئی۔راون کا بھائی وبھیشن رام سے مل جاتا ہے۔راون کا بھائی کنبھکرن جنگ کرتے کرتے رام کے ہاتھوں قتل ہوتا ہے۔لکشمن اور راون کے بیٹے اندر جیت یعنی میگھناد کے درمیان جنگ ہوتی ہے۔جس میں لڑتے لڑتے لکشمن بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ویدیہ کے کہنے پر ہنومان سنجیونی بوٹی لانے جاتے ہیں۔جہاں وہ سنجیونی بوٹی کو پہچان نہیں پاتے ہیں اور وہ پورا پہاڑ ہی اُٹھا لاتے ہیں۔دوبارہ لکشمن اور میگھناد کے درمیان جنگ ہوتی ہے اور میگھناد مارا جاتا ہے۔آخر میں راون اور رام کے درمیان جنگ ہوتی ہے جس میں راون رام کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔پھر سیتا جی اجودھیا لائی جاتی ہیں جہاں رام سیتا کی پاک دامنی کے لیے اگنی پریکشا کرتے ہیں۔جس میں سیتا پوری اُترتی ہیں۔

رام اجودھیا میں حکومت کرنے لگتے ہیں۔پھر کچھ دنوں کے بعد عوام کے الزام لگانے پر رام سیتا کو جنگل میں چھوڑ آنے کے لیے لکشمن کو بھیجتے ہیں جہاں جنگل میں سیتا بالمیکی کی کٹیا میں پناہ لیتی ہیں اور وہیں پر لَو اور کُش پیدا ہوتے ہیں۔رام اشومیدھ یگیہ کرتے ہیں۔یگیہ کے دوران گھوڑے کو چھوڑا جاتا ہے۔لَو اور کُش رام کے گھوڑے کو پکڑ لیتے ہیں۔جہاں لکشمن اور لَو کُش سے جنگ ہوتی ہے۔جنگ کے دوران سیتا لکشمن کو دیکھتی ہیں۔وہ دونوں راج کماروں کو لکشمن سے ملواتی ہیں۔سیتا اور لَو کُش اجودھیا لائے جاتے ہیں۔پھر سیتا کی اگنی پریکشا ہوتی ہے۔سیتا جی اگنی پریکشا کے دوران زمین میں سما جاتی ہیں۔

ایک دن رام لکشمن سے وعدہ خلافی ہونے پر لکشمن کو چھوڑ دیتے ہیں اور سرجو ندی کے کنارے جاتے ہیں جہاں ندی میں ڈوب کر وہ اپنی جان گنوا بیٹھتے ہیں اور سورگ حاصل کرتے ہیں۔رام لَو کو کُشواتی (कुशवाति) اور کُش کو شراوستی کا راجا بنا دیتے ہیں۔ایسا کہا جاتا ہے کہ رام اپنے بھائیوں کے ساتھ وشنو کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

.......................گورو گووند سنگھ جی نے پنجابی زبان میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان نظمیه پیرائے میں بهت هی کامیابی کے ساتھ کیا هے.پنجابی عوام گورو گوند سنگھ جی کی راماین کو عقیدت آگیں نظروں سے دیکھتے هیں.................

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

ہندوستانی زبانوں میں رام کہانی کے کچھ مصنّفین

ا۔ بالمیکی:

مہرشی بالمیکی نے دوسری صدی قبل میں رام کہانی کا بیان راماین میں کیا ہے۔ جو سنسکرت زبان میں درج ہے۔ مہرشی بالمیکی نے راماین میں چوبیس ہزار اشلوکوں کو پانچ سو سرگوں میں اور سات ابواب میں رام چندر کی حالاتِ زندگی کا بیان کیا ہے۔

۲۔ مہرشی ویدویاس:

ویدویاس ستیہ وتی اور مُنی پراشر کے فرزند تھے۔ انھوں نے وید، پران اور مہابھارت کی تخلیق کی۔ برہم سوتر ان کی ہی دین ہے۔ ویاس نے پرانوں میں کہیں کہیں بھگوان شری رام کی لیلا اور اُن کی خوبیوں کا بیان کیا ہے۔ مہابھارت کے بن پرب میں بھگوان شری رام کے حالاتِ زندگی کا بیان ملتا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ہے۔اگنی پُران میں پانچویں سے گیارہویں ابواب میں شری راما اوتار کے بیان کو انھوں نے ساتوں کانڈوں میں لکھی شری راماین کہانی کا مختصر بیان کیا ہے۔کورم پُران کے اکیسویں باب میں اور پدم و اسکندھ پُران وغیرہ میں بھی رام کہانی کا بیان ملتا ہے۔ ویدویاس نے دیوی بھاگوت کے تیسرے اسکندھ کے ۲۸ ویں سے ۳۰ ویں ابواب میں بھگوان رام کے حالاتِ زندگی کو پیش کیا ہے۔

۳۔کالی داس:

کالی داس نے 'رگھوونش' میں رام کی شکل میں پیدا ہو کر راون کا قتل کرنے والے بھگوان وشنو کے حالاتِ زندگی کا بیان دسویں سے پندرہویں ابواب میں کیا ہے۔رگھوونش منظوم کی ابتدا میں انھوں نے مہرشی بالمیکی اور دوسرے رام کے حالاتِ زندگی کے گانے والوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

> ''مجھے سب سے بڑا بھروسہ یہ ہے کہ (شری بالمیکی وغیرہ) نے سوریہ خاندان پر خوبصورت و بہترین نظم لکھ کر زبان کا دروازہ کھول دیا ہے۔اس دروازے کے راستے سے اندر جا کر اس خاندان کا بیان کرنا اسی طرح آسان ہو گیا ہے جس طرح ہیرے کی کنی سے بندھے منی (मणि) میں ڈورا پرونا آسان ہوتا ہے۔'' ۳۹

۴۔بھوبھوتی (भवभूति):

دکن ہندوستان کے ودربھ (विदर्भ) ریاست کے پدم پور شہر میں کشیپ گوتریہ بھٹ گوپال کے فرزند نیل کنٹھ کی بیوی جاتو کرنی سے وکرم سنبت کی آٹھویں صدی میں عظیم شاعر بھوبھوتی پیدا ہوئے۔انھوں نے 'اُتّر رام چرت' کتاب کی تخلیق کی۔جس میں انھوں نے دیوی سیتا کے لیے رام کی محبّت کا بیان بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا ہے۔

۵۔چھیمیندر (छेमेन्द्र):

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

عظیم شاعر چھیمیندر عیسیٰ کی ۱۱ویں صدی میں کشمیر میں پیدا ہوئے تھے۔ سنسکرت ادب کی تاریخ میں اُن کی مشہور کتاب 'راماین منجری' کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ انھوں نے ۱۰۳۷ء میں بالمیکی راماین سے مختصراً لکھا ہے۔ 'دشاوتار چرتم' بھی اُن کی مشہور کتاب ہے، جس کو انھوں نے ۱۰۶۶ء میں تخلیق کی۔ اس کتاب میں انھوں نے تقریباً تین سو چھندوں میں بھگوان شری رام کے حالاتِ زندگی کا بیان کیا ہے۔

۶۔ چندر بردائی:

پرتھوی راج کے عہد کے قدیم شاعر چندر بردائی نے 'پرتھوی راج راسو' کی تخلیق کی۔ عظیم شاعر چندر بردائی نے شری رام کے کردار کا مختصر بیان اِس کتاب میں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> ''جب بھگوان رام نے لنکا پر چڑھائی کی تب پہاڑ اور پتّھر پانی میں تیرائے جانے لگے۔ دن میں گرد اُڑنے سے رات معلوم ہونے پر چکرواک (चकवाक) جوڑے ایک دوسرے کا انتظار کرنے لگے۔ لنکا جلائی جانے لگی اور خود رام کے ساتھ اس زمین پر راون، کمبھکرن، میگھناد وغیرہ راکششوں کا جنگ ہوا، راون کے خاتمے کو رام نے سیتا کو پانے کا ذریعہ بنایا۔''[۴۰]

۷۔ گون بدھ (गोन बुद्ध):

شری گون بدھ نے تیلگو زبان میں 'رنگ ناتھ راماین' کی تخلیق کی۔ یہ راماین بالمیکی راماین کی بنیاد پر لکھی گئی ہے۔ 'رنگ ناتھ راماین' میں بال کانڈ، اجودھیا کانڈ، ارنیہ کانڈ، کشکندھا کانڈ، سندر کانڈ اور یودھ کانڈ میں مکمّل رامائن کا بیان ملتا ہے۔ رنگ ناتھ رامائن میں صرف ۶ ابواب (کانڈ) ہی ملتے ہیں۔

۸۔ شرلا داس:

اُڑیسا کے مشہور کہانی کار سدھیشور پرڑا نے اتکل زبان میں رامائن کی تخلیق کی۔ ایسا کہا جاتا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کہ انھوں نے یہ تخلیق عیسیٰ کی ۱۳ویں صدی میں کی تھی۔بھگوتی شرلا اُن کی اشٹ دیوی (इष्ट देवी)تھیں۔اس لیے انھوں نے اپنا نام شرلا داس رکھا۔

۹۔تلسی داس:

تلسی داس اُتر پردیس کے باندا شہر کے راجاپور گاؤں میں سمبت ۱۵۵۴ وکرم کی ساون شکلا سپتمی کو پیدا ہوئے۔انھوں نے مشہور تیرتھ 'سوکرکھیت' میں اپنے گرو (اُستاد) نرہری نند جی سے رام کی کہانی سنی تھی تب سے اُن کے دل میں بھگوان شری رام کے لیے عظیم شردھا (عقیدت) پیدا ہو گئی تھی۔تلسی داس نے اودھی (ہندی) زبان میں رام کہانی کا بیان 'رام چرت مانس' میں کیا ہے، جس کو انھوں نے سمبت ۱۶۳۱ رام نومی کے دن سے لکھنا شروع کیا اور سمبت ۱۶۳۳ رام کی شادی کی تاریخ کے موقع پر ساتوں ابواب کو مکمّل کیا۔رام چرت مانس کو لکھنے میں تلسی داس کو دو سال، سات ماہ اور چھبیس دن لگے۔'رام چرت مانس' کے ساتوں ابواب میں تلسی داس نے رام کی عظمت کا بیان کیا ہے۔

۱۰۔کرتی واس اوجھا:

بنگالی زبان کے مشہور و معروف شاعر کرتی واس اوجھا نے 'کرتی واس راماین' کی تخلیق نظمیہ پیرائے میں کی ہے۔کرتی واس راماین کو بنگالی زبان میں نہایت ہی عقیدت آگیں نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔رام کی حالاتِ زندگی کا بیان کرتی واس اوجھا نے بال کانڈ، اجودھیا کانڈ، ارنیہ کانڈ، کشکندھا کانڈ، سندر کانڈ، لنکا کانڈ اور اُتّر کانڈ میں بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا ہے۔

۱۱۔موروپنت (मोरोपन्त):

عظیم شاعر موروپنت کی پیدائش ۱۷۸۶ وکرم میں پنہال گڑھ (पिन्हाल गढ़) میں ہوئی تھی۔موروپنت بھگوان شری رام کے بھگت تھے۔انھوں نے مراٹھی زبان میں 'منتر راماین' نام کی کتاب تصنیف کی۔'منتر راماین' میں مکمّل رام کہانی کا بیان ملتا ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۱۲۔ کیشو داس:

عظیم شاعر کیشو داس مدھیہ پردیس کے اوچھا نگر میں سنبت ۱۶۱۲ وکرم میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے سنسکرت زبان میں 'رام چندرکا' نام کی کتاب تصنیف کی۔ جس میں رام کی داستانِ زندگی نظمیہ پیرائے میں پیش کی گئی ہے۔

۱۳۔ مہاتما ایک ناتھ:

مہاتما ایک ناتھ صوفی بزرگ تھے۔ جو تلسی داس کے عہد کے شاعر تھے۔ انھوں نے رامائن اور بھاگوت پر کئی کتابوں کی تخلیق کی۔ سنمبت ۱۵۹۰ وکرم میں مہاتما ایک ناتھ کا جنم بھگوتی گوداوری کے کنارے پیٹھن (पैठण) میں ہوا۔ مہاتما ایک ناتھ جی نے 'بھاورتھ رامائن' کی تخلیق کی۔ جس میں انھوں نے رام کے حالاتِ زندگی کا بیان کیا ہے۔

۱۴۔ رامانجم ایشوتچھن (रामानुजम एषुत्तछन):

ملیالم زبان کے مشہور شاعر رامانجم ایشوتچھن نے 'ادھاتم رامائن' کی تخلیق کی۔ اس کتاب کو انھوں نے سنسکرت زبان میں درج 'ادھیاتم رامائن' کی بناپر تخلیق کیا ہے۔ یہ تلسی داس کے عہد کے شاعر تھے۔

۱۵۔ گوروگووند سنگھ جی:

گوروگووند سنگھ جی نے پنجابی زبان میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان نظمیہ پیرائے میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ کیا ہے۔ پنجابی عوام گوروگووند سنگھ جی کی رامائن کو عقیدت آگیں نظروں سے دیکھتے ہیں۔

۱۶۔ کُمار بالمیکی (कुमार बाल्मीकि):

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کنڑ (कन्नड़) زبان میں عظیم شاعر بتّلیشور (बत्तलेश्वर) نے راماین کی تخلیق ۱۶ویں صدی میں کی۔ یہ راماین بہت مشہور ہوئی۔ راماین کی تخلیق کرنے کی وجہ سے بتّلیشور کو 'کُمار بالمیکی' کہا جاتا ہے۔ کُمار بالمیکی کا نام 'نرھری' بھی بتایا جاتا ہے۔ وہ کنڑ ریاست کے توروے (तोरवे) گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اس وجہ سے ان کی راماین کو 'توروے راماین' بھی کہا جاتا ہے۔

۱۷۔ رام پارشو:

رام پارشو نے ۱۷ویں صدی میں 'شری رام پنچ شتی (श्रीराम पंचशती)' نام کی کتاب سنسکرت زبان میں تخلیق کی۔ اس میں ۵۵۰ اشلوک درج ہیں۔ اس کتاب میں رام کہانی کا بیان ملتا ہے۔

۱۸۔ بھانو بھگت:

نیپالی زبان میں بھانو بھگت نے سنسکرت زبان کی 'ادھیاتم راماین' کا ترجمہ بہت ہی فنکاری اور چابک دستی کے ساتھ کیا ہے۔ اس راماین میں ساتوں کانڈ کا بیان ملتا ہے۔

۱۹۔ گردھر:

گجراتی زبان کے مشہور شاعر گردھر نے وکرم سنمبت کی ۱۹ویں صدی کے آخری دور میں 'گردھر راماین' کی تخلیق کی۔ عظیم شاعر گردھر نے اس کتاب میں رام کے حالات زندگی کا بیان کیا ہے۔ 'گردھر راماین' کو گجراتی زبان میں بہت ہی مقبولیت اور محبوبیت حاصل ہوئی۔

۲۰۔ کمبن:

تمل زبان میں کمبن نے 'کمبن راماین' کی تخلیق نظمیہ پیرائے میں بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس راماین میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان بہت ہی کامیابی کے ساتھ کیا گیا ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔ تمل زبان میں 'کمبن راماین' کو عقیدت آگیں نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com

UrduDost Library

فارسی زبان میں رام کہانی کے مصنّفین

دُنیا کی تمام زبانوں کی طرح فارسی زبان میں بھی راماین کے بے بہا تراجم ہوئے اور خوب ہوئے۔ جس سے یہ بات پورے طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ رام کی عظمت کا اعطراف پوری دُنیا میں کیا جاتا ہے اور رام کا کردار نہایت ہی عقیدت آگیں نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق فارسی زبان میں دستیاب رام کہانی کے مصنّفین حسب ذیل ہیں:

۱۔ مُلاّ عبدلقادر بدایونی:

فارسی زبان میں راماین کا پہلا ترجمہ مُلاّ عبدلقادر بدایونی نے اکبر بادشاہ کے حکم سے ۱۵۸۴ء سے کرنا شروع کیا اور جو ۱۵۸۹ء میں مکمّل ہوا۔ اس راماین کے ترجمہ میں نقیب خاں، حاجی سلطان تھانیسری اور فیضی نے مدد کی۔

۲۔ مُلاّ سعد اللہ مسیح کیرانوی:

جہاں گیر کے عہدِ حکومت میں راماین کے دو فارسی تراجم ملتے ہیں۔ جس میں سے ایک ترجمہ مُلاّ سعد اللہ مسیح کیرانوی نے کیا۔ اس ترجمہ کو کرنے کے لیے مترجم نے تقریباً بارہ برس تک بنارس میں رہ کر سنسکرت زبان کا گہرا مطالعہ کیا اور اُس کے بعد انھوں نے فارسی زبان میں ۵۴۰۷ بند میں نظمیہ پیرائے میں رام کی عظمت کا بیان کیا ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۳۔گردھرداس:

جہاں گیر کے عہدِ حکومت میں دوسرا ترجمہ فارسی کے مشہور و معروف شاعر گردھر داس نے رام کی حالاتِ زندگی کا بیان ۵۹۰۰ بند میں نظم کے پیرائے میں کیا ہے۔

۴۔گوپال:

فارسی زبان کے مشہور و معروف ادیب گوپال نے رامایَن کا ترجمہ ۱۶۸۵ء میں نثر میں کیا ہے۔

۵۔چندرامن ویدل:

چندرامن ویدل کایستھ نے فارسی زبان میں دو اہم رامایَن تخلیق کی۔ایک ۱۶۸۵ء میں نثر میں تحریر کی اور دوسری ۱۶۹۳ء میں 'نگارستانِ رام' کے عنوان سے نظم کے پیرائے میں رقم کی۔جس میں تقریباً ۴۹۰۶ بند ہیں۔

۶۔امرسنگھ:

امرسنگھ نے ۱۷۰۵ء میں 'امر پرکاش' کے نام سے رامایَن کا ترجمہ فارسی زبان میں نثر میں کیا۔

۷۔امانت رائے لال پوری:

امانت رائے لال پوری نے نظمیہ پیرائے میں 'ترجمۂ کامل رامایَن شری بالمیکی جی' کے نام سے فاسی زبان میں تخلیق کی۔اس ترجمہ کو کرنے میں مترجم کو ۲۵ برس لگ گئے۔ اس عظیم صحیفہ میں ۴۰،۰۰۰ ہزار بند ہیں۔جس میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان ملتا ہے۔

۸۔رام داس مصرا:

فارسی زبان میں رام داس مِصرا نے ۱۸۶۱ء میں 'رام نامہ' نام کی کتاب نظمیہ پیرائے میں تخلیق

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کی۔اس رامایین میں ۹۰۷۳ بند ہیں۔جن میں رام کی عظمت کا بیان ملتا ہے۔

۹۔جگن کشور حسن فیروز آبادی:

جگن کشور منشی روپ کشور کے فرزند تھے۔جو کایستھ خاندان کے چشم و چراغ تھے۔۱۸۶۶ء میں فیروز آباد میں پیدا ہوئے۔اُردو اور فارسی زبان کی تعلیم شیخ کلّن اور اُمراؤ بیگ سے حاصل کی۔منشی فارسی زبان کے بہت ہی مشہور اور معروف شاعر تھے۔جنھوں نے ۲۱ برس کی عمر میں 'بہارِ اجودھیا' کے نام سے ایک مثنوی تخلیق کی۔اس مثنوی میں ۹۱۹ بند ہیں۔جس میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا ہے۔

۱۰۔منشی بانکے لال زآر:

بابو لالتا پرساد کے فرزند منشی بانکے لال زآر نے ۱۸۸۴ء میں' سُلاسِ رامایَن' کی تخلیق کی۔اس رامایین میں ۱۴۱ بند ہیں۔

۱۱۔مکّھن لال ظفؔر:

انیسویں صدی میں مکّھن لال ظفؔر نے 'راما شومیدھ' کو نظمیہ پیرائے میں لکھا تھا اور بعد میں اُس کا نام 'مثنوی جہانِ ظفر' رکھا۔ اس مثنوی میں ۲۲۰۷ بند ہیں۔جس میں رام کی عظمت کا بیان کیا گیا ہے۔

۱۲۔دیوی داس:

دیوی داس نے فارسی زبان میں 'تلسی رامایَن' نام کی کتاب نثر کے پیرائے میں تخلیق کی ہے۔ جس میں بالمیکی رامایَن کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔

۱۳۔ہرولّبھ سیٹھ:

فارسی زبان کے مشہور و معروف شاعر ہرولّبھ سیٹھ نے رامایَن قصیدہ کی ہیت میں لکھا ہے۔اس

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com

UrduDost Library

رامائن میں شاعر نے ۲۴۲ بند درج کیے ہیں۔

۱۴۔رام مہادیو ولی:

رام مہادیو ولی نے ۱۵۹ بند میں رام کے حالاتِ زندگی کا بیان فارسی زبان میں نظم کے پیرائے میں قلمبند کیا ہے۔

۱۵۔منشی پرمیشوری سہائے مسرور اور لالا چنداملِ چند:

ان دونوں شعرا نے مل کر فارسی زبان میں رام کہانی کو ۱۵۹ بند میں تحریر کیا ہے۔

۱۶۔منشی ہرلال رسوا:

۱۸۸۱ء میں منشی ہرلال رسوا نے 'رامائن فارسی' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔اس کتاب میں شاعر نے رام کے حالاتِ زندگی کا بیان نظمیہ پیرائے میں بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ بیان کیا ہے۔

۱۷۔موہن سنگھ:

فارسی کے مشہور و معروف شاعر موہن سنگھ نے رامائن نظم کے پیرائے میں لکھی ہے۔جس میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا ہے۔

۱۸۔آنند دھن خُوش:

فارسی زبان میں آنند دھن خوش نے رام کے حالاتِ زندگی کا بیان نثر کے پیرائے میں بہت ہی فنکاری اور چابک دستی کے ساتھ کیا ہے۔جس میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔

۱۹۔جےئ کشن عشرت:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جےؔ کشن عشرتؔ کشمیری برہمن تھے۔ یہ فارسی کے مشہور و معروف شاعر خان آرزو کے شاگرد تھے۔ جےؔ کشن عشرتؔ نے رام کے حالاتِ زندگی کو فارسی زبان میں 'رام سیتا' کے نام سے نظمیہ پیرائے میں پیش کیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

بیرون مُما لک میں مروج رامائن

بیرون مُما لک میں بھی رامائن کی داستان کا ترجمہ وہاں کی زبان میں ہوا ہے۔ بیرون مُما لک کی مشہور رامائن حسب ذیل ہیں:

۱۔ تھائی لینڈ:

تھائی لینڈ کی 'رام کین' یعنی 'رام کیرتی' مشہور ہے۔

۲۔ کمبوڈیا:

کمبوڈیا کی رامائن 'رام کیر' مشہور ہے۔

۳۔ ملیشیا:

ملیشیا کی رامائن 'حکایت شری راما' مشہور ہے۔

۴۔ جاوا:

جاوا کی رامائن 'کاک ون' مشہور ہے۔

۵۔ چین:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چین کی رامائن 'کان سنہوی' مشہور ہے۔

۶۔ تبّت:

تبّت کی 'کھیتانی رامائن' بہت مشہور ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

پُرانوں میں رام کہانی کا بیان

مندرجہ ذیل پُرانوں میں رام کہانی کا بیان ملتا ہے:

ا۔ ہری ونش پُران	(हरिवंश पुराण)
۲۔ وشنو پُران	(विष्णु पुराण)
۳۔ وایو پُران	(वायु पुराण)
۴۔ اسکند پُران	(स्कन्द पुराण)
۵۔ پدم پُران	(पद्म पुराण)
۶۔ دیوی بھاگوت پُران	(देवीभागवत पुराण)
۷۔ مہا بھاگوت پُران	(महाभागवत पुराण)
۸۔ کالکا پُران	(कालका पुराण)
۹۔ برہم پُران	(ब्रहम पुराण)
۱۰۔ اگنی پُران	(अग्नि पुराण)
۱۱۔ کورم پُران	(कूर्म पुराण)
۱۲۔ نرسنگھ پُران	(नरसिंह पुराण)
۱۳۔ شیو مہا پُران	(शिव महापुराण)

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

اُردو زبان میں راماین کے مخطوطات

اُردو زبان میں راماین کے مخطوطات بہت بڑی تعداد میں دستیاب ہیں۔راماین کے ان غیر مطبوعہ نسخوں سے رام کی عظمت اور اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔اُردو زبان میں دستیاب راماین کے مخطوطات کی تعداد حسب ذیل ہے:

ا۔راماین:

اسٹیٹ میوزیم، لکھنو میں راماین کا ایک نسخہ موجود ہے۔ یہ راماین نثر میں ہے۔جس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔

۲۔راماین:

انجمن ترقی اُردو، دھلی میں یہ راماین ہمدست ہوسکتی ہے۔ اس راماین میں بالمیکی راماین کے ساتوں ابواب کا بیان نظمیہ پیرائے میں بڑے ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا گیا ہے۔اس کتاب میں ۳۸۳ صفحات ہیں۔

۳۔راماین اور بھگوت گیتا:

یہ کتاب انجمن ترقی اُردو، دھلی میں دستیاب ہے۔کتاب نثر کے پیرائے میں بیان کی گئی ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اس میں رامائن اور شری مد بھگوت گیتا کا بیان ملتا ہے۔

۴۔سری رامائن:

اس کتاب میں رام کی حالات زندگی کا بیان نظمیہ پیرائے میں بڑے ہی والہانہ انداز سے پیش کیا گیا ہے۔۱۵۴صفحات پر مبنی یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ جو ۱۸۸۹ء میں لکھی گئی۔

۵۔رامائن تلسی داس:

یہ رامائن خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔اس کتاب میں ۳۷۴صفحات ہیں۔اس میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔

۶۔رامائن:

رامائن کا یہ نسخہ پنجابی یونیورسٹی لائبریری، پٹیالہ میں موجود ہے۔جس میں رام کی حالات زندگی کا مکمّل بیان ملتا ہے۔

۷۔رامائن (بال کانڈ):

اس رامائن میں صرف بال کانڈ کا بیان نظمیہ پیرائے میں کیا گیا ہے۔اس کتاب میں ۱۸۲ صفحات ہیں۔ یہ رامائن مہاراجہ دربھنگہ لائبریری، دربھنگہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔

۸۔رامائن (سندر کانڈ):

اس کتاب میں رامائن کے سندر کانڈ کا بیان نظمیہ پیرائے میں بڑے ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۱۱۲صفحات پر مشتمل ہے۔اس رامائن کو مہاراجہ دربھنگہ لائبریری، دربھنگہ سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۹۔رامائن:

اس کتاب میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔جس میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان کیا گیا ہے۔۱۲۳صفحات پر مشتمل یہ رامائن دھلی پبلک لائبریری، دھلی سے ہمدست ہوسکتی ہے۔

۱۰۔رامائن خوشتر:

اس رامائن کو ۱۸۶۶ء میں کاتب رادھا کرشن سہائے نے رقم کیا ہے۔اس میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔یہ رامائن رضا لائبریری، رام پور میں دستیاب ہے۔

۱۱۔مقالات رامائن:

علی جواد زیدی کی کتاب ’مقالات رامائن‘ اُن کے ذاتی کُتب خانے میں دستیاب ہے۔یہ کتاب نثر میں ہے۔

۱۲۔گورامنگل رامائن:

ملہار راجہ بہادر کی یہ کتاب ۱۲۹صفحات پر مشتمل ہے۔جس میں رام کی داستانِ زندگی کا بیان ملتا ہے۔یہ کتاب عربک اینڈ پرسین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ راجستھان،ٹونک سے ہمدست ہوسکتی ہے۔

۱۳۔بال کانڈ (رام چرت مانس):

یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔جس میں رامائن کے بال کانڈ کا بیان درج ہے۔یہ کتاب ۱۱۸صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۴۔رام چرت مانس:

تلسی داس کی رام چرت مانس کا نسخہ پنجابی یونیورسٹی لائبریری، پٹیالہ میں دستیاب ہے۔جس

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں رام کی عظمت کا بیان نظمیہ پیرائے میں بڑے ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۱۵۔رام گیتا:

رام گیتا کا یہ نسخہ پنجابی یونیورسٹی لائبریری، پٹیالہ میں موجود ہے۔اس میں رام کی داستانِ زندگی کا بیان ملتا ہے۔

۱۶۔رام لیلا:

گیاسی رام شاستری کی کتاب 'رام لیلا' رضا لائبریری، رام پور سے ہمدست ہو سکتی ہے۔اس کتاب میں رام کی عظمت کا بیان کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

رض

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com UrduDost Library

باب سوم

اُردو میں رامائن اور اُن سے متعلق تصنیفات و تالیفات

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

دُنیا کی تمام زبانوں کی طرح اُردو زبان میں بھی رام کی داستانِ زندگی کا مفصّل بیان ملتا ہے۔ اُردو زبان میں راماین کے بے بہا تراجم ہوئے اور خوب ہوئے۔اُردو زبان میں دستیاب راماین اور اُن سے متعلق مطبوعات کی تعداد حسب ذیل ہیں:

ا۔رامائن:

منشی شنکر دیال فرحتؔ کی یہ کتاب کو۱۸۶۴ء میں منشی نول کشور، لکھنو سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب بھارتی بھون لائبریری، الہ آباد سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ جس کا نمبر U-2/305 ہے۔شنکر دیال فرحتؔ سے اس رامائن کو نظمیہ پیرائے میں بڑے ہی فنّی لطائف کے ساتھ پیش کیا ہے۔کتاب با تصویر ہے۔اس رامائن میں بالمیکی رامائن کی طرح ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔اِس رامایِن کی ابتدا شاعر نے اس شعر سے کی ہے:

آکھر ارتھ النکرت نانا
چھند پربندھ انیک بدھانا

۲۔رامائن:

اِس رامایِن کو منشی شنکر دیال فرحتؔ نے ۱۸۶۶ء میں منشی نول کشور، لکھنو سے شایع کرایا۔ یہ کتاب بھارتی بھون لائبریری، الہ آباد سے دستیاب ہوسکتی ہے۔جس کا نمبر U-2/22 ہے۔ یہ رامایِن منظوم اور با تصویر ہے۔جس میں رامایِن کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔ اس کتاب کی ابتدا شاعر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نے اس طرح کی ہے:

زبان پر ہر نفس ہے رام کا نام
نمو رامو نمو رامو نمو رام

۳۔ادبھت رامائن:

ادبھت رامائن پہلی بار ۱۸۷۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ دوسری بار یہ رامائن ثمر ہند پریس، لکھنو سے ۱۸۷۳ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ جس کا نمبر 62161 ACC ہے۔ یہ منظوم ہے۔ اس میں بارہ ابواب ملتے ہیں۔ ادبھت رامائن کی ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے :

نثار بھگوتی باغ سخن ہے
ریاضی شاعری بشن آرپن ہے

۴۔اجودھیا مہاتم:

بابو لال نبودی کی یہ کتاب ۱۸۷۷ء میں تمنّائی پریس، لکھنو سے شایع ہوئی۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC8398 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔ اس میں ۱۲۷ ادھیائے ہیں۔ جس میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان ملتا ہے۔ بابو لال نبودی نے اس کتاب کی ابتدا میں لکھا ہے کہ:

''پاربتی نے مہادیو جی سے کہا کہ آپ جملہ موجودات میں بڑے بھاگوت ہیں اور جو حالات جانتے ہیں اس زمانے میں کوئی نہیں جانتا۔ آپ نے جتنے تیرتھ ہیں سب کا مہاتم سُنایا ہے۔''

۵۔اجودھیا مہاتم:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

اس کتاب کو مصنّف نے ۱۸۷۷ء میں تمنّائی پریس، لکھنؤ سے شایع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر HL8398 ہے۔ یہ منثور ہے۔ اس کتاب میں اجودھیا کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ مصنّف اس کتاب کی ابتدا میں لکھتا ہے کہ:

''سری گورو دید جی مہاراج کا سمرن کر گنپت جی مہاراج کے دھیان کرنے سے سب بگھن دور ہو جاتے ہیں۔''

۶۔ تُلسی رامائن:

تنکی سچند کی یہ رام کہانی ۱۸۷۸ء میں شایع ہوئی۔ یہ کتاب الہ آباد یونیورسٹی کی لائبریری سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر U/31-250 ہے۔ یہ منظوم ہے۔ اس کتاب میں آٹھ ابواب ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:

بال کانڈ، اجودھیا کانڈ، ارنیہ کانڈ، کشکندھا کانڈ، سندر کانڈ، لنکا کانڈ، اُتّر کانڈ اور ردّ اعتراض۔

۷۔ رام لیلا:

منشی رام شہائے تمنّا اس کتاب کو تمنّائی پریس، لکھنؤ سے ۱۸۸۳ء میں شائع کرایا۔ یہ کتاب خدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر HL2844 ہے۔ اس کتاب میں رام کی عظمت کا بیان نظمیہ پیرائے میں پیش کیا ہے۔ رام کی عظمت کا بیان کرتے ہوئے شاعر نے لکھا ہے کہ:

لب سے میرے رام رام نکلے
وہ کام کرو کہ کام نکلے
دل صاف ہو آئینے کی صورت
پیش آئی نہ موقع کدورت

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

جب راون سیتا کو لنکا اُٹھا لے جاتا ہے۔تو سیتا رام کے غم میں ڈوبی ہوئی رہتی ہے۔ جب ہنومان لنکا پہنچتے ہیں تب سیتا کی جان میں جان آتی ہے۔ ہنومان کو دیکھ وہ بہت مسرور ہوتی ہیں اور اپنی آپ بیتی وہ ہنومان کو سُناتی ہیں۔ منشی رام سہائے تمنّا نے سیتا اور ہنومان کے ملاقات کی تصویر بہت ہی کامیابی کے ساتھ کھینچی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

جو جو گزرا تھا سب کہا حال
بولیں کہ میں ہوں الم سے پامال
وہ بولے کہ سن کے آپ کا حال
رام آئیں گے یاں بشان و اقبال
یہ سُن کے ہوئیں وہ شاد و مسرور
سمجھیں کہ یہی ہے قاصد رام
پھر بولیں ذرا سنبھل کے جانا
ہے گلشنِ راونِ توانا
وہ بولے کہ رام کی مدد ہے
جو آئی بلا وہ صاف رد ہے
پہلے کھائے بھی جو پسند آئے
توڑتے بھی بہت بہت گرائے

۸۔بجرنگ ساٹھکا:

اس کتاب کو منشی رام سہائے تمنّا نے ۱۸۸۴ء میں منشی نول کشور، لکھنو سے شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے دستیاب ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر HL6873 ہے۔ یہ منظوم ہے۔اس کتاب میں شاعر نے رام کہانی کو ۶۰ بند میں بڑے ہی فنّی لطائف اور ہُنر مندی کے ساتھ بیان

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کیاہے۔اس کتاب کے دو بند پیش ہیں:

تازہ ہوا باغ یک رنگی
غنچہ دل کی دور سے تنگی
فکر قلم کی ہے نیرنگی
دیکھ لو جلوۂ خوش آہنگی
جئے بجرنگی جئے بجرنگی
اے بجرنگی اے بجرنگی
مجھکو ملے ہر شے بجرنگی
قول تمنّا ہے بجرنگی
ہو رہے مطلب کے بجرنگی
جے بجرنگی جے بجرنگی

۹۔پوتھی شری راماین برنان:

رام کرت نے اس کتاب کو۱۸۸۴ء میں ہندو پریس، دھلی سے شائع کرایا۔کتاب الہ آباد یونیورسٹی کی لائبریری سے ہمدست ہوسکتی ہے۔جس کا نمبر 250-U/32 ہے۔شاعر نے اس کتاب کو نظمیہ پیرائے میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے۔جس میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔اس کتاب میں ایک جگہ شاعر نے لکھا ہے کہ:

پرتھم گورو گنیش لاوئں
پاچھئن تاس رام گُن گاوئں
وہی رام ہے گھٹ ناہیں
جل تھل میں بیاپک سب ٹھاہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۱۰۔ راماین بہار:

بابو بانکے بہاری لال بہآر کی 'راماین بہار' ۱۸۸۶ء میں منشی نول کشور، لکھنؤ سے شائع ہوئی۔ 'راماین بہار' خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر HL2841 ہے۔ یہ نظم ہے۔ جس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔ کتاب باتصویر ہے۔ اس کتاب سے دو شعر ملاحظہ ہوں:

سری کج سیس سمروں وفا سے
مراد دل ملے اُن کی دعا سے
گدّی پر بیٹھ کرکے کیا جگ رام نے
اب تک بہار نام ہے کیا خوش نما کے ساتھ

۱۱۔ راماین:

سری سکھ دیو لال نے اس کتاب کو منشی نول کشور، لکھنؤ سے ۱۸۸۷ء میں شائع کرایا۔ یہ کتاب بھارتی بھون لائبریری، الہ آباد میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر 9/88 ہے۔ اس کتاب میں پہلے سنسکرت زبان میں اشلوک درج ہیں۔ اشلوک کے بعد اُس کی تشریح پیش کی گئی ہے۔ مترجم نے ایک جگہ لکھا ہے کہ:

''منگل روپ وشنو بھگوان ہی ہیں۔ منگل روپ گرُن دھوجا والے وشنو ہی ہیں۔ منگل روپ کمانیں وشنو ہی ہیں، منگل کے گھر وشنو بھگوان ہی ہیں۔''

۱۲۔ تُلسی داس کرت راماین ارنیہ کانڈ سٹیک:

پنڈت لچھمی دتّ نے اس کتاب کو رام پریس، میرٹھ سے ۱۸۸۷ء میں شائع کرایا ہے۔ یہ کتاب بھارتی بھون لائبریری، الہ آباد میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر 9/101 ہے۔ اس کتاب کا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

زیادہ تر حصّہ نثر میں ہے۔ تُلسی داس کی اودھی زبان میں لکھی ہوئی 'رام چرت مانس' کا یہ ترجمہ ہے۔ پوری کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں رامائن کے ارنیہ کانڈ، کشکندھا کانڈ، سُندر کانڈ، لنکا کانڈ اور اُتّر کانڈ کا بیان ملتا ہے۔

۱۳۔ رامائن تُلسی داس کرت سٹیک:

سکھ دیولال نے اس کتاب کو ۱۸۸۷ء میں شائع کرایا۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر HL2839 ہے۔ اس میں رامائن کے ساتوں ابواب کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔

(i) ۱۴۔ رامائن آنند پرکاش اُردو (ارنیہ کانڈ سٹیک):

پنڈت چھمی دتّ کی یہ کتاب مطبع گیان پرکاش پریس، میرٹھ سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب رضا لائبریری، رام پور میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر 62 ہندومت اُردو ہے۔ پنڈت چھمی دتّ نے نظمیہ پیرائے میں رامائن کے ارنیہ کانڈ کا بیان اور اُس کی تشریح بڑے ہی والہانہ انداز میں بیان کیا ہے۔

(ii) ۱۴۔ رامائن آنند پرکاش اُردو (کشکندھا کانڈ سٹیک):

پنڈت چھمی دتّ نے اس کتاب کو ۱۸۹۰ء میں مطبع گیان پرکاش پریس، میرٹھ سے شائع کرایا۔ یہ کتاب رضا لائبریری، رام پور میں دستیاب ہے۔ جس کا نمبر 26 ہندومت اُردو ہے۔ یہ نظم ہے۔ اس کتاب میں رامائن کے کشکندھا کانڈ کا بیان اور اُس کی تشریح بھی ملتی ہے۔

(iii) ۱۴۔ شری مدرامائن آنند پرکاش (اجودھیا کانڈ سٹیک):

پنڈت چھمی دتّ کی یہ کتاب مطبع گیان پرکاش پریس، میرٹھ سے ۱۸۹۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب رضا لائبریری، رام پور سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ جس کا نمبر 26 ہندومت اُردو ہے۔ رامائن کے اجودھیا کانڈ کا بیان اس کتاب میں پنڈت چھمی دتّ نے نظمیہ پیرائے میں بڑے ہی فنّی لطائف کے ساتھ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پیش کیا ہے۔اس کتاب میں اجودھیا کانڈ کی تشریح بھی ملتی ہے۔

(iv)۱۴۔راماین آنند پرکاش اُردو(سندر کانڈ سٹیک):

اس کتاب کو پنڈت لچھمی دتّ نے ۱۹۰۲ء میں مطبع گیان پرکاش پریس، میرٹھ سے شائع کرایا۔ یہ کتاب رضا لائبریری، رام پور میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر 26 ہندومت اُردو ہے۔ راماین کے سُندر کانڈ کا بیان پنڈت لچھمی دتّ نے بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے۔اس میں سندر کانڈ کی تشریح بھی پنڈت لچھمی دتّ نے بیان کی ہے۔

(v)۱۴۔راماین آنند پرکاش اُردو(لنکا کانڈ سٹیک):

پنڈت لچھمی دتّ کی یہ کتاب رام پریس،میرٹھ سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب الہ آباد یونیورسٹی کی لائبریری میں دستیاب ہے۔ جس کا نمبر 250-U/41 ہے۔یہ نظم ہے۔جس میں راماین کے لنکا کانڈ کا بیان اوراُس کی تشریح ملتی ہے۔ اس میں رام اورراون کے جنگ کا بیان شاعر نے بڑے ہی والہانہ انداز سے پیش کیا ہے۔جس میں رام کی عظمت کا بیان پنڈت لچھمی دتّ نے کیا ہے۔

(vi)۱۴۔راماین آنند پرکاش (اجودھیا کانڈ سٹیک):

پنڈت لچھمی دتّ کی یہ کتاب رام پریس، میرٹھ سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب بھارتی بھون لائبریری، الہ آباد سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر 9/10 ہے۔نظمیہ پیرائے میں شاعر نے اس کتاب میں راماین کے اجودھیا کانڈ کا بیان اوراُس کی تشریح کی ہے۔

۱۵۔راماین بالمیکی بھاشا:

پرمیشر دیال کی یہ کتاب پہلی بار ۱۸۶۷ء میں شائع ہوئی تھی۔ چوتھی بار یہ کتاب ۱۸۹۶ء میں منشی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

نول کشور، لکھنو سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ جس کا نمبر ACC24107 ہے۔ کتاب نثر میں ہے۔ جس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔ بال کانڈ میں ۷۷ سرگ، اجودھیا کانڈ میں ۱۱۰ سرگ، ارنیہ کانڈ میں ۷۵ سرگ، کشکندھا کانڈ میں ٦٨ سرگ، سندر کانڈ میں ٦٨ سرگ، لنکا کانڈ میں ۱۳۳ سرگ اور اُتّر کانڈ میں ۱۲۱ سرگ ہیں۔

۱٦۔ بارہ کھری بخلاصہ رامائن:

منشی چھدمی لال کی یہ کتاب ۱۸۹۷ء میں منشی نول کشور، لکھنو سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے بدست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC6919 ہے۔ یہ نظم ہے۔ جس میں رامائن کا خُلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

۱۷۔ شری رام نام مہاتم:

اس کتاب کو منشی رگھبر دیال نے ۱۸۹۷ء میں منشی نول کشور، لکھنو سے شائع کرایا۔ منشی رگھبر دیال کی یہ کتاب الہ آباد یونیورسٹی کی لائبریری میں دستیاب ہے۔ جس کا نمبر 250-U/10 ہے۔ کتاب کا آدھا صفحہ ہندی میں اور آدھا صفحہ اُردو میں درج ہے۔ کتاب نثر میں ہے۔ جس میں رام کی عظمت اور اہمیت کا بیان کیا گیا ہے۔

۱۸۔ رامائن بطرز ناول:

اس ناول کو اچھّر چند نے ۱۹۰۱ء میں لالہ دتمل تاجر کتب، لاہور سے شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ جس کا نمبر ACC49526 ہے۔ اس ناول کے دو حصّے ہیں۔ پہلے حصّے میں ۱۱٦ ابواب ہیں اور دوسرے حصّے میں ۱۲۳ ابواب ہیں۔ اس کتاب میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۱۹۔تاریخ اجودھیا:

کنور درگا پرشاد کی یہ کتاب منشی نول کشور، لکھنؤ سے ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔کتاب کا زیادہ تر حصّہ نثر میں ہے۔اس کتاب میں اجودھیا کی تاریخ پیش کی گئی ہے۔جس میں راماین کا بیان ملتا ہے۔

۲۰۔جانکی بجی:

شنکر دیال فرحت کی کتاب جانکی بجی ۱۹۰۳ء میں منشی نول کشور، لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC6923 ہے۔ یہ نظم با تصویر ہے۔جس میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان ملتا ہے۔

۲۱(i)۔ہنومان چرتر (حصّہ اوّل):

بہاری لال نے ہنومان چرتر کی اوّل جلد مطبع برن پرکاشن، بلند شہر سے ۱۹۰۳ء میں شائع کی۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC24349 ہے۔ یہ ناول ہے۔جس میں ہنومان جی کی سوانح عمری درج ہے۔اس جلد میں ۱۱۳ ابواب ہیں۔ناول نگار ایک جگہ لکھتا ہے کہ:

> ”کاتک کا مہینہ ہے جاڑے کا آغاز ہے۔آفتاب کی کرنیں اب کرہ شمالی میں زیادہ ترچھی ہو جاتی ہیں۔

۲۱(ii)۔ہنومان چرتر (حصّہ دوم):

اس کتاب کو بہاری لال نے مطبع برن پرکاشن، بلند شہر سے ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا۔کتاب خُدا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC24350 ہے۔ہنومان چرتر ناول کی ہیئت میں ہے۔ یہ دوسری جلد ہے۔جس میں ہنومان جی کی سوانح عمری بیان کی گئی ہے۔اس کتاب میں ۱۴ابواب سے ۲۱ابواب تک کا بیان ملتا ہے۔اس کتاب کے آخر میں درج ہے کہ:

''اس وقت سب کی رائے پہلے ہنور دیپ چلنے کی قرار پائی اور سب کے سب راجہ سوریہ کے ہمراہ ایمان میں سوار ہوکر اُس طرف کو چل دیے فقط۔''

۲۱(iii)۔ہنومان چرتر (حصّہ سوم):

ہنومان چرتر کو بہاری لال نے مطبع منشی ہری پرساد، بلند شہر سے ۱۹۰۳ء میں شائع کرایا۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC24351 ہے۔ یہ ناول ہے۔ہنومان چرتر کی یہ تیسری جلد ہے۔اس کتاب میں ۲۲ سے ۱۲۸ابواب تک راماین کا بیان ملتا ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناول نگار نے اس کتاب کو پانچ یا چھ جلدوں میں تقسیم کیا ہے لیکن اس ناول کی صرف تیسری جلد ہی دستیاب ہوسکی۔اس کتاب کے آخر میں ناول نگار لکھتا ہے کہ:

''اتنا کہہ کر بھبھیشن نے کونسل برخاست کی اور حسب تجویز دارالسلطنت کے گرد ایک طلسمی کوٹ تیّار کرا کر اسے ہر طرح پر محفوظ بنالیا۔''

۲۲۔شکشاولی راماین:

منشی رام سہائے تمنّا کی کتاب ہند پریس، لکھنو سے ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC62102 ہے۔شکشاولی رامائن میں شاعر نے رام نام مہاتم، بال کانڈ، اجودھیا کانڈ، ارنیہ کانڈ، کشکندھا کانڈ، سندر کانڈ، اُتّر کانڈ اور سیتارام کی استُت بیان کی گئی ہے۔اس کتاب کے دو شعر ملاحظہ ہوں:

رام کا نام ہے آرام کا دینے والا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

دھیان کا گیان کا دھن دھام دینے والا

داس تمنّا سرن تمہاری سیتا جی کے پیارے ہو تم
اس جوڑی پر تن من وردان سیتا رام ہمارے ہو تم

۲۳۔رام لگن معروف بہ مجموعہ سخن:

اس کتاب کو منشی بنسی لال نے نظمیہ پیرائے میں بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں شاعر نے بارہ ماسہ کا ذکر کیا ہے جو رامائن پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ اس کتاب میں غزل اور رباعی بھی شامل ہے۔منشی بنسی لال کی یہ کتاب ۱۹۰۹ء میں منشی نول کشور، لکھنو سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری ، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC 90700 ہے۔اس کتاب کے دو شعر ملاحظہ ہوں:

جہان میں ہر کا ہری نام سے ہرا ہر کام
اوسی کے نام پہ ہوتا ہے کام کل انجام

ہر مرض کو دور کر دیتا ہوں
پھر اثر کیا شہ ہے اضمحلال کا

۲۴۔اختصار حقیقت معروف بہ رام لیلا:

لالہ ٹھاکر داس کی یہ کتاب قیصر ہند پریس، بدایوں سے ۱۹۱۰ء میں شائع ہوئی۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC31710 ہے۔اس کتاب میں کُل ۳۲ صفحات ہیں۔جن میں ۲۲ صفحات تک رام لیلا کا بیان شاعر نے نظمیہ پیرائے میں بہت ہی فنّی لطائف کے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ساتھ کیا ہے۔اس کے بعد ۲۳ سے ۳۲ صفحات تک ایک مضمون ' کیا ہنومان جی بندر تھے؟ ' نثر میں قلمبند کیا ہے۔رام لیلا کا ایک شعر پیش ہے:

رام کی لیلا تحیّر خیز ہے
رام کی لیلا عجب انگیز ہے

۲۵۔راماین:

لالہ نگینہ مل نے رامائن کو آریہ پریس، جالندھر سے ۱۹۱۰ء میں شائع کرایا۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC62150 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔اس رامایِن میں بال کانڈ،اجودھیا کانڈ،آرنیہ کانڈ،کشکندھا کانڈ،سندر کانڈ،لنکا کانڈ اور اُتّر کانڈ کا بیان مصنّف نے بہت ہی سادہ اور سلیس زبان میں کیا ہے۔اس کتاب کی ابتدا میں مصنّف لکھتا ہے کہ:

''ملک اودھ میں سرجو نام ایک ندی بہتی ہے۔ پہلے اس کے کنارے اجودھیا نام ایک بڑا شہر بہت خوبصورت آباد تھا۔''

کتاب کے آخر میں مصنّف نے لکھا ہے کہ:

''اس طرح چاروں بھائیوں نے اپنی اپنی اولاد کو راج تقسیم کر کے عبادت میں عمر بسر کی اور اس دُنیا سے کوچ کیا۔''

۲۶۔رام لیلا:

حکیم تپیشوری پرساد کی یہ کتاب لاپریس، کانپور سے ۱۹۱۱ء میں شائع ہوئی ہے۔رام لیلا بھارتی بھون لائبریری، الہ آباد میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر 11/67 ہے۔اس رام لیلا کو حکیم تپیشوری پرساد نے ڈرامہ کی ہیئت میں تخلیق کیا ہے۔اس کتاب میں رام کہانی کا بیان ملتا ہے۔رام لیلا کا ایک اقتباس پیش ہے:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

''کیوں بھائی الفت رائے یہ آج بہت بڑا اجماؤ اس پریڈ گراؤنڈ (پریٹ کانپور) پر کیسا ہے۔ ہزار ہا آدمی ادھر سے ادھر جا رہے ہیں۔ اندر احاطہ میں یہ کیا ہو رہا ہے۔ اکثر لوگ سرخ و سیاہ کپڑے پہنے اور چہرے لگائے اچھل کود کر رہے ہیں۔ ایک جانب شامیانہ کے نیچے پختہ چوترہ پر ایک سنگھاسن سنہرے کام کا رکھا ہے۔ اس پر دو بالک دھنش بان لیے اور درمیان میں ایک استری لیے بیٹھے ہیں۔''

۲۷۔ہنومان چالسا:

منشی رام سہائے تمنّا نے ہنومان چالسا کو منشی نول کشور، لکھنو سے ۱۹۱۲ء میں بار چہارم شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC6423 ہے۔ منشی رام سہائے تمنّا نے ہنومان جی کی حمد و ثنا نظمیہ پیرائے میں پیش کی ہے۔ اس کتاب کا دو شعر ملاحظہ ہو:

مہا دیو و برہما بھگوان کی جئے
سری گور کی شوکت اور شان کی جئے

لکھا میں نے فوراً یہ مصرعہ نادر
کہی بہتر استُت مہابیر جی کی

۲۸۔رامائن بھاکھا:

تلسی داس کی یہ کتاب 'رامائن بھاکھا' منشی نول کشور، لکھنو سے ۱۹۱۳ء میں بار چہارم شائع ہوئی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC 80859 ہے۔ اس رامائن بھاکھا میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان نظمیہ پیرائے میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ کیا گیا۔ جس میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان ملتا ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۲۹۔ راماین بھاکھا:

یہ کتاب تلسی داس کی لکھی ہوئی ہے۔ جو منشی نول کشور، لکھنو سے ۱۹۱۳ء میں شائع ہوئی۔ کتاب الہ آباد یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر 250-U/39 ہے۔ یہ نظم ہے۔ جس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔

۳۰۔ سہائی رامائن:

بابو رام سہائی کپور کی سہائی رامائن ۱۹۱۴ء میں مفید عام پریس، لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC24085 ہے۔ بابو رام سہائی کپور نے اس کتاب کو ڈرامہ کی ہیئت میں عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس میں سگریو ملاپ اور سیتا جی کی کھوج کا بیان ملتا ہے۔ اس کتاب کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ڈرامہ نگار نے رام کی حالاتِ زندگی کا بیان کم از کم دس یا بارہ جلدوں میں پیش کیا ہے لیکن سہائی رامائن کی صرف دو جلد ہی دستیاب ہوسکی ہیں۔ اس کتاب میں ایک جگہ ڈرامہ نگار لکھتا ہے:

''رام چندر۔ اب سب لوگ آرام کرو اور کل سویرے ہی یہاں سے کوچ مقام کرو۔''

۳۱۔ سہائی رامائن:

بابو رام سہائی کپور نے اس کتاب کو مفید عام پریس، لاہور سے ۱۹۱۶ء میں شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہم دست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC24082 ہے۔ یہ سہائی رامائن کی دوسری جلد ہے۔ اس کتاب میں سری رام جنم اور سری جانکی جنم وغیرہ کا بیان ڈرامہ نگار نے کیا ہے۔ اس کتاب کی ابتدائی سطریں ملاحظہ ہو:

''(گورو بشسٹ، سمنت و دیگر امرائے سلطنت حسب مراتب بیٹھے ہیں)

(سلامی اتواپ ہونا)

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com UrduDost Library

چوب دار: سرتاج رگھوبنس کے تشریف لاتے ہیں
جلوہ کو دیکھ کر مہر و ماہ سر جھکاتے ہیں۔''

۳۲۔ رامائن کے بعض سین:

مولوی عبدلستار کی کتاب 'رامائن کے بعض سین' ۱۹۱۵ء میں دلگداز پریس، لکھنو سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب ہندوستانی اکادمی، الہ آباد میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر 852 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔ جو رام کی حالاتِ زندگی پر مبنی ہے۔ اس میں ۱۳ ابواب ہیں۔ اس کتاب میں چتر کوٹ پہاڑ، منداکنی ندی، سیتا جی راون کے پنجے میں، رام چندر جی کی بے قراری، ہجر میں موسم بہار، ایک شاہد عینی کا بیان، سیتا جی راون کی قید میں، راون کا محل، کمبھ کرن کی نیند، راون میدان جنگ میں، راون کا مارا جانا، بچھڑے ہوؤں کا ملنا اور راج گدّی وغیرہ کا بیان ملتا ہے۔ مولوی عبدلستّار نے ایک جگہ لکھا ہے کہ:

''رامائن اگر چہ ہندوؤں کا مذہبی واقعہ ہے لیکن بحیثیت تاریخ دیکھا جائے تو بھی دل پر پورا اثر ڈالتا ہے۔''

رامائن ہماری ہندوستانی تہذیب کا ایک حصّہ ہے۔ جس کی ابدی، جمالیاتی، قدریاتی، علمیاتی، وجودیاتی، عرفانیاتی، قدسیاتی اور الوہیاتی معنویت اور قدر و قیمت ہے۔ اس کتاب کا ایک جملہ اور ملاحظہ ہو:

''بس یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے مہاراجہ رام چندر جی کی سلطنت کو مبارک ثابت کرنے کو دُنیا میں ست جگ پھر پلٹ آیا ہے۔''

۳۳۔ نغمۂ رامائن:

منشی رام سہائے تمنّا کی کتاب نغمۂ رامائن ۱۹۱۵ء میں مطبع تمنّائی، لکھنو سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC62163 ہے۔ منشی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

رام سہائے تمنّا نے نغمۂ راماین میں رام کی حالاتِ زندگی کو نظمیہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔اس کتاب میں راماین کے بال کانڈ،اجودھیا کانڈ،لنکا کانڈ،ارنیہ کانڈ،کشکندھا کانڈ،سندر کانڈ اور اُتّر کانڈ کا بیان ملتا ہے۔رام کے برات کی تصویر شاعر نے یوں کھینچی ہے:

رام کی دھوم سے آئی ہے برات آج کی رات
راحت و لطف کی پیش آئی ہے بات آج کی رات
اپنے سمدھی سے سری راجہ جنک کہنے لگے
مہربان مجھ پہ ہوئی آپ کی ذات آج کی رات

برات جب راجہ جنک کے دروازہ پر لگتی ہے۔چاروں طرف خوشی کا ماحول ہے۔شادی کے سات پھیرے رام چندر جی لیتے ہیں۔اُس وقت کی حقیقی تصویر شاعر نے بہت ہی خوبصورت انداز سے پیش کی ہے۔چند اشعار خاطر نشان ہو:

بھانور کے لیے کی تیّاری
بیٹھے رام اور جنک کماری
گھٹ کے لیے گنگا جی آئیں
آئیں خوشی سے گورِخوش آئیں
بھانور کی ہوئی جو رسم پوری
رنج کی قربت سے ہوئی دوری
پائیں مرادیں اہل طرب نے
رام و سیا کو دیکھا سب نے
دولہا دولہن رہیں شاد ہمیشہ
گھر پہ رہے آباد ہمیشہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کیکئی جب راجہ دشرتھ سے رام کے چودہ برس کا وردان مانگتی ہے اور رام جب ننہال سے اجودھیا واپس آتے ہیں تو اُن کو اس بات کا کوئی رنج نہیں ہوتا ہے۔ وہ ایک فرمابردار بیٹے تھے۔ انھوں نے اپنی ماں کیکئی سے کہا:

تاج وتخت سے کچھ ہم کو سروکار نہیں
لیجئے دشت نوردی سے بھی انکار نہیں
بھرت تو چین سے آرام اجودھیا میں کریں
بارِغم سر پہ اُٹھانا مجھے دشوار نہیں
لیجئے ہم تو چلے آپ کو کرکے پرنام
دولتِ جاہ و حکومت ہمیں درکار نہیں

ہنومان کے لنکا میں آنے اور وہاں پر ہاہا کار مچانے کی منظر کشی منشی رام سہائے تمنّا نے بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کی ہے۔ اس ضمن میں چند اشعار پیش ہیں:

لنکا کا باغ مفت میں برباد کر دیا
پھل بیشمار توڑ کے چن چن کے کھا لیے
مارا ہمارا نورِ نظر کو بھی بے گناہ
اب آگے میرے آکے نہ آنکھیں نکالیے
اب آپ کو بھی خوب ملے گی سزائے جرم
سر پر زمین و چرخ سب آ کر اُٹھا لیے

جب راون کی فوج کے سارے بہادر ایک ایک کر ختم ہو جاتے ہیں تو آخر میں راون میدانِ جنگ میں آتا ہے۔ رام اور راون کے جنگ کی حقیقی تصویر شاعر نے بڑی فنکاری اور چابک دستی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس سلسلے میں چند اشعار خاطر نشیں ہو:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

راون پھر با خاطرِ مضطر
آگے بڑھا خود لشکر لے کر
ہو گئے لشکر دونوں مقابل
وصلی کے مانند تھے واصل
شور یہی تھا مارو مارو
تیغ قضا کے گھاٹ اُتارو
رام نے بس حکمت سے وہیں پر
سحر شکن تیر اپنا کیا سر
فوج رام بھی بڑھ کے جو آئی
ہونے لگی آپس میں لڑائی
سایہ بھی تھا دیوار کا دشمن
ایک ایک تھا چار کا دشمن
تیر نکلتے تھے جو کمان سے
بھڑتے تھے جا کر رگِ جان سے
راون نے وہیں سحر دکھایا
جادو کا لشکر آگے بڑھایا
رام نے پھر تیر ایسا کیا سر
ہار کے بھاگا راون مضطر
راون کو پھر تاب نہ آئی
فوجِ لنکا آگے بڑھائی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

رام لنکا فتح کر کے لکشمن اور سیتا کے ساتھ اجودھیا واپس لوٹتے ہیں تو اُس وقت کی تصویر شاعر نے بہت ہی دلفریب انداز میں پیش کی ہے۔ رام کے اجودھیا آنے کی منظر کشی منشی رام سہائے تمنّا نے یوں کھینچی ہے:

رام ہیں آج اجودھیا میں جو آنے والے
فرش کو آنکھیں ہیں مشتاق بچھانے والے
چشمِ دل ہونے کو پُرزور ہے بعد مدّت
لوگ درشن ہیں شری رام کے پانے والے
ہیں وہی آج سبکدوش بصد لطف و خوشی
غمِ فرقت کے جو صدمے تھے اُٹھانے والے

۳۴۔رامائن:

شیو برت لال ورمن کی رامائن ۱۹۱۹ء میں جے۔ایس،سنت سنگھ، لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23857 ہے۔ یہ کتاب با تصویر ہے۔جس میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان شاعر نے نظمیہ پیرائے میں بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا ہے۔

۳۵۔آریہ سنگیت رامائن (حصّہ سوم):

سردار جسونت سنگھ ورما ٹوہانوی کی آریہ سنگیت رامائن دلّی پرنٹنگ ورکس، دہلی سے ۱۹۱۹ء میں شائع ہوئی۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC24098 ہے۔ یہ ڈرامہ ہے۔ رام کی حالاتِ زندگی کو ڈرامہ نگار نے چار حصّہ میں تقسیم کیا ہے۔ یہ تیسرا حصّہ ہے۔ ڈرامہ کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com UrduDost Library

''رام چندر جی۔ بھرت جی۔ میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھکو نہ تمہاری نسبت کوئی شکایت ہے نہ ماتا کیکئی پر کچھ افسوس ہے۔''

(i)۳۶۔دشرتھ پرتگیا پالن:

یہ کتاب ابوالعلائی اسٹیم پریس، آگرہ سے پانڈت رادھے شیام نے بار دوم ۱۹۱۹ء میں شائع کی ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔یہ نظم ہے۔جو رامائن کا ایک جُزو ہے۔پنڈت رادھے شیام نے رامائن کو کئی حصّے میں منقسم کیا ہےاور ہر حصّے کو الگ الگ شائع کیا ہے۔اس کتاب میں شاعر نے دشرتھ پرتگیا پالن کا بیان کیا ہے۔اس کتاب کے آخر میں شاعر لکھتا ہے کہ:

ادھر مسکرا کے چلے مند مند سکھ دھام
دھنیہ رام اور دھنیہ یہ گاتھا رادھے شیام

(ii)۳۶۔بن یاترا:

پنڈت رادھے شیام کی یہ کتاب ۱۹۱۹ء میں دوسری بار ابوالعلائی اسٹیم پریس، آگرہ سے شائع ہوئی ہے۔ خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں یہ کتاب دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔بن یاترا بالمیکی رامائن کا ایک جُزو ہے۔اس کتاب میں رام سیتا اور لکشمن جب بن کو روانہ ہوتے ہیں تو اُس کی حقیقی تصویر کو پنڈت رادھے شیام نے نظمیہ پیرائے میں بہت ہی فنّی لطائف اور دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔اس کتاب کا ایک شعر پیش ہے:

جل تھل نبھ چر تمام گاتے ہیں رام نام
لذّت ہے سورگ دھام ہر شت ہے رادھے شیام

(iii)۳۶۔سیتا ہرن:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۱۹۱۹ء میں دوسری بار پنڈت رادھے شیام نے اس کتاب کو ابوالعلائی پریس، آگرہ سے شائع کرایا ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔ سیتا ہرن رامائن کا ایک جُز و ہے۔ اس کتاب میں جب راون سیتا کو لنکا اُٹھا لے جاتا ہے، اُس وقت کا بیان شاعر نے سیتا ہرن میں کیا ہے۔ پنڈت رادھے شیام سیتا ہرن کی ابتدا میں لکھتے ہیں:

شرن میں آئے ہیں ہم تمہارے دیا کرو ہے دیالو بھگوان سنبھالو بگڑی دشا
ہماری دیا کرو ہے دیالو بھگوان

۳۶(iv)۔ سیتا جی کی کھوج:

پنڈت رادھے شیام نے اس کتاب کو ۱۹۱۹ء میں دوسری بار ابوالعلائی اسٹیم پریس، آگرہ سے شائع کی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔ سیتا جی کی کھوج رامائن کا ایک جُز و ہے۔ اس کتاب میں پنڈت رادھے شیام لکھتے ہیں:

یہ سنتے ہی ہو گئے سیدھے سرل سبھاؤ
آیا رادھے شیام تب سچّا بھگتی بھاؤ

۳۶(v)۔ پرشرام سمباد:

۱۹۱۹ء میں پنڈت رادھے شیام نے اس کتاب کو ابوالعلائی اسٹیم پریس، آگرہ سے شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔ پرشرام سمباد رامائن کا ایک جُز و ہے۔ جس کو شاعر نے نظمیہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ شاعر نے اس کتاب کے آخر میں لکھا ہے:

یہ سندر سوبھا دیکھ دیکھ سب بولے راگھویندر کی جئے
تم بھی اب رادھے شیام کہو شری سیتا رام چندر کی جئے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

(vi)۳۶۔پشپ واٹکا:

پنڈت رادھے شیام نے راماین کے اس جُزوکو ۱۹۱۹ء میں بارِدوم ابوالعلائی اسٹیم پریس، آگرہ سے شائع کرایا۔کتاب خُدابخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔یہ نظم ہے۔

(vii)جوشلیاماتاسے وداعی:

۱۹۲۰ء میں پنڈت رادھے شیام نے اس کتاب کو ابوالعلائی اسٹیم پریس، آگرہ سے شائع کرایا۔کتاب خُدابخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔یہ نظم ہے۔شاعر نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے:

نہیں کچھ شوک کا کارن ہے ہے آنند رادھے شیام
کہ اپنے بن کے بھکتوں میں رہے ہم چودہ برسوں کو

(viii)۳۶۔سونی ایودھیا:

اس کتاب کو پنڈت رادھے شیام نے ۱۹۲۰ء میں دوسری بار ابوالعلائی اسٹیم پریس، آگرہ سے شائع کی۔کتاب خُدابخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔اس کاب کو شاعر نے نظمیہ پیرائے میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے۔اس کتاب کا ایک شعر پیش ہے:

سونی ایودھیا سونی ایودھیا سونی بن
رہا سر سائے کیسا دور ہے گا زمانہ

(ix)۳۶۔رام سگریو کی مترتا:

اس نظم پنڈت رادھے شیام نے راماین کے اس جُزوکو ۱۹۲۰ء میں ابوالعلائی اسٹیم پریس، آگرہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سے شائع کرایا۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔ پنڈت رادھے شیام لکھتے ہیں:

بجرنگ بلی میری ناؤ چلی ذرا بلّی کرپا کی لگا دینا
مجھے روگ نے شوک نے گھیر لیا میرے تاپ کو ناتھ مٹا دینا

۳۶(x)۔اشوک واٹکا:

پنڈت رادھے شیام نے اس نظم کو ۱۹۲۰ء میں ابوالعلائی اسٹیم پریس، آگرہ سے شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔ یہ نظم رامائن کا ایک جُزو ہے۔شاعر نے ایک جگہ لکھا ہے:

جس جگہ رام اسمارک ہو وہاں رام دلارا بھی ہوگا
جس جگہ رام چرچا ہوگی وہاں ذکر تمہارا بھی ہوگا

۳۶(xi)۔لنکا دہن:

لنکا دہن کو پنڈت رادھے شیام نے ۱۹۲۰ء میں ابوالعلائی اسٹیم پریس، آگرہ سے شائع کیا۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔ لنکا دہن رامائن کا ایک جُزو ہے۔

۳۶(xii)۔بھیشن کی شرناگتی:

پنڈت رادھے شیام نے اس کتاب کو ابوالعلائی اسٹیم پریس، آگرہ سے ۱۹۲۰ء میں دوسری بار شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔اس نظم میں بھیشن کی شرناگتی کا بیان پنڈت رادھے شیام نے بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ نظمیہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ پنڈت رادھے شیام لکھتے ہیں:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ سنکر جئے کار ہوا دھن گونجنے لگی ہری ہر کی
تم بھی اب رادھے شیام کہو جئے رام اور رامیشور کی

۳۶(xiii)۔راج تلک:

پنڈت رادھے شیام نے اس نظم کو شری رادھے شیام پریس، بریلی سے ۱۹۵۲ء میں چھٹویں بار شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC 23881 ہے۔ اس کتاب میں بھرت کے راج تلک کا بیان کیا ہے۔شاعر نے ایک جگہ لکھا ہے:

ایک دوس تھا اودھ میں اودھ رہا اکلائے
ادھر بھرت کو بھرت کا روگ رہا ستائے

۳۶(xiv)۔شتونتی سیا کی وجئے:

اس کتاب کو پنڈت رادھے شیام نے ۱۹۶۰ء میں چھٹویں بار رادھے شیام پریس، بریلی سے شائع کرایا۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔اس کتاب میں سیتا جی کی جیت کا بیان کیا گیا ہے۔اس کتاب کے دوشعر پیش ہیں:

سنا ہے تارے ہیں تم نے لاکھوں
ہمیں جو تارو تو بھی جانیں
اس پرجا کو گرو آشرم ہی سے
ہم دونوں شیش نواتے ہیں

۳۶(xv)۔رام جنم:

پنڈت رادھے شیام نے اس نظم کو رادھے شیام پستکالیہ، بریلی سے ۱۹۶۱ء میں دسویں بار شائع کیا۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔اس

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں رام کی پیدائش کا بیان شاعر نے بڑے ہی فنّی جمالیات اور قدریات کے ساتھ کیا ہے۔

(xvi)۳۶۔دھنش یگیہ:

دھنش یگیہ کو پنڈت رادھے شیام نے ۱۹۶۱ء میں بارِدوم رادھے شیام پستکالیہ، بریلی سے شائع کیا۔ یہ کتاب خُدابخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔رام اور سیتا کے شادی کی تصویر پنڈت رادھے شیام نے بہت ہی کامیابی کے ساتھ کھینچی ہے۔سیتا نے سویمبر میں رام کو دیکھا تو رام کے جمال کو دیکھتی ہی رہ گئیں اور انھوں نے بھگوان شنکر سے عبادت کی اور رام کو پتی کے روپ میں مانگا۔سیتا کے حسن و جمال اور رام کی خوبصورتی کا بیان کرتے ہوئے پنڈت رادھے شیام لکھتے ہیں:

کومل کملوں سے ہاتھوں میں سندر جۓ مالا لیے ہوئے
چل رہے ہیں سیا گمبھیر چال نظروں کو نیچے کیے ہوئے
سرسری میں دیکھا ایک بار درمیانی نیچے درجوں پر
پھر جلدی سے دوڑی نگاہ اونچے بشال منچانوں پر
اس سمئے مدھیہ میں نینوں کے اپنا پیارا رگھوبر دیکھا
تھک گئیں تھاہ ملتی ہی نہیں ایسا اتھاہ ساگر دیکھا
پھر پوشیدہ نظروں ہی میں اُس چھب کو لگا تار دیکھا
لجّا شردھا کی آنکھوں سے شرما کر بار بار دیکھا

سیتا سویمبر میں جب سیتا کی سکھیاں رام کو دیکھتی ہیں تو وہ حیرت میں پڑ جاتی ہیں کہ کیا یہ چھوٹا سا بالک بھگوان شنکر کا دھنش توڑ پائے گا؟ سیتا سویمبر میں لوگوں کی ذہنی کیفیت اور دھنش ٹوٹنے کی دلکش تصویر شاعر نے اس طرح پیش کی ہے:

ہے سکھی اس سمئے راجہ کو اُٹھ کے نہ کوئی سمجھاتا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ بالک اس ہٹ یوگیہ کہاں جو دھنش اُٹھانے جاتا ہے
راون داناسُر سے یودھا ہارے جب دھنش اُٹھانے میں
پھر سمئے نشٹ کیوں کرتے ہیں بچّوں کو کھیل کھلانے میں
اب تک بدنامی ہوئی بہت اب پھر کیوں ہنسی کراتے ہیں
یودھا تھے تو رگڑ چکے اب بچّے دھنش اُٹھاتے ہیں
اس سے تو یہ ہی بہتر ہے جلد اب ختم کرا دیویں
یا پرن کو توڑ یوگیہ ور سے سیتا کا بیاہ رچا دیویں
جس سمئے اُٹھایا دھنوا کو دامن سے مانو دمک اُٹھی
پھر دھنش ہوا نبھ منڈل سم گھنگھور گھٹا جیوں تمک اُٹھی
لے لیا چڑھایا پھر کھینچا پھر ذرا لچایا چٹکی میں
لیلیٰ دھاری کے ہاتھوں نے سب کھیل دکھایا چٹکی میں
سنّاٹا ساری سبھا پہ تھا بُت ہوئے سب تکتے تھے
کیا کیا ہوا کیا ہوگا کچھ پتہ نہیں بھوچکّے سے تھے
اتنے میں چرچر شبد ہوا پھر گونجا ایک تڑاکا سا
رگھونندن نے دھنو توڑ دیا دنیا میں ہوا دھماکا سا

بھگوان رام جب شنکر جی کے دھنش کا توڑ دیتے ہیں اُسی وقت وہاں پررشی پرشرام جی آتے ہیں۔ بھگوان شنکر کا دھنش پرشرام جی ٹوٹا ہوا دیکھتے ہیں تو وہ بہت غصّہ ہوتے ہیں۔ پرشرام اور لکشمن کے مکالمہ کی دلکش تصویر نظمیہ پیرائے میں پنڈت رادھے شیام نے بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کی ہے۔ اس بند میں لکشمن پرشرام جی سے کہتے ہیں:

سری مہاراج تم برہمن ہواس لیے مجھے یہ کہنا ہے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

تم کو یہ زیب نہیں دیتا جو کرودھ کا زیور پہنا ہے
یہ گہنا ہے رجپوتوں کا جو پہنا جاتا ہے رن میں
اپرادھ چھما ہو مہاراج چاہئے شانتی برہمن میں

لکشمن کی باتوں کو سن کر پرشرام جی اور غصّہ میں ہو جاتے ہیں۔ وہ لکشمن سے کہتے ہیں:

لکھن لال نے جب کہا ایسا وچن ورودھ
پرشرام کے ہردے میں بڑھا اور بھی کرودھ
بولے دشٹ تجھے ہوا کیا ہے جو بات کاٹتا جاتا ہے
کیا نیوتاری بامن سمجھا جو مجھے ڈانٹتا جاتا ہے
مجھکو سیدھا برہمن نہ جان میں چھتری کل کا ورودھی ہوں
بھر گو ونشی بال برہم چاری اتی کرودھی ہوں نرموہی ہوں
میرے اس خونی پرشے نے شونت کی ندی بہا دی ہے
اس آریہ بھوم میں بہت بار چھترانی رانڈ بنا دی ہے

پرشرام کے تیو دیکھ کر لکشمن کو بھی غصّہ آتا ہے۔ وہ بڑے بے باک اور بے خوف ہو کر پرشرام جی سے کہتے ہیں:

پرشہ دکھلا کر بار بار کیوں مجھے ڈرانے آتے ہو
کیا کال آپ کا واہن ہے جو اُسے ساتھ میں لائے ہو
وہ لوہا تمہیں مبارک ہو جس نے گھر کا لہو چاٹا
بلہاری میں اُن ہاتھوں کی جس نے ماتا کا سر کاٹا

اس کے بعد پرشرام جی گورو وشوامتر کی طرف مخاطب ہوتے ہیں اور اپنے غصّہ اور خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چھوٹا بھائی تو بار بار انگارے مجھ پر پھینک رہا
تو میٹھی میٹھی باتوں سے چوٹوں کو میری سینک رہا
وہ تو ہے گرم نرم ہے یہ کُٹل نیت ہے دونوں کی
کیوں بشوامتر دیکھتے ہو چالاکی اپنے چیلوں کی

(xvii)۳۶۔پنچ وٹی:

پنڈت رادھے شیام نے اس کتاب کو رادھے شیام پستکالیہ، بریلی سے ۱۹۶۱ء میں دوسری بارشائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔پنچ وٹی راماین کا ایک جزو ہے۔

(xviii)۔۳۶۔انگدراون سمباد:

یہ نظم ہے۔جس کو پنڈت رادھے شیام نے ۱۹۶۱ء میں ۱۷ویں باررادھے شیام پستکالیہ، بریلی سے شائع کرایا۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔یہ کتاب رامائن کا ایک جُزو ہے۔

(xix)۳۶۔اہراون بدھ:

پنڈت رادھے شیام نے اس نظم کو رادھے شیام پستکالیہ، بریلی سے ۱۹۶۱ء میں پانچویں بار شائع کرایا۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دیستاب ہے۔شاعر نے اس کتاب میں رام کے ذریعہ اہراون کے قتل کا بیان کیا ہے۔اہراون بدھ رامائن کا ایک جُزو ہے۔

(xx)۳۶۔راون بدھ:

اس کتاب کو پنڈت رادھے شیام نے رادھے شیام پستکالیہ، بریلی سے ۱۹۶۱ء میں دسویں بار

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

شائع کرایا۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔یہ کتاب راماین کا ایک جزو ہے۔

۳۶(xxi)۔رام اشومیدھ:

پنڈت رادھے شیام نے اس کتاب کو ۱۹۶۱ء میں دسویں بار رادھے شیام پستکالیہ، بریلی سے شائع کی ہے۔یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔جس کا نمبر ACC23881 ہے۔رام اشومیدھ بالمیکی رامائن کا ایک جزو ہے۔

۳۶(xxii)۔لوکُش ویرتا:

لوکُش ویرتا کو پنڈت رادھے شیام نے ۱۹۶۲ء میں پانچویں بار رادھے شیام پستکالیہ، بریلی سے شائع کرایا۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔یہ نظم ہے۔لوکُش ویرتا رامائن کا ایک جزو ہے۔اس کتاب میں اُس وقت کا بیان کیا گیا ہے جب رام اشومیدھ یگیہ کرنے کے بعد اپنا گھوڑا چھوڑتے ہین اقور اُن کے گھوڑے کو لو اور کُش پکڑ لیتے ہیں۔اس کے بعد لوکُش اور لکشمن کی جنگ ہوتی ہے۔اس نظم کا ایک شعر پیش ہے:

دھنوا کو کر میں لے کر سرکار اب نہ آنا
پرتھوی کو لال کرنے زنہار اب نہ آنا

۳۶(xxiii)۔میگھناد کا شکتی پریوگ:

پنڈت رادھے شیام نے اس نظم کو ۱۹۶۱ء میں چوتھی بار رادھے شیام پستکالیہ، بریلی سے شائع کرایا ہے۔یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔اس کتاب میں اُس وقت کا بیان کیا گیا ہے جب لکشمن پر میگھناد شکتی کا استعمال کرتا ہے۔میگھناد کا شکتی پریوگ رامائن کا ایک جزو ہے۔پنڈے رادھے شیام لکھتے ہیں:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

پکارا جس نے سنی اُس کی ہی بجرنگ بلی
ہو اپنی بات کے ایسے دھنی بجرنگ بلی

(xxiv)۳۶۔ستی سلوچنا:

اس نظم کو پنڈت رادھے شیام نے ۱۹۶۴ء میں چوتھی بار رادھے شیام پستکالیہ، بریلی سے شائع کی۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔ ستی سلوچنا بالمیکی رامائن کا ایک جُزو ہے۔

(xxv)۳۶۔سیتا بن باس:

پنڈت رادھے شیام نے اس کتاب کو ۱۹۵۶ء میں پانچویں بار رادھے شیام پریس، بریلی سے شائع کی۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔ یہ نظم ہے۔ اس کتاب میں اُس وقت کی تصویر کشی کی گئی ہے جب رام ایک دھوبی کے کہنے پر سیتا کو بن باس دیتے ہیں۔ پنڈت رادھے شیام نے ایک جگہ لکھا ہے:

میرے شنکر بہت باہر رہے اب گھر میں لاؤں گا
شوالہ ہے ہردے اپنا وہیں سادر بلاؤں گا

(xxvi)۳۶۔چترکوٹ بھرت ملاپ:

اس نظم کو پنڈت رادھے شیام نے ۱۹۶۵ء میں رادھے شیام پریس، بریلی سے شائع کیا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ جس کا نمبر ACC23881 ہے۔ چترکوٹ میں بھرت ملاپ بالمیکی رامائن کا ایک جُزو ہے۔ اس کتاب میں اُس وقت کی شاعر نے منظر کشی کی ہے جب رام بن باس چلے جاتے ہیں، تب بھرت رام کو اجودھیا واپس بلانے کے لیے جاتے ہیں اور اجودھیا سے وہ چترکوٹ جاتے ہیں۔ جہاں پر اُن کی ملاقات رام سے ہوتی ہے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ملتے ہیں۔

۳۶۔ بواہ:(xxvii)

پنڈت رادھے شیام نے اس نظم کو رادھے شیام پریس، بریلی سے شائع کرایا۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23881 ہے۔ یہ کتاب بالمیکی راماین کا ایک جُزو ہے۔اس کتاب میں اُس وقت کا بیان کیا گیا ہے جب رام و لکشمن کو ساتھ لے کر گرو وشوامتر جنک پور جاتے ہیں اور رام وہاں پر شیو جی کا دھنش توڑتے ہیں۔اس کے بعد رام کی شادی سیتا کے ساتھ ہو جاتی ہے۔رام کے علاوہ لکشمن، بھرت اور شترُگھن کی بھی شادی وہاں پر ہوتی ہے۔

۳۷۔ راماین:

بابو شیو برت لال ورمن کی راماین ۱۹۲۲ء میں لاجپت رائے پرتھوی راج شاہنی، لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب رضا لائبریری، رام پور میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر 36 ہندو مت اُردو ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔اس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔ کتاب باتصویر ہے۔اس کتاب میں ایک جگہ مصنّف نے لکھا ہے:

> ''یہ وید پُران کی تعلیم ہے۔ جو انسان کا جامہ پہن کر دوسروں کو ستاتے ہیں۔ وہ گھور نرک میں جاتے ہیں۔ میں ان کو اپنا دشمن سمجھتا ہوں۔ بھرت اور ہنومان اس ویاکھیان کو سن کر بہت خوش ہوتے ہیں۔''

۳۸۔ بچّوں کے لیے راماین:

پنڈت سُدرشن نے اس کتاب کو ۱۹۲۴ء میں بارِ دوم پنجاب پرنٹنگ ورکس، بُک ڈپو، لاہور سے شائع کی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر HL1843 ہے۔ یہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ناول ہے۔جس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔اس کتاب میں ایک جگہ پنڈت سُدرشن لکھتے ہیں:

"کئی لاکھ سال ہوئے۔سرجو ندی کے کنارے ایک بڑا مشہور اور بارونق شہر آباد تھا۔ جس کا نام اجودھیا تھا۔یہ شہر آج کل بھی موجود ہے اور بعض لوگ اسے فیض آباد کہتے ہیں۔"

۳۹۔راماین خوشتر:

اس کتاب کو خوشتر نے ۱۹۲۴ء میں منشی نول کشور، لکھنو سے شائع کرایا۔یہ نظم بھارتی بھون لائبریری، الہ آباد سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر 2/20 ہے۔اس کتاب میں کُل ۱۱۸ ابواب ہیں۔جن میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان ملتا ہے۔

۴۰۔ترانۂ راماین:

منشی رام سہائے تمنّا کی یہ کتاب ۱۹۲۵ء میں تمنّا پریس، لکھنو سے شائع ہوئی ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC55677 ہے۔یہ نظم ہے۔اس کتاب میں راماین کی کہانی کے علاوہ کچھ بھجن بھی شامل ہیں۔اس کتاب کو دو شعر ملاحظہ ہوں:

وہ جو رام تھے وہ جو لکشمن تھے
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کہاں اور ایسے تھے صف شکن
تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

۴۱۔لکشمی چرتر:

پنڈت گنیش داس نے لکشمی چرتر کو ۱۹۲۵ء میں قیصر ہند پریس، دھلی سے شائع کرایا۔کتاب خُدا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC24365 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے اور تیسری جلد ہے۔ پہلی اور دوسری جلد رامائن سے متعلق ہے۔اس کتاب میں رامائن کے علاوہ رام کے خاندان کے راجہ ہرشچندر کی داستانِ زندگی پیش کی گئی ہے۔اس کتاب میں مصنّف نے لکھا ہے:

''رشی لوگ۔مہاراج کنور یہاں آ کر راکشش ہم لوگوں کو دق کرتے ہیں۔اس سے ہم لوگ اترّ جی کے استھان کو جانا چاہتے ہیں۔آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔''

۴۲۔سری رام کتھا:

پنڈت رادھے شیام نے اس کتاب کو ۱۹۲۸ء میں سری رادھے شیام پریس، بریلی سے شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC24006 ہے۔ یہ نظم ہے۔اس کتاب میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان شاعر نے ۱۴ ابواب میں کیا ہے۔ جوحسب ذیل ہیں:

دھنش یگیہ، بوواہ، دشرتھ کا پرتگیا پالن،کوشلیا ماتا سے ودائی، سیتا ہرن،سونی ایودھیا، چترکوٹ میں بھرت ملاپ،رام سگریو کی مترتا،اشوک واٹکا،لنکا دہن، ببھیشن کی شرنا گتی،انگد راون سمباد،میگھناد کا شکتی پریوگ اورستی سلوچنا۔

راون کا اپنے ماما ماریچ سے مدد لینا،راون کا بھکاری کی شکل اختیار کرنا، ماریچ کا مایاوی ہرن بننا،سیتا کا ہرن کو دیکھ رام کو پکڑنے کے لیے بھیجنا،لکشمن کا لکشمن ریکھا کھینچنااور راون کے بھیک مانگنے کی دلکش اوردل آویز تصویر پنڈت رادھے شیام نے بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کی ہے۔اس ضمن میں چنداشعار ملاحظہ ہو:

راون نے وہاں پہنچتے ہی یہ سوانگ بنایا ننگے کا
اپنی اصلیت چھپانے کو کر لیا بھیس بھک منگے کا
ماریچ بڑا مایاوی تھا مایا کا مرگ بن گیا وہیں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

سیتا اور رام جہاں پر تھے چوکڑی مار کے گیا وہیں
مرگ نینی نے جس سمئے دیکھا مرگ کی اور
اسی سمئے رگھو ناتھ سے بولیں ہیں کر جور
رگھوکل بھوشن دکھ ہرن میری جیون پران
داسی کی ونتی سنو دین بندھو بھگوان
مرگ ایسا تو دیکھا نہ سنا جیسا یہ سُگھڑ سلونا ہے
دیکھو تو سر سے پاؤں تلک سارا سونا ہی سونا ہے
ہے ناتھ کھال لاؤ اس کی تو کٹیا کا سنگار ہوگی
سونے کے مرگ کی مرگ چھالا کیا ادبھت یاد گار ہوگی
ہے لکھن شیگھر جا کے دیکھو رگھورائی تمہیں پکار رہے
بھائی کے تھکے ہوئے بازو بھائی کی بانٹ نہار رہے
بولیں اب میں نے جان لیا سوارتھ کا بھائی چارا ہے
تم بن میں ساتھ جو آئے ہو کچھ مطلب اور تمہارا ہے
بولے ماتا!میں جاتا ہوں اب ساودھان ہو کر رہنا
میں رہتا آگیا کے بھیتر تم ریکھا کے بھیتر رہنا
یہ ریکھا النگھن کرکے جو کٹیا کے اندر آئے گا
ہے اُسے آن یہ لکشمن کی وہ وہیں بھسم ہو جائے گا
سیتا کی آنکھوں نے دیکھا ایک بوڑھا جوگی آتا ہے
آواز اُسی جوگی کی ہے وہ ہی جوگی کچھ گاتا ہے
ہے مائی مجھکو بھکشا دے مرتبہ ہے اعلیٰ تیرا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بھگوان تجھے جیتا رکھے ہو سدا بول بالا تیرا
یہ سوچ کے جوگی بول اُٹھا ریکھا کے باہر آمائی
جوگی بابا لیتے نہیں اس طرح بندھی بھکشا مائی
سیتا نے کہا چھما کریئے میں ریکھا چھوڑ نہیں سکتی
یہ آن ہے میرے دیور کی میں اس کو توڑ نہیں سکتی

۴۳۔رام چرچا:

اس کتاب کو منشی پریم چند نے گیلانی پریس، لاہور سے ۱۹۲۹ء میں شائع کی۔ کتاب رضا لائبریری، رام پور میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر 111 ہندومت اُردو ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔ اس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔

۴۴۔راماین:

نانک چند نانک نے اس کتاب کو سرفراز قومی پریس، لکھنؤ سے ۱۹۳۰ء میں شائع کرایا۔ یہ کتاب ہندوستانی اکادمی، الہ آباد میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر 207 ہے۔ اس راماین میں شاعر نے سری رام چندر کی سوانح عمری پیدائش سے لے کر تخت نشینی تک کا بیان مسدّس کے پیرائے میں نظم کیا ہے۔ اس کتاب میں ۱۹ ابواب ہیں۔ اس کتاب کے دو شعر پیش ہیں:

قلم سے لینا ہے اب امتحان راماین
یہ دل میں ہے کہ لکھیں داستان راماین
ازل سے تجھ پہ سری رام کی حمایت ہے
سنا دے جلد کہ اب آگے کیا حکایت ہے

۴۵۔راماین:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

منشی سوامی دیال نے راماین کو منشی نول کشور، لکھنئو سے ۱۹۳۰ء میں شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC1039 ہے۔ یہ نظم ہے۔ اس کتاب میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔ اس راماین میں اشلوک سنسکرت اور اُردو زبان میں درج ہے اوراس کے بعد اُس کی تشریح کی گئی ہے۔

۴۶۔ تلسی کرت رامائن:

منشی سوامی دیال نے اس کتاب کو منشی نول کشور، لکھنئو سے ۱۹۳۱ء میں چوتھی بار شائع کیا۔ تلسی کرت رامائن خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23893 ہے۔ اس کتاب میں بال کانڈ اور اجودھیا کانڈ کا بیان ملتا ہے۔ اس رامائن میں پہلے عبارت اُردو میں درج ہے۔ اس کے بعد اُس کی تشریح کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں گوسوامی تلسی داس جی کی سوانح عمری درج ہے۔ اس کتاب میں مصنّف نے ایک جگہ لکھا ہے:

> ''شری گوسوامی تلسی داس جی کی رامائن اس بھات ورش میں ایک عجیب تحفہ نایاب و نعمت لاجواب اور اپنی خوش بیانی میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔''

۴۷۔ رامائن:

اس رامائن کو شیو برت لال ورمن نے ۱۹۳۲ء میں لاجپت رائے پرتھوی راج ساہنی، لاہور سے شائع کیا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ جس کا نمبر ACC94154 ہے۔ رامائن نثر میں ہے اور باتصویر ہے۔ یہ پہلی جلد ہے۔ اس کتاب میں ۵۵ ابواب ہیں۔ بال کانڈ میں ۱ سے ۱۸ ابواب تک، اجودھیا کانڈ میں ۱۹ سے ۳۰ ابواب تک، ارنیہ کانڈ میں ۳۱ سے ۵۵ ابواب تک کا بیان ملتا ہے۔

۴۸۔ بنوباس لیلیٰ:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

منشی نرائن داس نے اس نظم کو شانتی پریس، بدایوں سے ۱۹۳۲ء میں پانچویں بار شائع کیا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC52584 ہے۔ بنو باس لیلیٰ میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان شاعر نے بڑے ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا ہے۔

۴۹۔سیتا سوائمبر:

اس کتاب کو بابو گرونرائن نے ۱۹۳۴ء میں منشی نول کشور، لکھنو سے شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ جس کا نمبر ACC2850 ہے۔ یہ نظم مع تصاویر ہے۔اس کتاب میں شاعر نے سیتا سوائمبر کی تصویر کشی بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کی ہے۔

۵۰۔سری رام ناٹک:

اس ڈرامہ کو منشی دوارکا پرساد اُفق نے کپور آرٹ پرنٹنگ ورکش، لاہور سے ۱۹۳۶ء میں شائع کیا۔ سری رام ناٹک خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔جس کا نمبر ACC31087 ہے۔اس کتاب میں دو ابواب ہیں۔ کتاب کی ابتدا مہاراجہ دشرتھ کے دربار میں بشّٹ جی کے آنے سے شروع ہوتی ہے اور اختتام اشوک واٹکا کی سین سے ہوتا ہے۔ جب راون سیتا جی کو لے جا کر اشوک واٹکا میں قید کر دیتا ہے۔

۵۱۔روحانی رامائن:

شیو برت لال ورمن کی کتاب ’روحانی رامائن‘ ۱۹۳۷ء میں ست سنگ پبلشنگ ہاؤس، گورکھپور سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب رضا لائبریری، رام پور میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر 131 ہندومت اُردو ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔جس میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۵۲۔ راماین سوکرت:

اس راماین کو منشی نتھو لال نے منشی نول کشور، لکھنؤ سے ۱۹۳۹ء میں شائع کیا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC2843 ہے۔ منشی نتّھو لال نے راماین کے ساتوں ابواب کا بیان نظمیہ پیرائے میں بڑے ہی والہانہ انداز سے پیش کیا ہے۔

۵۳۔ ہندو سہایک کا رام نمبر:

یہ کتاب ہند سبھا پریس، دھلی سے ۱۹۳۱ء میں شائع ہوئی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ جس کا نمبر ACC24011 ہے۔ یہ کتاب مضامین کا مجموعہ ہے۔ جس میں مختلف لوگوں کے مضامین شامل ہیں۔ یہ مضامین رام کی حالاتِ زندگی پر مبنی ہیں۔

۵۴۔ دھنر دھاری رام:

'دھنر دھاری رام' ۱۹۴۵ء میں پرمود بھون، کرشن نگر، لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC24095 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔ اس کتاب میں راماین کا بیان تین ابواب میں کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

''کیا کہا؟ مہارانی کوپ بھوب میں؟

ہاں مہاراج۔

کیوں؟

اس کا اُتّر میں کیا دے سکتی ہوں۔ سوئم مہارانی ہی بتا سکیں گی۔''

۵۵۔ راماین بالمیکی:

منشی پرمیشور دیال نے اس کتاب کو منشی نول کشور، لکھنؤ سے ۱۹۵۶ء میں شائع کرایا۔ یہ کتاب

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC1041 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔جس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔

۵۶۔تلسی داس:

جے کرشن چودھری کی کتاب 'تلسی داس' ۱۹۵۷ء میں رائے صاحب لالہ رام دیال اگروال، کٹرہ، الہ آباد سے شائع ہوئی ہے۔کتاب الہ آباد یونیورسٹی کی لائبریری میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر 865-U/3 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔اس میں تلسی داس کی حالاتِ زندگی کے بیان کے ساتھ ساتھ راماین کی عظمت کا بھی بیان ملتا ہے۔اس کتاب کا ایک اقتباس پیش ہے:

''رام چرت مانس جو عوام میں 'راماین' کے نام سے مشہور ہے۔تلسی داس کا شاہ کار ہے۔رام چرت مانس کا مطلب ہے رام کے چرتر (حیات) کی جھیل۔اپنی تصنیف کے آغاز میں اس نام کی وجہ تسمیہ بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کتاب کے سات کانڈ یا باب اس جھیل کی سات سیڑھیاں ہیں۔اس جھیل میں چوپائیاں خوبصورت سیپیوں کی طرح چمک رہی ہیں، چھند، سورٹھا، دوہے مختلف رنگ کے کنول پھول ہیں جو اس جھیل کی دلآویزی بڑھا رہے ہیں۔'رام چندر' اور 'سیتا' کی لازوال شہرت اس جھیل میں آبِ حیات کی طرح ہے۔ نیک لوگوں کی سنگت اس جھیل کے اِردگرد آم کے باغیچہ کے مانند ہے۔بھگتی (عقیدت) نے موسمِ بہار (بسنت) کی طرح اس جھیل کو دلربائی بخشی ہوئی ہے۔غرض آپ نے اپنے مخصوص اندازِ بیان میں اس جھیل کی تمام کیفیت لکھی ہے مثلاً یہ کہ وہ کتنی خوبصورت ہے، اس کا پانی کتنا میٹھا ہے، اس کے کنارے کتنے دلکش ہیں، اس کی فضا کتنی مہک سے بھری ہوئی ہے اور اس میں نہانے والوں کو کتنی فرحت نصیب ہوتی ہے۔''

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com UrduDost Library

۵۷۔ادھیاتم رامائن:

گوروناراین کی 'ادھیاتم رامائن' ہندوستانی اکادمی، الہ آباد سے ۱۹۵۸ء میں شائع ہوئی ہے۔ کتاب الہ آباد یونیورسٹی کی لائبریری سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ جس کا نمبر 250-U/55 ہے۔ اس کتاب میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان شاعر نے نظمیہ پیرائے میں بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا ہے۔اس کتاب کے دوشعر پیش ہیں:

پیش تر اس کے لاکھوں میں کچھ مضامین خوشگوار
سر جھکاتا ہوں برائے بندگی ترپرار
جس کی پیشانی پہ ماہ نو دکھاتا ہے بہار
جس کی ہے ناقوس گردن میں حلاہل آشکار

(i)۵۸۔نوین سنگیت رامائن (چھٹے دن کی رام لیلا):

بیدی لال چند لال کی کتاب نوین سنگیت رامائن ۱۹۶۰ء میں پنجابی پستک بھنڈار، دہلی سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب خدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ جس کا نمبر ACC 24287 ہے۔ یہ ڈرامہ ہے۔ ڈرامہ نگار نے رام کی حالاتِ زندگی کا بیان دس جلدوں میں کیا ہے۔ یہ ۶ ویں جلد ہے۔ چھٹے دن کی رام لیلیٰ میں سیتا ہرن اور جٹایو کے انتقال کا بیان ملتا ہے۔اس کتاب سے ایک مثال پیش ہے:

''(رام اور سیتا کا باتیں کرتے دکھائی دینا۔لکشمن جی ٹہل رہے ہیں۔)

سروپ نکھا کا گاتے ناچتے پرویش

گانا۔ ملے کوئی رسیا تو اپنا بنالوں

مچلتے ہیں ارما کیسے نکالوں''

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

(ii)۵۸۔نوین سنگیت رامائن (ساتویں دن کی رام لیلا):

بیدی لال چند لال نے اس کتاب کو پنجابی پستک بھنڈار، دہلی سے ۱۹۶۰ء میں شائع کیا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ جس کا نمبر ACC24287 ہے۔ یہ ڈرامہ ہے۔ اس ڈرامہ میں ڈرامہ نگار نے ساتویں دن کی رام لیلا میں رام اور بانر کی ملاقات کا بیان کیا ہے۔

(iii)۵۸۔نوین سنگیت رامائن (آٹھویں دن کی رام لیلا):

اس کتاب کو بیدی لال چند لال نے ۱۹۶۰ء میں پنجابی پستک بھنڈار سے شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ جس کا نمبر ACC24287 ہے۔ اس ڈرامہ میں ڈرامہ نگار نے لنکا دہن اور سمندر پہ پُل باندھنے کی تصویر بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کی ہے۔

(iv)۵۸۔نوین سنگیت رامائن (نویں دن کی رام لیلا):

بیدی لال چند لال کی یہ کتاب پنجابی پستک بھنڈار سے ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ جس کا نمبر ACC24287 ہے۔ اس کتاب میں بیدی لال چند لال نے نویں دن کی رامائن کا بیان کیا ہے۔ جس میں بھبھیشن کی شرناگتی اور انگد راون کا مکالمہ ڈرامہ نگار نے بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ پیش کیا ہے۔

(v)۵۸۔نوین سنگیت رامائن (دسویں دن کی رامائن):

اس ڈرامہ کو بیدی لال چند لال نے ۱۹۶۱ء میں پنجابی پستک بھنڈار، دھلی سے شائع کیا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC24287 ہے۔ اس ڈرامہ میں بیدی لال چند لال نے دسویں دن کی رام لیلا کا بیان کیا ہے۔ جس میں لکشمن مورچھا، راون کا انتقال اور بھرت ملاپ کی حقیقی تصویر ڈرامہ نگار نے بہت ہی کامیابی اور فنّی ہنرمندی کے ساتھ پیش کی ہے۔ اس

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کتاب میں ایک جگہ ڈرامہ نگار نے لکھا ہے:

رودر روپ دھر کر رگھوناتھ نے وہ پراکرم دکھلایا ہے
ترلوکی میں آج تلک جو دیکھنے میں نہیں آیا ہے

۵۹۔رامائن منظوم:

حکیم وئسرائے وہمؔی کی کتاب رفیق مشین پریس، حیدر آباد سے ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔ کتاب ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔ اس کتاب میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان حکیم وئسرائے وہمؔی نے نظمیہ پیرائے میں بہت ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا ہے۔ حکیم وائسرائے وہمؔی کی کتاب 'رامائن منظوم' کے چند اشعار خاطرنشیں ہوں:

تھی اجودھیا اک حکومت راجہ دشرتھ حکمرا
نسل سے سورج کے تھے یہ سوریہ بنسی خانداں
خاندان ان کا بہت مشہور تھا اُس دہر میں
نامورگزرے ہیں اکثر بادشاہ اِن کے یہاں
راجہ دشرتھ کو تھا حاصل ہر طرح عیش و طرب
دبدبہ ان کا بڑا تھا جاہ و شوکت عزّو شاں
اُن کا ہمسر کوئی اُس دم تھا نہ اب تک ہو سکا
وہ مہاراجہ ہوئے مشہور یکتاءِ جہاں
عدل اور انصاف میں مشہور تھے معروف تھے
ہر طرح اُ ن کی رعیت شاد تھی اور شادماں
وہ سخی تھے رحم دل تھے اور شجاعت کے دھنی
طول ہو جائے سخن گر میں لکھوں سب خوبیاں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

مال و دولت کی کمی کچھ بھی نہ تھی راجہ کے گھر
تین تھیں ان کے محل میں خوبصورت رانیاں
ہر طرح کا چین حاصل راجہ دشرتھ کو تھا
گھر میں تھا لیکن نہیں کوئی چراغِ خانداں
جو بسشٹ اُن کے گُرو تھے حال سب اُن سے کہا
وہ دلاسا اِن کو دے کر یوں ہوئے گوہر فشاں
آپ یگیہ کیجئے گا راجہ چار فرزند ہوئیں گے
بات یہ میری نہیں جائے گی ہرگز رائگاں
راجہ دشرتھ نے کیا یگیہ آرزوارمان سے
تھے شرنگی جی رشی یک اُن کو بُلوائے یہاں
جب ملا پرشاد یگیہ کا کھیر کی اُن کو عطا
ہو گئے راجہ اُسے لے کر بغایت شادماں
کھیر وہ لے جا کے دے دی رانیوں کو راجہ نے
کھائیں اُس پرشاد کو وہ ہو کے شاد و شادماں
کچھ اثر ایسا نہاں تھا یگیہ کے پرشاد میں
چند ہی دن میں حمل سے رہیں گی سب رانیاں
جو بڑی رانی تھیں کوسلیا اُنھیں لڑکا ہوا
پھر ہوا اک اور لڑکا کیکئی کے بھی یہاں
اور دو لڑکے ہوئے رانی سمترا جی کو بھی
چار لڑکے ہو گئے راجہ ہوئے بس شادماں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com

UrduDost Library

۶۰۔راماین امرت:

ستیہ پال بھاردوج عارف کی یہ کتاب ۱۹۷۲ء میں بھاردوج دھرم ارتھ ٹرسٹ، چہار باغ، جالندھر سے شائع ہوئی ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC24114 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ۔اس کتاب میں ۱۰۳ ابواب ہیں۔جس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔اس کتاب کی ابتدا میں مصنّف نے لکھا ہے:

''تریتا یگ میں اجودھیا پوری کے ایک بہت پرتاپوان اور دھرماتما راجہ تھے۔جن کا نام دشرتھ تھا۔اُن کی تین رانیاں تھیں لیکن پھر بھی سنتان کوئی نہیں تھی۔''

۶۱۔رامائن:

مہدی نظمی نے اس رامائن کو ہندوستان پبلیکیشنز، غازی آباد سے ۱۹۷۴ء میں شائع کیا۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC18725 ہے۔مہدی نظمی نے رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان نظمیہ پیرائے میں بہت ہی فنّی لطائف اور ہنرمندی کے ساتھ پیش کیا ہے۔اس رامائن کے چند اشعار ملاحظہ ہو:

ہے باغِ ایودھیا جو گلستانِ بے نظیر
شامل ہے اس کی خاک میں اخلاق کا خمیر
دشرتھ تھا اس چمن کا شہنشاہِ خوش خصال
تھا رام چندر اس کا پسر پیکرِ کمال
سیتا بہو تھی ،طاعتِ شوہر میں انتخاب
سیرت تھی بے مثال تو کردار لاجواب
لچھمن وفاشعار پسر،شیر کار زار

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

فرزندِ جاں نثار بھرت، فخر روزگار
بیٹے تمام، باپ کے خدمت گزار تھے
آنکھوں کی روشنی تھے، جگر کا قرار
دلکش تھی دلفریب تھی اس باغ کی بہار
لیکن جہاں گلاب کھلے تھے وہیں تھے خار
رانی تھی ایک ''کیکئی'' دشرتھ کی خوشجمال
حسرت تھی اس کی راج کرے اُس کا نونہال
اپنے پسر بھرت کی تھی مادر کے دل میں چاہ
رکھتی تھی وہ عناد کوشلا سے بے پناہ

اس راماین میں شاعر نے رام کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔زبان و بیان میں مہدی نظمی کو دسترس حاصل ہے۔رام اور راون کے مکالمہ کی حقیقی تصویر مہدی نظمی نے بہت ہی فنکاری اور چابکدستی کے ساتھ پیش کی ہے۔اس ضمن میں راماین کے چند اشعار پیش خاطر نشان ہو:

ڈینگیں ظفر کی ظلم و ستم مارتا ہوا
راون چلا ہے رام کو للکارتا ہوا
اس شمعِ حق کی لَو کو جہاں میں بجھا نہ دوں
راون نہیں جو رام کی ہستی مٹا نہ دوں
راون کی شمعِ زیست کی لَو کو بجھا نہ دوں
کہنا نہ مجھکو رام جو باطل مٹا نہ دوں
سیتا چھٹیں گی خانۂ زنداں سے اس طرح
بدلی سے آفتاب نکلتا ہے جس طرح

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

ناوک چلے تو خون کے دھارے اُبل پڑے
لنکا کے بام و در سے شرارے اُبل پڑے
آخر تمام قصّہ افسونِ شب ہوا
راون لہو میں ڈوب کے بولا غضب ہوا
باطل پہ حق کے ساتھ بھائی کے اخلاص کی مثال
اس عید میں ہے صورتِ تہذیب کا جمال
یہ عید،عہدِ خدمتِ شوہر کی عید ہے
یہ عید ہر زمانے میں ہر گھر کی عید ہے

۶۲(i)۔بالمیکی رامائن(سنکھشپت):

برہما نند نندہ کی یہ رامائن جنوری ۱۹۷۵ء میں پہلی بار شائع ہوئی۔ یہ کتاب چار بار شائع ہو چکی ہے۔ چوتھی بار یہ کتاب مارچ ۱۹۷۶ء میں آعلا پرنٹنگ پریس، دھلی سے شائع ہوئی۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23853 ہے۔ یہ حصّہ اوّل ہے جو نثر میں ہے۔اس کتاب میں دو کانڈ ہیں۔ پہلا بال کانڈ ہے جس میں ۷۷ ذیلی ابواب ہیں اور دوسرا اجودھیا کانڈ ہے جس میں ۱۱۹ ذیلی ابواب ہیں۔اس کتاب میں ایک جگہ مصنّف نے لکھا ہے:

”راستے میں وہ ایک رات کے لیے مہرشی اتری کے آشرم میں ٹھہرے جہاں ستی انسویا اور سیتا جی نے پتی برت دھرم کے وشے میں وارتالاپ کیا۔“

۶۲(ii)۔بالمیکی رامائن(سنکھشپت):

اس رامائن کو برہما نند نندہ نے ۱۹۷۶ء میں آعلا پنٹنگ پریس، دھلی سے شائع کرایا۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23854 ہے۔ کتاب نثر

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں ہے۔ یہ دوسرا حصّہ ہے۔اس کتاب میں دو ابواب ہیں۔ پہلا آرنیہ کانڈ ہے۔جس میں ۷۵ ذیلی ابواب ہیں۔ دوسرا کشکند ھا کانڈ ہے۔جس میں ٦٦ ذیلی ابواب ہیں۔اس کتاب میں برہمانندنندہ نے ایک جگہ لکھا ہے:

''دنڈکارنیہ میں پہنچ کر شری رام، لکشمن اور سیتاجی نے ایک سندر پردیش میں رشیوں کے بہت سے آشرم دیکھے۔''

(iii)٦٢۔بالمیکی راماین (سنکھشپت):

بالمیکی راماین کو برہمانندنندہ نے ۱۹۷٦ء میں آعلا پنٹنگ پریس، دھلی سے شائع کرایا۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23855 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔اس کتاب میں تین ابواب ہیں۔ پہلا سُندر کانڈ ہے۔جس میں ٦٨ ذیلی ابواب ہیں۔ دوسرا یُدّھ کانڈ ہے۔ اس باب میں ۱۲۸ ذیلی ابواب ہیں۔تیسرا اُتّر کانڈ ہے۔ اس باب میں ۱۱۱ ذیلی ابواب ہیں۔ بالمیکی راماین کے آخر میں برہمانندنندہ نے لکھا ہے:

''جو اتّم شردھا سے شری رگھوناتھ جی کی کتھا سنتا ہے وہ سب پاپوں سے مکت ہوتا ہے اور وشنولوک میں جاتا ہے۔''

٦٣۔تلسی داس اور رام چرت مانس:

صفدر آہ کی یہ تصنیف ۱۹۷۷ء میں مہاتما گاندھی میموریل ریسرچ سینٹر اور لائبریری، ہندوستانی پرچار سبھا، ممبئی سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب الہ آباد یونیورسٹی کی لائبریری سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر 250-U/50 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔اس کتاب میں ۱۴ ابواب ہیں۔صفدر آہ نے اس کتاب میں تلسی کے عہد کا پس منظر، تلسی کی حیات، تلسی کی تصویر، تلسی پر کام، تلسی کی تصانیف، مانس کی کہانی، مانس کا پلاٹ اور اُس کے ماخذ، مانس کا فن، مانس کی شعری رنگا رنگی، مانس پر سنسکرت کی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

چھاپ، مانس کی خوبیاں اور نقائص وغیرہ کا بیان کیا ہے۔اس کتاب کے آخر میں مصنّف نے لکھا ہے:

''اس پائے کی مقبول نظم صدیوں میں بھی بہ مشکل تخلیق ہوتی ہے۔ مانس تصنیف ہوئے چار صدیاں گزر گئی ہیں، لیکن اس مرتبے کی نظم ابھی تک ہندوستان نہیں پیدا کر سکا۔''

۶۴۔رام چرت مانس (سندر کانڈ):

وشنو پرکاش رند رحمانی کی کتاب 'رام چرت مانس' برقی پریس، کانپور سے ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC12922 ہے۔ یہ نظم ہے۔جس میں راماین کے سندر کانڈ کا بیان کیا گیا ہے۔اس کتاب میں ہر اشلوک کو پہلے اُردو میں لکھا گیا ہے۔اس کے بعد اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۶۵۔راماین اُردو منظوم:

اس کتاب کو کویراج رگھونندن سنگھ ساحر دہلوی نے ۱۹۷۹ء میں آریہ ست سنگ سبھا، تلک پارک، کشمیری گیٹ، دھلی سے شائع کرایا ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC62151 ہے۔کویراج رگھونندن سنگھ ساحر دہلوی نے اس کتاب میں راماین کے بال کانڈ، اجودھیا کانڈ اور ارنیہ کانڈ کا بیان نظمیہ پیرائے میں بڑے ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا ہے۔اجودھیا شہر کی تصویر شاعر نے اس طرح پیش کی ہے:

دھوم دھام تھی چاروں طرف دنیا میں کوشل دیش کی
جس کا رقبہ تھا بہت تھی جس کی آبادی بڑی
کرتی تھی سیراب جس کو سر سبز سرجو ندی
مال و دولت اور غلّے کی نہ تھی جس میں کمی

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

تھی اجودھیا راجدھانی اُس کی مشہور جہاں
دیکھ کر ہوتا تھا جس کو باغِ جنّت کا گماں
خود منو نے اپنے ہاتھوں سے بسایا تھا اُسے
سڑکوں ،باغیچوں،مکانوں سے سجایا تھا اُسے
سینکڑوں راجاؤں نے اُنچا اُٹھایا تھا اُسے
ہر طرح خوشحال و آسودہ بنایا تھا اُسے
اس کی دُنیا میں کہیں ڈھونڈے نہ ملتی تھی مثال
اک سے اک بڑھ کر وہاں سے صاحبِ علم و کمال

۶۶۔بھگوان رام:

ہیرالال موریا کی کتاب ’بھگوان رام‘ انجمن ترقّی اُردو سے ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی ہے۔کتاب الہ آباد یونیورسٹی کی لائبریری سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر 250-U/57 ہے۔ہیرالال موریا نے نظمیہ پیرائے میں بال کانڈ اور اجودھیا کانڈ کا بیان اس کتاب میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ کیا ہے۔اس کتاب سے ایک بند ملاحظہ ہو:

عظمت آدم دیکھنی ہو تو
رام کی شخصیت دیکھو
رام کی شخصیت ہے نرالی
رام کی شخصیت ہے انوکھی
وہ دیوتاؤں کا دیوتا تھا
وہ راجہ تھا پر سیوک تھا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

(i)۶۷۔رامائن فراقی (جلد اوّل):

رائے سدھ ناتھ بلی فراقی نے اس کتاب کو میسرس پریس، نخاس، لکھنو سے ۱۹۸۳ء میں شائع کرایا۔ یہ کتاب بھارتی بھون لائبریری، الہ آباد میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر 1/338 ہے۔ یہ نظم ہے۔ اس کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ یہ پہلی جلد ہے۔ اس کتاب میں چار ابواب ہیں۔ رامائن فراقی میں پہلا بال کانڈ، دوسرا اجودھیا کانڈ، تیسرا ارنیہ کانڈ اور چوتھا کشکندھا کانڈ ہے۔ اس کتاب کا ایک شعر پیش ہے:

مداح رام خامۂ مشکیں رقم ہے آج
مصروف فکر طبع رواں دم بدم ہے آج

(ii)۶۷۔رامائن فراقی (جلد دوم):

اس کتاب کو رائے سدھ ناتھ بلی فراقی نے اُتّر پردیش اُردو اکادمی، لکھنو سے ۱۹۸۴ء میں شائع کیا ہے۔ یہ کتاب ذاتی لائبریری میں دستیاب ہے۔ یہ نظم ہے اور دوسری جلد ہے۔ سدھ ناتھ بلی فراقی نے اس کتاب میں رامائن کے سندر کانڈ، لنکا کانڈ اور اُتّر کانڈ کا بیان کیا ہے۔ اس کتاب کا ایک بند ملاحظہ ہو:

گوہر فشاں قلم ہے میرا حمد رام میں
مقبول کیوں کلام نہ ہو خاص و عام میں
اس قند کی ہے چاشنی میرے قوام میں
خوشبو اسی چمن کی بھری ہے مشام میں
انصاف چاہتا ہوں میں اہل زباں سے آج
کیا ہے فروغ نظم کو میرے بیاں سے آج

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۶۸۔راماین:

محمد امتیاز الدین خاں نے اس کتاب کو کریمی پریس، الہ آباد سے ۱۹۸۴ء میں شائع کرایا ہے۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC33641 ہے۔ یہ مثنوی ہے۔اس کتاب میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان کیا گیا ہے۔اس کتاب میں ۱۲۱ ابواب ہیں۔اس میں دعا، پہلا معرکہ، بن باس کا حکم، تقدیر کا حال، اہلیہ، سیتا کا فیصلہ، چتر کوٹ کی سیر، بالی کی منطق، رام کا انکار، گرووشسٹ کا مشورہ، رام کا جواب، بھرت کی درخواست، رام کا اٹل فیصلہ، سیتا ویوگ، سیتا راون کی قید میں، راون سیتا کے حضور میں، راون کی عیش گاہ، سیتا سے ہنومان کی ملاقات، راون کا خاتمہ، اگنی پرکشا اور رام راجیہ بھشیک وغیرہ کا بیان ہے۔اس کتاب کے ساتھ محمد امتیاز الدین خاں نے ایک دوسری مثنوی 'کرشن سداما' کو بھی ضم کر دیا ہے۔اس راماین سے دو شعر ہیں:

خُدا کے نام کو ہر سانس میں درد زباں کر لوں
اسی کے عشق سے روشن زمین و آسماں کر لوں
دکھاؤں مثنوی میں رام کے کردار کے جوہر
اسی کی سیرت پاکیزہ زیب داستاں کر لوں

۶۹۔تلسی راماین سچتر (شری رام چرت مانس):

پنڈت جوالا پرساد ورما نے اس کتاب کو دیہاتی پستک بھنڈار، دھلی سے ۱۹۸۴ء میں شائع کرایا۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC62154 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے اور با تصویر ہے۔اس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔

۷۰۔راماین ''بچّوں کے لیے'':

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

مدھورام بھوت لنگم کی راماین ۱۹۸۵ء میں ڈائرکٹر پبلیکیشنز ڈویژن، وزارت اطلاعات و نشریات، حکومت ہند دہلی سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC45315 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔جس میں راماین کا مکمّل بیان ملتا ہے۔اس کتاب میں ۱۲۰ابواب ہیں۔ جوحسب ذیل ہیں:

دو پرندے، شری رام کا جنم، چار بھائی، راجہ جورشی بنا، سیتا جی کی شادی، شیو کا دھنش، کیکئی کی درخواست، رام کی ایودھیا سے روانگی، چترکوٹ، رام کے لیے بھرت کی تلاش، شورپنکھا، سیتا اور سنہرا ہرن، رنج وغم میں ڈوبے رام، سگریو سے دوستی، شری رام کی انگوٹھی، لنکا کا جلنا، ضرورت کے وقت کام آنے والا وبھیشن، لکشمن اور اندرجیت، راون کی موت، بھرت اور رام کا ملاپ۔

اس کتاب کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

> ’’بہت سال پہلے کی بات ہے کہ ایک بزرگ جنگل میں اکیلے رہتے تھے۔وہ بہت عقلمند تھے۔ان کو جنگل میں ہر قسم کے جنگلی جانوروں کے ساتھ رہنے میں کوئی ڈر محسوس نہیں ہوتا تھا۔‘‘

۷۱۔بالمیکی راماین:

مہرشی بالمیکی کی راماین کو ۱۹۸۷ء میں دیہاتی پستک بھنڈار، دھلی سے شائع کیا گیا ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC22157 ہے۔اس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے اور باتصویر ہے۔

۷۲۔رام بن باس:

پربھودیال گُپتا کی یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC34073 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔رام کی حالاتِ زندگی کو پربھودیال گُپتا نے ۱۳۱ابواب میں

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

بیان کیا ہے۔

۷۳۔ادھ بدھ رام چرتر:

نین سکھ داس کی یہ کتاب نرنجن داس ،سونی پت نگر سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ نین سکھ داس نے رام کی حالاتِ زندگی کو نظمیہ پیرائے میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے۔

۷۴۔تلسی راماین:

پنڈت جوالا پرساد کی کتاب 'تلسی رامائن' ہند پستک بھنڈار، چاوڑی بازار سے شائع کی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC24376 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔جس میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان ملتا ہے۔

۷۵۔شری رام چندر جی:

میلا رام وفا کی تصنیف 'شری رام چندر جی' شمشیر سنگھ اینڈ کمپنی، لاہور سے چھپی ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC15519 ہے۔شری رام چندر جی کی حالاتِ زندگی اور اُن کی تعلیم وغیرہ کا بیان میلا رام وفا نے نثر میں تحریر کی ہے۔

۷۶۔رامائن:

اس کتاب کو شیو ناتھ رائے تسکینؔ نے گیلانی رام اینڈ سنز، مالکان پستک بھنڈار، دھلی سے شائع کرایا ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC24105 ہے۔ یہ نثر ہے۔اس کتاب میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان کیا گیا ہے۔اس کتاب میں مصنّف نے لکھا ہے:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

''منو مہاراج کی بسائی ہوئی اجودھیا نگری کی شوبھا بیان نہیں کی جاسکتی۔اڑتالیس مربع کوس میں بسا ہوا یہ عظیم الشان شہر اپنی نظیر آپ تھا۔''

۷۷۔راماین:

پرکاش نگارچ کی نثری 'راماین' ڈائمنڈ پاکٹ بکس، دریا گنج دھلی سے شائع ہوئی ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC91619 ہے۔اس رامائن میں بال کانڈ، اجودھیا کانڈ، ارنیہ کانڈ، سندر کانڈ، لنکا کانڈ اور اُتّر کانڈ کا بیان ملتا ہے۔پرکاش نگارچ نے اجودھیا شہر کے متعلق لکھا ہے:

''تریتا یگ میں سریو ندی کے کنارے ایک راجیہ تھا۔اس راجیہ کی راجدھانی ایودھیا تھی۔''

۷۸۔راماین:

اس رامایَن کو اُفق لکھنوی نے آزاد بک ڈپو، ہال بازار، امرتسر سے شائع کیا ہے۔یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔جس کا نمبر ACC62148 ہے۔یہ کتاب نثر میں ہے۔اس میں رامایَن کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔اس کتاب میں مصنّف نے لکھا ہے:

''سری مہاراج سب حال تاڑ گئے۔فرمایا۔اگر ابھی جانا منظور نہیں تو دو مہینے اور رہ جاؤ۔سبھوں نے بہ خوشی قبول کیا۔اجودھیا پوری میں نت نئے جلسے ہونے لگے۔''

۷۹۔رامایَن:

منشی شنکر دیال فرحتؔ نے اس رامایَن کو منشی نول کشور، لکھنو سے شائع کرایا ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC68498 ہے۔فرحتؔ نے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

راماین کے ساتوں ابواب کا بیان نظمیہ پیرائے میں بڑے ہی فنّی لطائف کے ساتھ پیش کیا ہے۔اس کتاب کی ابتدا فرحتؔ نے اس شعر سے کی ہے:

زباں پر ہر نفس ہے رام کا نام
نمو رامو نمو رامو نمو رام

۸۰۔راماین:

پنڈت رادھے شیام کی راماین خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC24294 ہے۔کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ یہ نظم ہے۔اس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔اس کتاب میں پنڈت رادھے شیام نے لکھا ہے:

ہو مہا رانی تو ہم مانگتے ہیں دو ہمیں
مانگ ہے پہلی یہی اپنی شرن میں لو ہمیں

۸۱۔راماین:

یہ کتاب ناقص الطرفین اور بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس راماین کا نمبر ACC62077 ہے۔یہ نثر ہے۔اس میں راماین کے ساتوں ابواب کا بیان کیا گیا ہے۔

۸۲۔راماین سندر بھجنوں میں:

ہری رام کپور کی یہ کتاب پنجاب نیشنل اسٹیم پریس، لاہور سے شائع ہوئی ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ جس کا نمبر ACC24014 ہے۔کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ہری رام کپور نے اس کتاب کو نظمیہ پیرائے میں پیش کیا ہے۔اس کتاب میں ۱۰۹ بھجن شامل ہیں۔جس میں راماین کا بیان ملتا ہے۔کتاب تین حصّے میں ہے۔پہلے حصّے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

میں ۲۸ بھجن ہیں۔ دوسرے اور تیسرے حصّے میں ۲۹ بھجن سے ۱۰۹ بھجن تک ہیں۔ اس میں راماین کا زمانہ، مہاراجہ دشرتھ کی چِنتا، یگ کی رچنا، کوشلیا کے بالک، چاروں بھائیوں کی پیدائش کا ذکر، تینوں بھائیوں کی پرورش اور تعلیم، تینوں کا جنک پوری میں جانا، سیتا کے باغ میں دو بھائیوں کی سیر، سیتا کا سوئمبر، رام چندر جی کا دھنش اُٹھانا اور اس کے ٹکڑے کر دینا، رام چندر اور سیتا کا بیاہ، پرسرام سے ملاقات، منتھرا لونڈی کی ہدایت کیکئی کو، کیکئی کا بھرت کو راج اور رام چندر کو بنواس دلوانا، بنباس کو روانگی، بن کی زندگی، دشرتھ کی لاش کا جلایا جانا، رام چندر جی کا واپس آنے ست انکار، جٹایو کا مارا جانا اور سیتا کا لنکا میں پہنچنا، بالی اور سگریو کی لڑائی، ہنومان جی کا لنکا میں جانا، ہنومان جی کا لنکا میں آگ لگانا اور راون کی موت وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے۔ اس کی زبان سادہ اور سلیس ہے۔ دو شعر اس کتاب سے پیش ہے:

رام چرنوں میں سیس نواؤں جس نے جگ ہے رچا
شروع کروں میں رام کی لیلا رامائن یا رام کتھا

نام رام کا لیوے گا جو پاپ سب اس سے رہیں گے دور
جنم مرن سے چھوٹے گا جو درشن ہری رام پائے

۸۳۔ شری رام بالمیکی رامائن:

اس کتاب کو بھائی جواہر سنگھ اینڈ کو تاجران، کتب بازار، امرتسر سے شائع کرایا گیا ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23837 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے اور با تصویر ہے۔ کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ اس میں رامائن کے بال کانڈ، اجودھیا کانڈ، ارنیہ کانڈ، کشکندھا کانڈ، سندر کانڈ، لنکا کانڈ، اُتّر کانڈ اور لوکش کانڈ وغیرہ کا بیان ملتا ہے۔

۸۴۔ سوانح عمری مہاراجہ رام چندر جی:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ کتاب حکیم رام کشن، مالک کارخانہ جڑی بوٹی، پنجاب سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب خدا بخش لائبریری، پٹنہ سے دستیاب ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC62750 ہے۔کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔اس میں رام چندر جی کی سوانح عمری درج ہے۔

۸۵۔بالمیکی رامائن:

شیو برت لال ورمن کی تصنیف 'بالمیکی رامائن' آزاد بک ڈپو،امرتسر سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC46446 ہے۔ کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے اور باتصویر ہے۔اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں:

۱۔بال کانڈ۔اس باب میں ۱۸ ذیلی ابواب ہیں۔

۲۔اجودھیا کانڈ۔اس باب میں ۲۲ ذیلی ابواب ہیں۔

۳۔ارنیہ کانڈ۔اس باب میں ۱۵ ذیلی ابواب ہیں۔

۴۔کشکندھا کانڈ۔اس باب میں ۱۱ ذیلی ابواب ہیں۔

۵۔سندر کانڈ۔اس باب میں ۲ ذیلی ابواب ہیں۔

۶۔یدھ کانڈ۔اس باب میں ۶ ذیلی ابواب ہیں۔

۷۔اُتّر کانڈ۔اس باب میں ۲ ذیلی ابواب ہیں۔

۸۔اس باب میں رام چندر جی کی تعلیم پیش کی گئی ہے۔

اس کتاب میں مصنّف نے ایک جگہ لکھا ہے:

> ''دریائے سرجو کے کنارے ایک خوبصورت شہر ایودھیا کے نام سے آباد تھا۔اس کے رہنے والے دولت مند، نیک وضع اور دھارمک وچاروں والے تھے۔''

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۸۶۔راماین اطہر:

منشی جگنّا تھ اطہؔر کی نظمیہ راماین بھارتی بھون لائبریری، الہ آباد سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر 9/31 ہے۔اس راماین میں صرف لنکا کانڈ کا بیان ملتا ہے۔اس راماین سے دوشعر پیش ہیں:

زباں سے نام جب لے دل سے کر لے دھیان شنکر کا
اُماپت گوری پت نشکام شوبھا دھام جلدھر کا

آیا نکھار پریم سے قدموں پہ گر پڑا
چھاتی سے رام چندر نے اس کو لگا لیا

۸۷۔راماین:

ماسٹر نیادر سنگھ بیچن دھلوی کی راماین دیہاتی پستک بھنڈار، دھلی سے شائع ہوئی ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC62158 ہے۔ یہ نظم ہے۔اس راماین میں ۲۶ ابواب ہیں۔جن میں اس راماین کے ساتوں ابواب کا بیان ملتا ہے۔

۸۸۔رام چرت مانس:

نورالحسن نقوی کی تصنیف ’رام چرت مانس‘ مجلس اشاعت ادب، دھلی سے شائع ہوئی ہے۔کتاب الہ آباد یونیورسٹی کی لائبریری سے ہمدست ہوسکتی ہے۔اس کتاب کا نمبر 250-U/43 ہے۔یہ کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔اس کتاب میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان نثری پیرائے میں بڑے ہی لطائف کے ساتھ پیش کیا ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

۸۹۔ سیتا رام:

طالب الہ آبادی سے اپنی اس مائیہ ناز تصنیف 'سیتا رام' کو گیلانی الیکٹرک پریس، لاہور سے شائع کیا ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے دستیاب ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC15544 ہے۔ طالب الہ آبادی نے ۱۳۲ ابواب میں رام کی حالاتِ زندگی کی حقیقی تصویر کو نظمیہ پیرائے میں بہت ہی دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ 'سیتا رام' کتاب میں طالب الہ آبادی نے اُس وقت کی تصویر کشی بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ بیان کی ہے جب راون سیتا کو اُٹھا لے جاتا ہے تو اُس کی ملاقات جٹاؤ سے ہوتی ہے، جٹاؤ راون کو بہت سمجھاتا ہے۔ آخر میں جٹاؤ اور راون کی جنگ ہوتی ہے۔ سیتا ہرن اور راون و جٹاؤ کے درمیان جنگ کی حقیقی اور سچّی تصویر کو طالب الہ آبادی نے بڑے ہی فنّی لطائف اور ہنر مندی کے ساتھ پیش کیا ہے:

اب روپ بدل کر وہ سیتا کے قریب آیا
دکھلائی زبردستی دیوی کو پکڑ لایا
اک ہاتھ دہن پر تھا اک ہاتھ کمر میں تھا
تاریک جہاں سارا سیتا کی نظر میں تھا
بیٹھا دیا اب اُس میں رتھ ساتھ جو لایا تھا
مکّار یہاں پورے سامان سے آیا تھا
رتھ اُس کا ہوائی تھا پرواز میں طیّارہ
اُڑتا تھا ہوا پر وہ جیسے کوئی غبارہ
اُڑا لے کے رتھ اپنا راون ہوا میں
تو برپا ہوا اک طلاطم فضا میں
تڑپتی تھی رہ رہ کے ناشاد سیتا

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

یہ رو رو کے کرتی تھی فریاد سیتا
سوامی مرے رام پیارے کہاں ہو
مری زندگی کے سہارے کہاں ہو
تھے آرام سے گھونسلے میں جٹاؤ
اچانک ملی ان کو سیتا کی خشبو
جٹاؤ جو للکار کر پاس آئے
تو تیزی سے بھاگا راون ڈر کے مارے
جما کر نظر دیکھتا ہی رہا جب
جٹاؤ نے بھی اس پہ حملہ کیا تب
بدن سوج آیا وہ چونچیں جمائیں
ہوا خونا خون ایسی چوٹیں لگائیں
ہوا جسم ظالم چھلنی سراسر
وہ بیہوش ہو کر گرا پرتھوی پر
مگر ہوش آتے ہی راون نے اُٹھ کر
جو دانتوں سے کاٹے جٹاؤ کے شہپر
کٹے پر جٹاؤ گرے پرتھوی پر
تڑپنے لگے خوں میں ہو گئے تر
ہوئے غش وہ دو بار اے رام کہہ کر
اُڑا لے کے سیتا کو پھروہ ستم گر

(i)۹۰۔سانگ رامائن:

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

لالہ نندلال کی کتاب 'سانگ راماین' مخزن قانون پریس، مظفرنگر سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC24136 ہے۔ کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ لالہ نندلال نے اپنی اس کتاب میں رامایَن کے بال کانڈ کا بیان نظمیہ پیرائے میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس جلد کو دیکھنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ شاعر نے رامایَن کے ساتوں ابواب کو الگ الگ شائع کرایا ہے لیکن صرف دو جلدیں ہی فراہم ہوسکیں۔

۹۰(ii)۔ سانگ رامایَن:

اس کتاب کو لالہ نندلال نے مخزن قانون پریس، مظفرنگر سے شائع کرایا ہے۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ جس کا نمبر ACC62124 ہے۔ کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ یہ نظم ہے۔ اس میں رامایَن کے لنکا کانڈ کا بیان لالہ نندلال نے کیا ہے۔

۹۱۔ سیتا چرتر:

منشی دیا رام کی تصنیف 'رام پریس، میرٹھ سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC10312 ہے۔ کتاب بوسیدہ ہے۔ یہ ناول ہے۔ جو تقریباً پانچ حصّوں میں ہوگی۔ یہ سیتا چرتر کا دوسرا حصّہ ہے۔ باقی حصّے دستیاب نہیں ہوئے۔ سیتا سوئمبر سے اس کتاب کا آغاز ہوا ہے اور جب بھرت تمام رشیوں اور اجودھیا کے لوگوں کو لے کر بھگوان رام کو واپس بلانے کے جاتے ہیں، یہاں تک اس کتاب میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان ناول نگار نے بڑے ہی لطیف پیرائے میں کیا ہے۔

۹۲۔ بالمیکی رامایَن:

شیو برت لال ورمن کی کتاب 'بالمیکی رامایَن' آزاد بک ڈپو، امرت سر سے شائع ہوئی ہے۔ یہ

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ جس کا نمبر ACC47143 ہے۔ یہ کتاب نثر میں ہے۔ اس بالمیکی رامائن میں رام کی پیدائش سے ان کے سورگ جانے تک کی داستان بیان کی گئی ہے۔ اس کتاب کے بال کانڈ میں ۱۸ ذیلی ابواب، اجودھیا کانڈ میں ۲۲ ذیلی ابواب، ارنیہ کانڈ میں ۱۵ ذیلی ابواب، کشکندھا کانڈ میں ۱۱ ذیلی ابواب، سندر کانڈ میں دو ذیلی ابواب، یُدھ کانڈ میں ٦ ذیلی ابواب اور اُتّر کانڈ میں ۲ ذیلی ابواب ہیں۔

۹۳۔ سری رام ناٹک:

منشی دوارکا پرساد اُفق کی کتاب 'سری رام ناٹک' خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC89942 ہے۔ کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ منشی دوارکا پرساد اُفق نے رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان نظمیہ پیرائے میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے۔

۹۴۔ تلسی رامائن:

پنڈت رام شرن داس کی کتاب 'تلسی رامائن' بھائی چتر سنگی جیون سنگھ تاجران کتب، امرتسر سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC23892 ہے۔ کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ اس میں رامائن کے ساتوں ابواب کا بیان نثر میں کیا گیا ہے۔

۹۵۔ سناتن سنگیت ہیرا رامائن (حصّہ اوّل):

کلی رام گپتا کی یہ کتاب جید برقی پریس، دھلی سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC24042 ہے۔ یہ ڈرامہ ہے۔ جس میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان مکالمہ کی ہیئت میں پیش کیا گیا ہے۔ اس ڈرامہ میں تین

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

ڈراپ (ابواب) ہیں۔

۹۶۔بھرت گیتا:

'بھرت گیتا' کوروی سنگھ نے جے رام پیتھو پرنٹرس، حیدرآباد سے شائع کرایا ہے۔ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC38597 ہے۔ روی سنگھ نے رام کی حالاتِ زندگی کا بیان نثر میں کیا ہے۔ اس کتاب میں آٹھ ابواب ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:

(۱) آریہ ورت (۲) راجہ دشرتھ (۳) رام

(۴) بھرت (۵) چترکوٹ کی یاترا

(۶) راون (۷) رازخودی (۸) بھرت کوپ

اس کتاب میں مصنّف نے ایک جگہ لکھا ہے:

''تواریخ و مشاہدات عالم اس بات کی کھلی تصدیق ہیں کہ تخلیق کائنات کے بعد سے و آج سے پانچ ہزار سال قبل تک پورے عالم اور آریہ ورت میں سوائے ویدک دھرم اور آریوں کی حکومت کے کسی اور کی حکمرانی نہیں تھی۔''

۹۷۔تپسوی بھرت:

چونی لال کھنّہ کی کتاب 'تپسوی بھرت' مفید عام پریس، لاہور سے چھپی ہے۔ یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC24249 ہے۔ کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے۔ یہ کتاب راماین پر مشتمل ہے۔ جس میں رام چندر جی کے بھائی بھرت کی حالاتِ زندگی بیان نثری پیرائے میں بڑے ہی فنّی لطائف کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں بھرت کی حالاتِ زندگی کا بیان کرتے ہوئے مصنّف نے لکھا ہے:

''شری مہاراجہ رام چندر جی کے سوتیلے بھائی کو کون نہیں جانتا؟ جس نے کبھی راماین

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

کو پڑھا یا سنا ہوگا وہ بھرت جی کے نام سے ضرور واقف ہوگا۔“

۹۸۔آریہ سنگیت راماین:

یہ کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہو سکتی ہے۔ جس کا نمبر ACC36920 ہے۔کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے اور ناقص الطرفین ہے۔ یہ ناول ہے۔جس میں چار حصّے ہیں۔راماین کی مکمّل داستان کا بیان ناول نگار نے ۲۶ نظارہ میں کیا ہے۔آریہ سنگیت رامائن میں ایک جگہ درج ہے:

گھر چھٹا بھائی چھٹے اور دے چلے تم بھی دغا
رہ گیا میں جنگلوں کی خاک اُڑانے کے لیے

۹۹۔آریہ سنگیت رامائن:

سردار جسونت سنگھ ورما ٹوہانوی نے اپنی اس کتاب کو گپتا پرنٹنگ ورکس، دھلی سے شائع کرایا ہے۔کتاب خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں موجود ہے۔اس کتاب کا نمبر ACC23764 ہے۔ یہ ڈرامہ ہے۔اس کتاب کے چار حصّے ہیں۔ پہلے حصّے میں آٹھ نظارے ہیں۔ دوسرے حصّے میں ۹ سے ۱۴ تک نظارے ہیں۔تیسرے حصّے میں ۱۵ سے ۲۱ تک نظارے ہیں اور چوتھے حصّے میں ۲۲ سے ۲۸ تک نظارے ہیں۔اس ڈرامہ میں رامائن کا مکمّل بیان ملتا ہے۔

۱۰۰۔سندر رامائن:

’سندر رامائن‘ خُدا بخش لائبریری، پٹنہ سے ہمدست ہوسکتی ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC24056 ہے۔ یہ کتاب بوسیدہ و کرم خوردہ ہے اور ناقص الاوّل ہے۔شاعر نے ’سندر رامائن‘ میں رام کی حالاتِ زندگی کا بیان نظمیہ پیرائے میں بہت ہی کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے۔کتاب مع تصاویر ہے۔

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

۱۰۱۔ گیان پُستک:

حکیم چند درمانی کی کتاب 'گیان پُستک' خُدا بخش لائبریری، پٹنہ میں دستیاب ہے۔ اس کتاب کا نمبر ACC35087 ہے۔ اس کتاب کا زیادہ تر حصّہ نثر میں ہے۔ یہ کتاب دو حصّے میں ہے۔ صفحہ ۱ سے ۱۱۲ تک رامائن کا بیان ملتا ہے اور صفحہ ۱۱۳ سے ۲۰۰ تک شری مدبھگوت گیتا کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

حواشی

۱۔ کالکا پرساد: برہت ہندی کوش ص۱۰۹۹

۲۔ فادر کامل بلکے: رام کتھا ص۳۸

۳۔ رسالہ دعوت: ہندو مذہب نمبر ص۶۸

۴۔ رام داس گون: ہندوتو ص۱۳۷

۵۔ فادر کامل بلکے: رام کتھا ص۳۰

۶۔ راج بلی پانڈے: ہندو دھرم کوش ص۵۵۷

۷۔ پی۔وی۔کانے: دھرم شاستر کا اتہاس ص۴۸

۸۔ کانتی کشور: راماین اور مہابھارت میں پرکرتی ص۲

۹۔ سنگم لال پانڈے: راماین ودیا ص۴۷

۱۰۔ بھگی رتھ مصرا: بالمیکی راماین کا وئے شِشٹیہ (مضمون)
آر۔پی۔ترپاٹھی (مرتبہ) رام کتھا وودھ آیام (مجموعہ) ص۸۱

۱۱۔ جواہر لال نہرو: ڈسکوری آف انڈیا ص۹۹

۱۲۔ منڈن مصرا: راماین تروینی میں شری رام
رسالہ کلیان 'شری رامانک' ۱۹۴۶ء ص۵۸

۱۳۔ عماد الحسن آزاد فاروقی: دُنیا کے بڑے مذہب ص۳۴

۱۴۔ ہزاری پرساد دوویدی: ہندی ساہتیہ کی بھومکا ص۱۷۱

۱۵۔ فادر کامل بلکے: رام تکھا ص۳۵

۱۶۔ ہزاری پرساد دوویدی: ہندی ساہتیہ کی بھومکا ص۱۷۱

۱۷۔ راج بلی پانڈے: ہندو دھرم کوش ص۵۵۷

۱۸۔ کانتی کشور: راماین اور مہابھارت میں پرکرتی ص۱۸

۱۹۔ بھگی رتھ مصرا: بالمیکی رانااین کا ویشِشٹیہ (مضمون)
آر۔پی۔ترپاٹھی: رام کتھا کے وودھ آیام (مجموعہ) ص۸۲

۲۰۔ گجانن نرسنگھ: رام کے وودھ روپ (مضمون)
آر۔پی۔ترپاٹھی: رام کتھا کے وودھ آیام (مجموعہ) ص۸۷

۲۱۔ رام داس گون: ہندوتو ص۱۲۹

۲۲۔ سی۔وی۔ویدیہ: مہابھات میمانشہ ص۱۶

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

۲۳۔ فادر کامل بلکے: رام کتھا ص۴۱

۲۴۔ ونٹرنتز: ہسٹری آف انڈین لٹریچر (جلد اوّل) ص۵۰۰ اور ۵۱۷

۲۵۔ فادر کامل بلکے: رام کتھا ص۳۵

۲۶۔ محمد احمد: راماین ایک مطالعہ (مضمون)
ہندوستانی مذاہب نمبر ۱۹۹۳ ص۱۷

۲۷۔ راج بلی پانڈے: ہندو دھرم کوش ص۵۵۷

۲۸۔ ہزاری پرساد دوویدی: ہندی ساہتیہ کی بھومیکا ص۱۷۱ اور ۱۷۲

۲۹۔ رام داس گون: ہندوتو ص۱۲۹

۳۰۔ فادر کامل بلکے: رام کتھا ص۳۸

۳۱۔ ناگیش بھٹؔ: پدم پُران پاتال کھنڈ (اجودھیا مہاتمیہ) ص۱۷

۳۲۔ کرشن دتؔ بھردواج: بھگوان شری رام چندر (مضمون)
رسالہ کلیان 'شری رامانک' ۱۹۴۶ء ص۸۱

۳۳۔ شری رام لال: بھارتیہ بھاشاؤں کے کچھ پرمکھ
شری رام کتھاکار، رسالہ کلیان 'شری رامانک' ۱۹۴۶ء ص۵۷۳

۳۴۔ رام داس گون: ہندوتو ص۱۳۰

۳۵۔ شری بلرام جی شاستری: بھگوان رام کا جنم کال ایوم
جنم کنڈلی، رسالہ کلیان 'شری رامانک' ۱۹۴۶ء ص۳۳۹

۳۶۔ ورج واسی لال: رسالہ آج کال (ہندی) اکتوبر ۱۹۸۵ء ص۳۴

۳۷۔ ڈاکٹر گجانن نرسنگھ: رام کال (مضمون)
آر۔ پی۔ ترپاٹھی: رام کتھا ودھ یام (مجموعہ) ص۸۹

۳۸۔ بلرام شاستری: بھگوان رام کا جنم کال ایوم کنڈلی
رسالہ کلیان 'شری رامانک' ۱۹۴۶ء ص۳۳۹

۳۹۔ کالی داس: رگھوونش ص۱/۴

۴۰۔ چند بردائی: پرتھوی راج راسو ص۲/۱۰۱

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com
UrduDost Library

کتابیات

اُردو کتاب

ا۔ دُنیا کے بڑے مذہب — عمادالحسن آزاد فاروقی — مکتبہ جامعہ لیمیٹیڈ، نئی دہلی ۱۹۸۶ء

اُردو رسالہ

ا۔ ہندو مذاہب نمبر — دعوت، سہ روزہ، نئی دہلی

ہندی کتابیں

1. धर्म शास्त्र का इतिहास – पी0 वी0 काणे

   उत्तर प्रदेश हिन्दी संस्थान, लखनऊ–1966

2. पृथ्वीराज रासो – चंदबरदाई

   नागरी प्रचारिणी सभा काशी – द्वि0सं0 1913

3. पुराणों में इतिहास – डा0 कुँवर लाल व्यास शिष्य

   इतिहास विद्या प्रकाशन, दिल्ली –प्र0सं0 1988

4. पुराण समीक्षा – हरि नारायण दुबे

   इंटर नेशनल इंस्टीटयूट फार डेवलपमेंट रिसर्च

   इलाहाबाद – प्र0सं0 1948

5. बृहत हिन्दी कोश – कालिका प्रसाद

   ज्ञान मण्डल लिमिटेड, बनारस प्र0सं0 संवत 2009

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com UrduDost Library

6. रघुवंश – कालिदास

इंडियन प्रेस, इलाहाबाद – द्वि0सं0 1923

7. राम कथा – फादर कामिल बुल्के

हिन्दी परिषद प्रकाशन, प्रयाग – 1977

8. रामायण और महाभारत में प्रकृति – कान्ति किशोर

सुशील , कानपुर – प्र0सं0 1969

9. रामायण विद्या – संगम लाल पाण्डे

धर्म विज्ञानपीठ , इलाहाबाद – 1973

10. संस्कृत हिन्दी कोश – वामन शिवराम आप्टे

नाग प्रकाशन, जवाहर नगर, दिल्ली प्र0सं0 1974

11. संस्कृति के चार अध्याय – रामधारी सिंह दिनकर

उदयाचल, पटना – प्र0सं0 1970

12. हिन्दी साहित्य की भूमिका – डा0 हजारी प्रसाद द्विवेदी

हिन्दी ग्रंथ रत्नाकर कार्यालय, बम्बई –1940

13. हिन्दू धर्मकोश – डा0 राजबली पाण्डे

उ0प्र0 हिन्दी संस्थान हिन्दी समिति प्रभाग

लखनऊ द्वि0सं0 1988

14. हिन्दुत्व – राम दास गौड

ज्ञान मण्डल लिमिटेड , वाराणसी प्र0सं0 1993

15. हिन्दू राजतंत्र – डा0 के0 पी0 जायसवाल

नागरी प्रचारिणी, वाराणसी प्र0सं0 संवत 2027

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com

UrduDost Library

ہندی رسالہ

1. कल्याण श्रीरामांक अंक – 1

मोतीलाल जालान , गीताप्रेस , गोरखपुर – 1946

انگریزی کتابیں

1. Cambridge History of India Vol.1 Hopkins
2. Discovery of India Pt.Jawahar Lal Nehru

   Signet Press,Calcutta (1946)
3. Encyclopaedia Brittanica Vol.XXII(1956)
4. History of Indian Literature Vol.I(1927) Winternitz
5. Religious Literature of India Fukurhar

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

BOOKS OF DR.AJAI MALVIYA

1. Urdu Mein Hindu Dharm	Rs.500/-
2. Urdu Seikhen	Rs.50/-
3. Prem Chand Swaneh Ba Tasvir	Rs.54/-
4. Shrimad Bhagwat Geeta (Naghm-E-Yazdani)	Rs.200/-
5. Vaidic Adab Aur Urdu	Rs.200/-
6. Hai Ram Ke Wajood Pe Hindostan Ko Naz	Rs.200/-

☆☆☆☆☆☆☆

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com

www.urdudost.com

UrduDost Library

اردو دوست لائبریری

اردو کتب خانہ

URDUKUTABKHANAPK.BLOGSPOT

یہ کتاب اپنے کسی دوست یار رشتے دار کو

ای میل کیجئے

www.urdukutabkhanapk.blogspot.com